سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2010

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2010

(جمعتہ المبارک3، سوموار6، منگل7بدھ،8۔دسمبر2010)

(یوم الجمع26،یوم الاثنین29،یوم الثلاثہ30۔ذوالحج1431ھ،یوم الاربعاء،یکم محرم الحرام1432ھ)

پندرھویں اسمبلی:اکیسواں اجلاس

جلد21::شمارہ جات : 1تا4

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

اکیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،3۔دسمبر2010

جلد 21:شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	-----------	1
2۔	ایجنڈا	-----------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	-----------	5

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
4۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	11
5۔	دعائیہ کلام -----------	12
6۔	چیئرمینوں کا پینل -----------	13
	تعزیت	
7۔	ممبر اسمبلی رانا محمد افضل کی والدہ، ممبر اسمبلی مہر اشتیاق احمد کی ہمشیرہ اور بہنوئی، اسمبلی کے ڈپٹی سیکرٹری شیخ سرفراز احمد اور سابق ممبر اسمبلی حاجی مقصود احمد بٹ کی وفات پر دعائے مغفرت -----------	13
	حلف	
8۔	نومنتخب ممبر اسمبلی کا حلف -----------	14
	سوالات (محکمہ آبپاشی و قوت برقی)	
9۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	16
10۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	48
	پوائنٹ آف آرڈر	
11۔	قانون استحقاق کے مطابق ایم پی ایز کو میڈیکل سہولت کی فراہمی -----------	71
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
12۔	مسودہ قانون انڈسٹریل ریلیشن پنجاب مصدرہ 2010 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت و انسانی وسائل کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا -----------	76
	تحاریک استحقاق	
13۔	پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کے پری آپریٹو وارڈ کے میڈیکل آفیسر کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ہتک آمیز رویہ -----------	81
14۔	ڈی او (آر) فیصل آباد کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ناروا سلوک -----------	83

تحاریک التوائے کار

15۔ پلاسٹک بوتل واٹر کو منرل واٹر کا نام دے کر ملٹی نیشنل کے علاوہ لوکل کمپنیوں کا بھی عوام سے اربوں روپے بٹورنا(۔۔۔جاری) ------------ 85

16۔ پنجاب میں صدقے کے طور پر جانوروں کے استعمال پر پابندی کا مطالبہ ------------ 86

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
17۔	تحصیل بورے والا میں نصب صاف پانی کے ٹیوب ویل ٹی ایم اے کے عدم تعاون کی بناء پر چالو نہ ہونے کی وجہ سے عوام کو پانی کی شدید قلت کا سامنا(۔۔۔جاری) ------------	88
18۔	ہڑپہ میوزیم کی سینکڑوں ایکڑ اراضی پر لینڈ مافیا کا قبضہ(۔۔۔جاری) ------------	88
19۔	حکومت پنجاب کا شاہراہ پنجاب یونیورسٹی تا اکبر چوک لاہور میں واقع اربوں روپے کی اٹھائیس کنال اراضی پر نیسپاک کے دفاتر اور ایل ڈی اے کے فلیٹس این ایف سی کو الاٹ کرنا(۔۔۔جاری) ------------	89
20۔	راوی نیشنل پارک کا منصوبہ التواء کا شکار ہونے سے حکومت کو لاکھوں روپے کا نقصان ------------	90
21۔	جوہر ٹاؤن لاہور میں بننے والا ایل ڈی اے کا ون ونڈو سیل عوام کو سہولیات فراہم کرنے میں ناکام ------------	92
22۔	قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	93
	قرارداد	
23۔	ضرورت سے زائد گندم کو برآمد اور نئی آنے والی گندم کو ذخیرہ کرنے کے لئے اقدامات کا مطالبہ ------------	94
	سرکاری کارروائی	
	رپورٹ(جو پیش ہوئی)	

24۔ پالیسی کے اصولوں کی تکمیل اور عملدرآمد کے بارے میں سالانہ رپورٹ
برائے سال 2009 کا ایوان میں پیش کیا جانا ---------- 101

مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)

25۔ مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں مصدرہ 2010 ---------- 102

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

سوموار، 6۔دسمبر 2010

جلد 21: شمارہ 2

26۔ ایجنڈا ---------- 104

27۔ تلاوت قرآن پاک وترجمہ ---------- 106

28۔ نعت رسول مقبول ﷺ ---------- 107

سوالات (محکمہ آبکاری ومحصولات)

29۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ---------- 108

30۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ---------- 144

پوائنٹ آف آرڈر

31۔ میٹرک کے امتحان کے لئے (ب) فارم کی لازمی شرط سے طالبعلموں
اور والدین کو پریشانی کا سامنا ---------- 153

توجہ دلاؤ نوٹس

32۔ پاکپتن۔ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ
کے مزار پر دھماکے کی تفصیلات ---------- 156

33۔ لاہور۔ شمع چوک اچھرہ میں دوران ڈکیتی مزاحمت پر شہری کی ہلاکت ---------- 160

تحاریک استحقاق

34۔ ڈی ایس پی سرگودھا کا ساتھیوں کے ہمراہ معزز ممبر اسمبلی کے خلاف جھوٹا پراپیگنڈا کرنا ---------- 163

تحاریک التوائے کار

35۔ انگریزی کی بجائے اردو زبان کو ہر سطح پر اولیت دے کر قومی اداروں میں لازمی قرار دینے کا مطالبہ (---جاری) ---------- 166

36۔ پنجاب بنک میں کرپشن کو بے نقاب کرنے والے افسران کو جھوٹے مقدمات میں پھنسانا (---جاری) ---------- 168

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
37۔	پنجاب میں ٹیکس اکٹھا کرنے والے اداروں کو دیئے گئے ہدف میں ناکامی (---جاری) ----------	169
38۔	صوبہ میں ڈینگی بخار کے مریضوں میں مسلسل اضافہ ----------	173
39۔	لاہور میں بے روزگار نوجوانوں کو روزگار کا جھانسہ دینے والے اداروں میں مسلسل اضافہ ----------	176
40۔	انتظامیہ کی غفلت اور جدید طریقہ علاج نہ ہونے کی وجہ سے چڑیا گھر لاہور میں جانوروں کی ہلاکت میں مسلسل اضافہ ----------	177
41۔	فنڈز کی کمی کی وجہ سے سماجی بہبود کے پراجیکٹس التواء کا شکار ----------	178
42۔	خاتون ٹیچر کی عدالت سے بحالی کے باوجود ایل ڈی اے کا بحال کرنے کی بجائے تشدد کا نشانہ بنانا ----------	180
43۔	لاہور شہر میں مغلیہ فن تعمیر کا نادر نمونہ مسجد وزیر خان محکمہ آثار قدیمہ کی غفلت کے باعث خستہ حالی کا شکار ----------	182
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
44۔	تحاریک استحقاق برائے سال 09-2008 اور 2010 سیکرٹری صحت کی غیر حاضری کے معاملے کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ----------	183

	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
45۔	تحاریک استحقاق برائے سال 09-2008 اور 2010 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع-------------	184
46۔	مجالس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ اور انفارمیشن ٹیکنالوجی میں خالی نشستوں کو پُر کرنے کی تحریک -----------	185
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
47۔	ضروری اشیاء کی مہنگائی پر عام بحث -----------	186
48۔	امن عامہ کی صورتحال پر عام بحث -----------	227

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

منگل، 7۔دسمبر 2010

جلد 21: شمارہ 3

49۔	ایجنڈا -----------	238
50۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	240
51۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	241
	پوائنٹ آف آرڈر	
52۔	ضلع چنیوٹ میں شوگر ملز مالکان اور ضلعی لیبر آفیسر کی ملی بھگت سے کاشتکاروں کا استحصال -----------	242
	سوالات (محکمہ زراعت)	
53۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	248
54۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	274
	تحاریک التوائے کار	
55۔	لاہور میں ایل ڈی اے کے زیر کنٹرول بننے والی اکثر رہائشی کالونیوں	

	کی تعمیر میں بلڈنگ بائی لاز کی خلاف ورزی (۔۔۔جاری) -----------	307
56۔	شہر کو آلودہ کرنے والے ٹو سٹروک رکشوں پر پابندی کا مطالبہ -----------	308
57۔	گورنمنٹ ووکیشنل انسٹیٹیوٹ برائے خواتین عظیم آباد، بورے والا کی خستہ حالت، ٹیوب ویل کی خرابی اور سکیورٹی نہ ہونے کی وجہ سے عملہ اور طالبات کو پریشانی کا سامنا -----------	313
58۔	کورم کی نشاندہی -----------	316

بدھ، 8۔دسمبر2010

جلد 21: شمارہ 4

59۔	ایجنڈا -----------	318
60۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	320

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
61۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	321
	پوائنٹ آف آرڈر	
62۔	گورنر پنجاب کی ملک میں عدم موجودگی کے بارے میں نشر خبر کی تصدیق کا مطالبہ -----------	322
	سوالات (محکمہ کھیل)	
63۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	328
64۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	370
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
65۔	تحریک التوائے کار نمبر 103/8 اور نشان زدہ سوال نمبر 2012 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع -----------	383
66۔	نشان زدہ سوال نمبر 3435,2481 اور 3436 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع -----------	384

	پوائنٹ آف آرڈر	
67۔	آئین کی دفعہ 295بی اور سی کے غلط استعمال کے حوالے سے قرارداد ایوان میں پیش کرنے کا مطالبہ ------------	386
68۔	تعلیمی شعبہ میں بورڈ آف گورنرز کے حوالے سے ایوان میں بنائی گئی کمیٹی کی رپورٹ پیش کرنے اور آر جی ایس ٹی کے حوالے سے بلاباری قرارداد پیش کرنے کا مطالبہ ------------	391
69۔	تعلیمی اداروں کے طلباء وملازمین کے احتجاجی جلوس کا اسمبلی کے گیٹ پر حملہ اور توڑ پھوڑ کرنا ------------	396
	تحاریک استحقاق	
70۔	پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کے پری آپریٹو وارڈ کے میڈیکل آفیسر کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ہتک آمیز رویہ(۔۔۔جاری) ------------	399
نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
71۔	ڈی او(آر)فیصل آباد کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ناروا سلوک(۔۔۔جاری) ------------	399
72۔	ڈی ایس پی سرگودھا کا ساتھیوں کے ہمراہ چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال کرنا اور معزز ممبر اسمبلی کے خلاف جھوٹا پراپیگنڈا کرنا(۔۔۔جاری) ------------	399
	تحاریک التوائے کار	
73۔	پلاسٹک بوتل واٹر کو منرل واٹر کا نام دے کر ملٹی نیشنل اور نیشنل کمپنیوں کے علاوہ لوکل کمپنیوں کا عوام سے اربوں روپے بٹورنا(۔۔۔جاری) ------------	403
74۔	منڈی مویشیاں کھاریاں شہر کے نزدیک قائم کرنے سے ٹریفک بلاک اور شہریوں کو پریشانی کا سامنا ------------	405
75۔	RHCsاورBHUsمیں عملہ نہ ہونے کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا ------------	406

76۔ کورم کی نشاندہی ---------- 411

رپورٹ(میعاد میں توسیع)

77۔ مسودہ قانون(ترمیم)صوبائی موٹر گاڑیاں مصدرہ2008کے بارے
میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش
کرنے کی میعاد میں توسیع ---------- 412

رپورٹ(جو پیش ہوئی)

78۔ نشان زدہ سوال نمبر1749کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت
کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ---------- 414

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون(جو متعارف ہوا)

79۔ مسودہ قانون قرشی یونیورسٹی مرید کے مصدرہ2010 ---------- 415

مسودہ قانون(جوزیر غور لایا گیا)

80۔ مسودہ قانون صنعتی تعلقات پنجاب مصدرہ2010 ---------- 415

81۔ اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ---------- 437

82۔ انڈکس

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP-Legis-1(89)/2010/289. Dated 26th November, 2010. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

> "In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Salmaan Taseer**, Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Friday, 03rd December 2010 at 3.00 p.m. in the Provincial Assembly Chambers Lahore.

Dated Lahore, the SALMAAN TASEER
26th November, 2010. GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،3۔دسمبر2010

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اوردعائیہ کلام

سوالات

(محکمہ آبپاشی وقوت برقی)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

سرکاری کارروائی

1۔ پالیسی کے اصولوں کی تعمیل اور عملدرآمد کے بارے میں سالانہ رپورٹ برائے سال 2009 کاایوان کی میز پر رکھاجانا

ایک وزیر پنجاب پالیسی کے اصولوں کی تعمیل اور عملدرآمد کے بارے میں سالانہ رپورٹ برائے سال2009 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ مسودہ قانون(ترمیم)صوبائی موٹرگاڑیاں2010(مسودہ قانون نمبر23بابت2010)

ایک وزیر مسودہ قانون(ترمیم)صوبائی موٹرگاڑیاں2010ایوان میں پیش کریں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	رانا مشہود احمد خان
قائد ایوان	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	چودھری ظہیر الدین خان

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔	میاں یاور زمان، ایم پی اے	پی پی۔191
2۔	جناب محسن لطیف، ایم پی اے	پی پی۔147
3۔	سردار محمد امان اللہ خان دریشک، ایم پی اے	پی پی۔249
4۔	سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، ایم پی اے	ڈبلیو۔352

3۔ کابینہ

1۔ راجہ ریاض احمد : سینئر وزیر، آبپاشی وقوت برقی، کانیں، معدنی ترقی*

2۔ محترمہ نیلم جبار چودھری : وزیر بہبود آبادی

3۔ جناب تنویر اشرف کائرہ : وزیر خزانہ، منصوبہ بندی و
ترقیات*

4۔ چودھری عبدالغفور : وزیر خوراک،
صنعتیں*

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر CAB.II/2-21/2008 مورخہ13۔جون2009 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (5۔جولائی تا23۔جولائی2010)تفویض کیا گیا۔
- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-21/2008 مورخہ29۔جون2010 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (3۔دسمبر تا8۔دسمبر2010)تفویض کیا گیا۔

6

5۔ جناب محمد اشرف خان سوہنا : وزیر محنت وانسانی وسائل

6۔ حاجی احسان الدین قریشی : وزیر مذہبی امور واوقاف اور
بیت المال*

7۔ ملک ندیم کامران : وزیر زکوٰۃ و عشر

8۔ ملک احمد علی اولکھ : وزیر زراعت،امداد باہمی، لائیو
سٹاک و
ڈیری ڈویلپمنٹ جنگلات، ماہی
گیری و
جنگلی حیات اور سیاحت و ترقی
تفریحی
مقامات

9۔ سردار دوست محمد خان کھوسہ : وزیر تجارت و سرمایہ کاری

10۔ ملک محمد اقبال چنڑ : وزیر جیل خانہ جات

11- جناب کامران مائیکل : وزیر انسانی حقوق، اقلیتیں، ترقی خواتین
اور سماجی بہبود*

12- راناثناء اللہ خان : وزیر قانون و پارلیمانی امور، زکوٰۃ و عشر*
ایس اینڈ جی۔اے۔ڈی،
داخلہ، پبلک
پراسیکیوشن* اور مواصلات و
تعمیرات*

13- جناب تنویر الاسلام : وزیر کھیلیں، امور نوجوانان وثقافت

14- میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن : وزیر آبکاری و محصولات، ہائر ایجوکیشن و
سکول ایجوکیشن، خواندگی و
غیر رسمی بنیادی تعلیم،
ٹرانسپورٹ*

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر CAB.II/2-21/2008 مورخہ 13-جون 2009 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (5-جولائی تا 23-جولائی 2010) تفویض کیا گیا۔
- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-21/2008 مورخہ 29-جون 2010 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (5-جولائی تا 23-جولائی 2010) تفویض کیا گیا۔
- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-21/2008 مورخہ 29-جون 2010 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (3-دسمبر تا 8-دسمبر 2010) تفویض کیا گیا۔

7

15- جناب فاروق یوسف گھرکی : وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی

16۔	حاجی محمد اسحاق :	وزیر مال و بحالی اور کالونیز

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	راجہ طارق کیانی :	محنت
2۔	چودھری عبدالرزاق ڈھلوں :	مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
3۔	سردار کامل گجر :	مال
4۔	جناب کرم الٰہی بندیال :	کوآپریٹوز
5۔	جناب عبدالحفیظ خان :	زکوٰۃ و عشر اور بیت المال
6۔	جناب ظفر اقبال ناگرہ :	ہاؤسنگ و شہری ترقی
7۔	جناب افتخار احمد خان :	مذہبی امور و اوقاف
8۔	سردار محمد ایوب خان گادھی :	تحفظ ماحولیات
9۔	محترمہ نازیہ راحیل :	خصوصی تعلیم
10۔	جناب محمد سعید مغل :	خوراک
11۔	جناب محمد آجاسم شریف :	آبکاری و محصولات
12۔	جناب محمد تجمل حسین :	صنعت
13۔	رانا مبشر اقبال :	
14۔	جناب محمد خرم گلفام :	ٹرانسپورٹ
15۔	جناب غلام نبی :	
16۔	رانا محمد ارشد :	سیاحت
17۔	جناب احسن رضا خان :	خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم

- بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبرNo.Legis:4-42/2009 مورخہ 31۔جنوری2009پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

8

18۔ جناب عامر سعید انصاری : جیل خانہ جات

19۔ ڈاکٹر محمد اختر ملک : خزانہ

20۔ جناب نشاط احمد خان ڈاہا : کان کنی و معدنیات

21۔ جناب شہزاد سعید چیمہ : منصوبہ بندی و
ترقیات

22۔ ملک نوشیر خان انجم لنگڑیال :

23۔ سردار میر بادشاہ خان قیصرانی : جنگلات

24۔ سردار شیر علی خان گورچانی : کالونیز واشتمال
اراضی

25۔ ملک احمد کریم قسور لنگڑیال : لائیوسٹاک وڈیری
ڈویلپمنٹ

26۔ چودھری ممتاز احمد ججہ : ایجوکیشن

27۔ جناب آصف منظور موہل : زراعت

28۔ چودھری شوکت محمود بسراء(ایڈووکیٹ) :

29۔ میاں محمد اسلم(ایڈووکیٹ) : سپورٹس

30۔ انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں : بہبود آبادی

31۔ محترمہ نرگس فیض ملک : انفارمیشن ٹیکنالوجی

32۔ محترمہ صغیرہ اسلام : ترقی خواتین

33۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری : ثقافت وامور نوجواناں

34۔ محترمہ فائزہ احمد ملک : آبپاشی وقوت برقی

35۔ جناب خلیل طاہر سندھو : انسانی حقوق و اقلیتیں

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر No.Legis:4-42/2009 مورخہ 31۔جنوری2009 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

9

5۔ ایڈووکیٹ جنرل

خواجہ حارث احمد

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی : جناب مقصود احمد ملک

سپیشل سیکرٹری : ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ

11

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا اکیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،3۔دسمبر2010

(یوم الجمع،26۔ذوالحج1431ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4 بج کر 50منٹ پر زیر صدارت
جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَمَنۡ أَحۡسَنُ قَوۡلٗا مِّمَّن دَعَآ
إِلَى ٱللَّهِ وَعَمِلَ صَٰلِحٗا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ ٱلۡمُسۡلِمِينَ ﴿٣٣﴾
وَلَا تَسۡتَوِي ٱلۡحَسَنَةُ وَلَا ٱلسَّيِّئَةُۚ ٱدۡفَعۡ بِٱلَّتِي هِيَ أَحۡسَنُ
فَإِذَا ٱلَّذِي بَيۡنَكَ وَبَيۡنَهُۥ عَدَٰوَةٞ كَأَنَّهُۥ وَلِيٌّ حَمِيمٞ ﴿٣٤﴾
وَمَا يُلَقَّىٰهَآ إِلَّا ٱلَّذِينَ صَبَرُواْ وَمَا يُلَقَّىٰهَآ إِلَّا ذُو حَظٍّ
عَظِيمٖ ﴿٣٥﴾

سُوۡرَةُ حٰمٓ السجدة آيات33 تا35

اور اُس شخص سے بات کا اچھا کون ہو سکتا ہے جو خدا کی طرف بلائے اور عمل نیک کرے اور کہے کہ میں مسلمان ہوںoاور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی تو (سخت کلامی کا) ایسے طریق سے جواب دو جو بہت اچھا ہو (ایسا کرنے سے تم دیکھو گے) کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی گویا وہ تمھارا گرم جوش دوست

ہےoاور یہ بات اُن ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت کرنے والے ہیں اور اُن ہی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے صاحب نصیب ہیںo

وماعلینا الاالبلاغo

دعائیہ کلام الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کیا۔

دعائیہ کلام

کرم مانگتا ہوں عطا مانگتا ہوں
الہٰی میں تجھ سے دُعا مانگتا ہوں
کرم کر دے شانِ کریمی کا صدقہ
رحم کر دے شانِ رحیمی کا صدقہ
نہ مانگوں گا تجھ سے تو مانگوں کا کس سے
تیرا ہوں میں تجھ سے سدا مانگتا ہوں
عطا کر علی کی ولایت کا صدقہ
کرم کر دے زہرہ کی چادر کا صدقہ
رحم کر نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نواسوں کا صدقہ
کرم کی نظر اک خدا مانگتا ہوں
جو کمزور ہیں ان کو قوت عطا کر
جو بے گھر ہوئے انہیں گھر عطا کر
جو بیمار ہیں ان کو صحت عطا کر
مریضوں کی خاطر شفا مانگتا ہوں

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔اس کے بعد ہماری ایک محترمہ معزز ممبر کا حلف ہوگا اور پھر باقی کارروائی شروع کی جائے گی۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے اس اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز اراکین پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:

(1)	میاں یاور زمان، ایم پی اے	پی پی۔191
(2)	جناب محسن لطیف، ایم پی اے	پی پی۔147
(3)	سردار محمد امان اللہ خان دریشک، ایم پی اے	پی پی۔249
(4)	سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، ایم پی اے	ڈبلیو۔ 352

تعزیت

ممبر اسمبلی رانا محمد افضل کی والدہ، ممبر اسمبلی مہر اشتیاق احمد کی ہمشیرہ اور بہنوئی، اسمبلی کے ڈپٹی سیکرٹری شیخ سرفراز احمد اور سابق ممبر اسمبلی حاجی مقصود احمد بٹ کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب سپیکر: فرحانہ افضل صاحبہ کی والدہ فوت ہوئی ہیں ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری و محصولات (جناب محمد آجاسم شریف): جناب سپیکر! مہر اشتیاق صاحب کی ہمشیرہ فوت ہوئی ہیں ان کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: رانا افضل صاحب کی والدہ، ممبر اسمبلی مہر اشتیاق صاحب کی بہن اور بہنوئی صاحب، اسمبلی سیکرٹریٹ کے سابق ڈپٹی سیکرٹری شیخ سرفراز صاحب اور اس ایوان کے سابق ایم پی اے حاجی مقصود احمد بٹ صاحب کے لئے دعائے مغفرت کروائی جائے۔

(اس مرحلہ پر ایوان میں مذکورہ بالا مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

حلف

نو منتخب ممبر اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: اب میں محترمہ رعنا رضوی صاحبہ سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنی سیٹ پر کھڑی ہو جائیں اور جس طرح میں پڑھتا جاؤں، میں نے مذکر بولنا ہے آپ نے اس کا جواب مؤنث میں دینا ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر نے نو منتخب ممبر اسمبلی محترمہ رعنا رضوی سے حلف لیا)

(اس مرحلہ پر محترمہ رعنا رضوی نے حلف کے رجسٹر پر دستخط ثبت کئے)

جناب سپیکر: میرے خیال میں اب نماز مغرب کے لئے وقفہ کیا جائے اور ہم ٹھیک 15 منٹ کے بعد دوبارہ یہاں پر ملیں گے۔

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے لئے 15 منٹ تک ایوان کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 5 بج کر 23 منٹ پر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب جوئیل عامر سہوترا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: دیکھیں، پہلے آپ اپنی اپنی پارٹی سے پتا کر لیں کہ پوائنٹ آف آرڈر کے بارے میں ہماری کیا بات ہوئی ہے، اب وقفہ سوالات شروع ہونے والا ہے۔

جناب جوئیل عامر سہوترا: جناب سپیکر! میں نے مختصر بات کرنی ہے، صرف ایک منٹ کی اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: گزارش یہ ہے کہ اس طرح معاملہ خراب ہو جائے گا۔

جناب جوئیل عامر سہوترا: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے صرف ایک منٹ بات کروں گا اور آپ کی وساطت سے تمام سیاسی جماعتیں جو قومی اسمبلی میں نمائندگی رکھتی ہیں اُن سے یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ ایسے تمام قوانین جو ایک فوجی آمر اور ڈکٹیٹر نے 295 A, B اور C کی شکل میں بنائے جن کے misuse کی وجہ سے minorities کو اس وطن عزیز پاکستان میں بہت ساری مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جس کے نتیجے میں گوجرہ اور قصور جیسے incidents اس ملک میں رونما ہوئے ہیں، میں آپ کی وساطت سے تمام سیاسی جماعتوں سے یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ ایسے قوانین کو misuse نہ کیا جائے۔

جناب سپیکر: آپ یہ تمام باتیں اپنی پارلیمانی پارٹی میں کریں۔ بہت شکریہ اور اب آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ رعنا رضوی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب پرویز رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوگا۔ محترمہ کو بات کرنے دیں۔ وہ آج پہلے دن آئی ہیں اُن کی ذرا بات سننے دیں۔

جناب جوئیل عامر سہوترا: جناب سپیکر! اس پر نظر ثانی کی جائے۔ قوانین تو انسانوں کی بہتری کے لئے بنائے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ پلیز تشریف رکھیں۔ آپ کے پاس بہت سے channels ہیں لہذا آپ اپنی پارلیمانی پارٹی میں بات کریں۔ اس طرح بات کرنا مناسب نہیں ہے۔

جناب پرویز رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: یہ ٹھیک نہیں ہے۔ محترمہ کو ذرا بات کرنے دیں۔

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! ہمیں ان معاملات پر بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، یہ بڑے sensitive issues ہیں، اگر آپ ان کو چھیڑیں گے تو خرابی پیدا ہوگی۔ پلیز! آپ تشریف رکھیں۔

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! یہ sensitive issues عوام سے ہی متعلقہ ہیں اس پر ہمیں بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر: جی، بہت مہربانی۔ پلیز تشریف رکھیں۔

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! آپ ہمیں بولنے نہیں دے رہے اس لئے ہم واک آؤٹ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ نئی ممبر آئی ہیں ان کو بات کرنے دیں، میں نے ان کو floor دیا ہے۔

جناب جوئیل عامر سہوترا: جناب سپیکر! آپ ہماری بات ہی نہیں سن رہے۔

جناب سپیکر: پلیز تشریف رکھیں۔ محترمہ! آپ بات کریں۔

جناب جوئیل عامر سہوترا: جناب سپیکر! آسیہ بی بی کا کیس حقائق پر مبنی نہ ہے۔ دوسرا ہم 295 A,B,C کے غلط استعمال پر علامتی واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر جناب پرویز رفیق اور جناب جوئیل عامر سہوترا
ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: ایسا نہ کیا کریں۔ آپ کے ساتھ ہماری مکمل ہمدردی ہے لہذا آپ ایسی بات نہ کریں۔ جو معاملہ pending adjudication ہو اُس کے بارے میں یہاں بات نہیں کی جا سکتی۔ جی، محترمہ! آپ فرمائیں!

محترمہ رعنا رضوی: شکریہ۔ جناب سپیکر! آج میں اپنی انتہائی قابل اعتماد لیڈر محترمہ بے نظیر بھٹو (شہید)، شریک چیئرمین آصف علی زرداری اور چیئرمین بلاول بھٹو کی تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آج انہوں نے مجھے اس جگہ کے لئے نامزد کیا۔ میں اپنے اس عہدے کے تحت یہاں یہ عہد کرتی ہوں کہ میں ہمیشہ اس عہدے پر چلنے کی صحیح کوشش جاری رکھوں گی اور اللہ تعالیٰ مجھے اس پر صحیح طور پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ آپ سب کا بہت شکریہ

سوالات

(محکمہ آبپاشی و قوت برقی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: آپ کا بھی بہت شکریہ۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

محترمہ عارفہ خالد پرویز: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کیا کرتی ہیں؟ میں نے آپ سب سے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ اپنے پارلیمانی لیڈر سے بات کریں تو بہتر رہے گا۔ ایک بات کا فیصلہ ہوا ہے اور آپ اسے violate کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ پہلا سوال سید حسن مرتضیٰ صاحب کا ہے۔ میں رانا اعجاز خان صاحب اور آجاسم شریف صاحب سے کہوں گا کہ جو ممبران واک آؤٹ کر گئے ہیں انہیں واپس ہاؤس میں لے آئیں۔

معزز ممبران: انہوں نے علامتی واک آؤٹ کیا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، علامتی واک آؤٹ کر کے گئے ہیں تو ابھی آ جائیں گے۔ سید حسن مرتضیٰ صاحب!۔۔ تشریف نہیں رکھتے، سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ملک محمد جاوید اقبال اعوان صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے، dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کا ہے۔ سوال نمبر پکاریں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: سوال نمبر 2079 اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سرگودھا کے بارشوں سے متاثرہ چکوک کے نقصانات کی تفصیلات

*2079: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 2007 اور 2008 میں غیر متوقع اور شدید بارشوں سے ضلع سرگودھا کے درج ذیل چکوک بہت زیادہ متاثر ہوئے ہیں:-

چک نمبر 23 تا 31 جنوبی، 34 تا 42 جنوبی، 68 تا 75 جنوبی اور 78 جنوبی، 81 تا 99 جنوبی، 100 تا 102 جنوبی اور 23 الف جنوبی۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ وہ چکوک جو پہلے بھی سیم زدہ ہیں ان بارشوں کے باعث پانی کی سطح مزید بلند ہونے سے باغات اور زرعی رقبہ جات بہت زیادہ متاثر ہوئے ہیں، ان نقصانات کی تفصیل کیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے ان علاقوں میں سیم کے خاتمہ کے لئے درج ذیل ڈرینج نالے بنائے ہوئے ہیں؟

(1)	ایف ایس ڈرین	(2)	ہیڈاڈرین
(3)	آسیانوالہ ڈرین	(4)	آر ہیڈاڈرین

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سیم زدہ علاقوں میں حکومت نے ٹیوب ویل نصب کئے تھے جو بیکار ہو چکے ہیں اور اب یہ منصوبہ ختم کر دیا گیا ہے؟

(ہ) کیا حکومت ان علاقوں میں سیم کے تدارک کے لئے کوئی متبادل منصوبہ تیار کر رہی ہے؟

(و) کیا حکومت ان متاثرہ زمینداروں کے نقصانات کی تلافی کے لئے کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

سینئر وزیر/وزیرآبپاشی وقوت برقی(راجہ ریاض احمد):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔غیر متوقع اور شدید بارشوں کے باعث کل59253ایکڑ رقبہ متاثر ہوا جس میں 12624ایکڑ باغات اور46629ایکڑ زرعی دیگر رقبہ جات شامل ہے۔

(ج) درست ہے۔

(د) یہ درست ہے کہ جن سیم زدہ علاقوں میں حکومت نے ٹیوب ویل نصب کئے تھے وہ حکومتی پالیسی کے مطابق اب بند ہو چکے ہیں۔محکمہ ہذا نے 22 ٹیوب ویل چلانے کی سفارش کی ہے۔ ان میں سے 14 ٹیوب ویلز کی بجلی(ٹرانسفارمر) چالو کرنے کے لئے FESCO کو ادائیگی کر دی گئی ہے اور بقایا8 ٹیوب ویلز کی بھی جلد ادائیگی کر دی جائے گی۔ان 14 ٹیوب ویلز میں سے 9 ٹیوب ویلز کے ٹرانسفارمر واپڈا نے موقع پر لگا دیئے ہیں اور بقایا5 ٹیوب ویلز کے ٹرانسفارمر موقع پر جلد لگانے کی کارروائی جاری ہے۔

(ہ) حکومت ان علاقوں میں سیم سے تدارک کے لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام(ADP) کے تحت سیم نالے تعمیر کر رہی ہے جس میں 2R/6L سیم نالے کی تعمیر اس سال مکمل ہو گئی ہے۔کچھ منصوبہ جات زیر غور ہیں لیکن زمیندار زمین دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) آبیانہ کی معافی کے لئے محکمہ ریونیو کو سفارشات بھیج دی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال یہ کرنا چاہ رہا ہوں کہ میں نے جز(ب) میں اس کی تفصیلات پوچھی ہیں۔

جناب سپیکر: میں تمام ممبران سے گزارش کروں گا کہ جن منسٹر صاحبان سے متعلق سوالات ہوں، براہ مہربانی انہیں disturb نہ کیا جائے بلکہ اُن کی توجہ ان کے سوال کی طرف رہنے دی جائے۔ جی، چیمہ صاحب!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! خصوصاً میرے حلقہ میں سیلاب اور بارشوں کی وجہ سے جو نقصانات ہوئے تھے اُس کے تخمینہ کے حوالے سے میں نے مکمل تفصیل پوچھی تھی جبکہ جواب میں

انہوں نے صرف فصلوں اور باغات کا رقبہ بتایا ہے لیکن اُس کا تخمینہ نہیں بتایا تو مجھے تخمینہ بتایا جائے۔
2۔دسمبر 2008 کو میرا یہ سوال بھیجا گیا تھا اور آج پورے دو سال ہو گئے ہیں تو جز(د) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ 14 ٹیوب ویلوں کے ٹرانسفارمرز کی ادائیگی فیسکو کو کر دی گئی ہے اور وہ چالو کر دیئے گئے ہیں جبکہ باقی آٹھ کی جلد ادائیگی کر دی جائے گی تو دو سالوں میں ابھی تک ان کی ادائیگی نہیں ہوئی تو اس بارے میں مکمل بتایا جائے کہ یہ کب تک ہو جائے گی اور کب تک یہ ٹیوب ویلز چلا دیئے جائیں گے، 9 ٹیوب ویلوں کے ٹرانسفارمرز موقع پر واپڈا نے لگا دیئے ہیں جبکہ پانچ کے بقایا ہیں جو کہ دو سالوں میں تو لگے نہیں ہیں حالانکہ یہ سکیم حکومت نے ختم کر دی تھی تو اب کس منصوبے کے تحت اسے دوبارہ شروع کیا جا رہا ہے اور ADP کے تحت سیم نالے کی تعمیر کے حوالے سے تفصیلات بیان کریں؟

جناب سپیکر: راجہ صاحب! وہ کہہ رہے ہیں کہ ایک تو تخمینہ نہیں بتایا، دوسرے نمبر پر 9 ٹیوب ویلوں کے بارے میں انہوں نے پوچھا ہے اور پھر باقی پانچ کی کیا پوزیشن ہے اور ان کا یہ بھی سوال ہے کہ حکومت نے جب اس سکیم کو ختم کر دیا تھا تو اب یہ کس سکیم کے تحت چلا رہے ہیں؟

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): شکریہ۔ جناب سپیکر! انہوں نے سوال کیا تھا تو ہم نے جواب دیا ہے کہ 59,253 ایکڑ رقبہ متاثر ہوا ہے جس میں باغات کا 12624 ایکڑ جبکہ دوسرا رقبہ 46,629 ایکڑ ہے، نقصانات کی تفصیل تو میرے پاس نہیں ہے لیکن تخمینہ لگانا محکمہ ریونیو کا کام ہوتا ہے ہمارا نہیں ہے۔ جہاں تک 22 ٹیوب ویلوں کا معاملہ ہے تو ان میں سے 9 ٹیوب ویلز چل گئے ہیں اور باقی کے پیسے ہم نے واپڈا میں جمع کروا دیئے ہیں اور انشاءاللہ پوری کوشش ہو رہی ہے کہ انہیں جلد از جلد چالو کروا دیا جائے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! حکومت نے اسے ختم کر دیا تھا تو پھر یہ کس سکیم کے تحت چلائے جا رہے ہیں؟

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں اس کی وضاحت کر دوں کہ جس وقت موٹروے بنائی گئی تو اس علاقے کا پانی نکلنا بند ہو گیا تو اس وقت چیمہ صاحب منسٹر تھے اور انہیں یاد ہو گا کہ محکمہ آبپاشی نے request کی تھی کہ یہ پانی کے flow والی جگہ ہے لہذا موٹروے میں سے راستہ دیا جائے لیکن راستہ نہیں دیا گیا جس کی وجہ سے وہاں پر سیم بڑھ رہی ہے اور حکومت نے فیصلہ کیا کہ خاص طور پر اس علاقے کی بہتری کے لئے یہ 22 ٹیوب ویلز لگائے جائیں تاکہ یہاں سے سیم ختم کی جا سکے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! منسٹر صاحب سے پوچھا تھا کہ حکومت ADP کے تحت تین نالوں کی تعمیر کر رہی ہے تو یہ بتایا جائے کہ وہ کون سا پروگرام ہے اور دوسرا یہ کہ انہوں نے بتایا کہ 22 ٹیوب ویلز چلانے کی سفارش کی اور 14 ٹیوب ویلوں کو چالو کرنے کے لئے ٹرانسفارمرز کی فیسکو کو ادائیگی کر دی گئی ہے تو یہ ادائیگی کب کی تھی کیونکہ اس سوال کو کئے ہوئے دو سال ہو چکے ہیں یعنی دو سالوں میں ابھی تک ٹرانسفارمرز نہیں لگوائے تو باقی کب لگیں گے جبکہ 14 کی ادائیگی کی ہے تو ان میں سے ایک بھی ٹیوب ویل ابھی تک نہیں چل سکا؟ خدارا اس معاملے کی انکوائری کریں اور موقع پر کسی ٹیم کو وہاں بھجوایا جائے کیونکہ جن کی ادائیگی ہو چکی ہے وہ بھی نہیں چلائے گئے اور زیادتی کی بات یہ بھی ہے کہ محکمہ آبپاشی کی طرف سے آبیانے کی معافی کی recommendation محکمہ ریونیو کو وصول ہی نہیں ہوئی کیونکہ اس سوال کے جز (د) میں انہوں نے واضح کہا ہے کہ محکمہ ریونیو کو معافی کے لئے کہہ دیا ہے لیکن اس کے لئے انہیں کوئی چٹھی وصول نہیں ہوئی اور یہ جواب بالکل نامکمل ہے۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میرے بھائی کہہ رہے ہیں کہ ٹیوب ویل نہیں چل رہے ہیں تو میں ان کے نمبر بول دیتا ہوں کہ D-118,D-123, D-205, C-150, C-151, C-154, C-155, C-158 and C-159 آج صبح جب میں نے بریفنگ لی تو میں نے confirm کیا کہ یہ 9 ٹیوب ویلز چل رہے ہیں اور آپ بے شک جیسے مرضی انہیں چیک کروالیں اور باقی ٹیوب ویل نہیں چل رہے اور ان کے پیسے واپڈا کو دے دیئے گئے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ جلد چل جائیں گے۔ جہاں تک انہوں نے کہا ہے کہ تخمینہ نہیں لگوایا تو اس کے لئے ہم نے ریونیو کو لکھ دیا ہے کہ نقصانات کے ازالے کے لئے بندوبست کیا جائے۔ ہم نے لکھ کر بھیج دیا ہے مزید یہ ریونیو محکمہ سے چیک کرلیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! یہ کس سکیم کے تحت چل رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! یہ SNE کے تحت بن رہا ہے۔

چوہدری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ 2R/6L سیم نالے کی تعمیر ADP کے تحت اس سال مکمل ہو گئی ہے۔ یہ ایک تو مکمل ہو گئی ہے اور ایک ہو رہی ہے تو یہ بتایا جائے وہ کون سی سکیم کے تحت مکمل ہو رہی ہے؟

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! انہوں نے سوال میں پوچھا ہے تو اس کے جواب میں 2R/6L سیم نالے کی تعمیر مکمل ہو گئی ہے اور باقی منصوبہ جات میں زمیندار جگہ دینے کے لئے تیار نہیں ہیں اور موقع پر کسی اور جگہ پر کام نہیں ہو رہا۔

چوہدری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں نے پہلے سوال کیا تھا کہ آبیانے کی معافی کے لئے محکمہ ریونیو کو کوئی چٹھی ارسال نہیں کی جبکہ انہوں نے کہا کہ ہم نے بھیج دی ہے اگر بھیجی ہے تو اس کی کاپی یا چٹھی نمبر ہمیں بتائیں اور یہ ADP کے تحت سیم نالے کی تعمیر کر رہی ہے جبکہ وزیر موصوف کہہ رہے ہیں کہ ہم کوئی تعمیر نہیں کر رہے تو ان کے تحریری جواب اور وزیر موصوف کے جواب میں ابہام پایا جاتا ہے تو اس ابہام کو کون دور کرے گا؟

جناب سپیکر: یہ ابہام منسٹر صاحب ہی دور کریں گے اور کون دور کرے گا۔ جی، راجہ صاحب! وہ آپ سے specifically پوچھ رہے ہیں یہ کون سی جگہ ہے اور یہ نالہ کون سا ہے اور کہاں سے کہاں جاتا ہے؟

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ حکومت ان علاقوں میں سیم کے خاتمے کے لئے ترقیاتی پروگرام ADP کے تحت سیم نالے تعمیر کر رہی ہے جس میں 2R/ 6L سیم نالے کی تعمیر اس سال مکمل ہو گئی ہے اور کچھ مزید منصوبہ جات زیر غور ہیں اور اگر آپ کہیں تو میں ان کی فہرست پڑھ دیتا ہوں یا انہیں اس کی کاپی دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! 2R/ 6L یہ کس جگہ ہے اور وہ آپ سے بار بار پوچھ رہے ہیں کہ یہ کہاں سے کہاں تک ہے؟

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! یہ 1R/ L 2RD 05 سے 000 تک ہے۔

چوہدری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! ابھی سیلاب آیا تو حکومت نے لوگوں کو facilitate کیا ہے اسی طرح بارشوں کے حوالے سے بھی حکومت آبیانہ وغیرہ معاف کر دیتی ہے لیکن وزیر موصوف نے

کہا ہے کہ سفارشات بھیج دی ہیں لیکن چٹھی کے حوالے سے نہیں بتا رہے اور یہ ہمیشہ کوشش کرتے ہیں کہ sweep کر دیا جائے miss کر دیا جائے اور یہ ہمارے سوالوں کو مذاق میں اڑا دیتے ہیں حالانکہ یہ سینئر وزیر ہیں تو ان سے یہی گزارش ہے کہ وہ ایسا نہ کریں بلکہ ذمہ داری سے اس کا جواب دیں کیونکہ انہوں نے اس سے پہلے بھی کہا تھا کہ جتنے بند ٹوٹے ہیں ہم ان کی انکوائری کریں گے اور اس حوالے سے جوڈیشل کمیشن بنایا لیکن چار پانچ ماہ کا عرصہ گزرنے کے بعد اس کمیشن کی سفارشات جو کہ اس ایوان میں پیش کرنی تھیں، ابھی پیش نہیں کیں۔ سیلاب کے دوران بند توڑے گئے اور لوگوں کے ساتھ ناجائز زیادتیاں ہوئیں۔۔۔

جناب سپیکر: چیمہ صاحب! آپ اپنے سوال پر رہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! اسی سوال میں آبیانے کی معافی کے حوالے سے بات کر رہا ہوں تو محکمہ ریونیو کو بھجوائی گئی چٹھی کی تاریخ ہی ہمیں بتا دیں؟

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں اس کی کاپی انہیں بھجوا دوں گا اور یہ میرے پاس آ جائیں تو ریونیو محکمہ کو بھی فون کر دوں گا کہ اس کا جلد از جلد تخمینہ لگایا جائے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! اس سے یہ ثابت ہوا کہ ابھی چٹھی نہیں گئی اور اگر بھیجی گئی ہے تو اس کا حوالہ بتائیں۔

جناب سپیکر: چیمہ صاحب! اس وقت ان کے پاس ریفرنس نہیں ہے تو وہ آپ کو دے دیں گے۔ جی، راجہ صاحب!

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ہم نے کافی عرصہ پہلے جو چٹھی بھیجی ہے اس کی کاپی انہیں دے دوں گا۔

جناب طاہر احمد سندھو: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب طاہر احمد سندھو: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں نہایت احترام سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میرے محترم وزیر موصوف نے بائیس ٹیوب ویلوں کے چلنے کی بات کی ہے تو واقعی وہ کاغذوں میں چل رہے ہیں اور میں بھی aggrieved party ہوں اور میرے حلقے کے بھی اس میں ٹیوب ویل ہیں جو

حقیقتاً نہیں چل رہے۔ یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ اس ایوان میں غلط رپورٹ پیش کی جارہی ہے اور لوگ بلک رہے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ سیم نے علاقے کو تباہ کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! ذرا ان کی بات پر غور کریں۔

جناب طاہر احمد سندھو: انہوں نے کہا تھا کہ ہم پراجیکٹ بنا رہے ہیں۔ ان سے پوچھا جائے کہ کون سا پراجیکٹ بنا رہے ہیں اور وہ کہاں گیا ہے؟

جناب سپیکر: راجہ صاحب! بقول ان کے اگر رپورٹ غلط ہے تو پھر آپ کو اس پر ایکشن لینا ہو گا۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! 9 ٹیوب ویل چل رہے ہیں، بیشک آپ اس ہاؤس کی کمیٹی بنا لیں۔

جناب سپیکر: میں کمیٹی کیوں بنالوں؟ آپ اس محکمے کے انچارج ہیں۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! پھر آپ میری statement پر یقین کیجئے۔ 22 میں سے 9 ٹیوب ویل چل رہے ہیں، میں پورے چیلنج کے ساتھ اس floor پر کہہ رہا ہوں۔

جناب طاہر احمد سندھو: جناب سپیکر! یہ مان گئے ہیں کہ 22 میں سے 9 چل گئے ہیں۔ اب آپ speed ملاحظہ فرمائیں۔ اس کا مطلب ہے کہ مزید دو سال لگیں گے بلکہ تین سال لگیں گے تب جا کر بائیس ٹیوب ویل چلیں گے حالانکہ ہونا یہ چاہئے کہ جو لوگ اس کے responsible ہیں ان کے خلاف ایکشن ہونا چاہئے۔ یہ کیا طریقہ ہے؟ میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ دو سال پہلے ان کے فنڈز release ہوئے تھے اور آج تک ٹیوب ویل نہیں چل سکے۔ یہ ہماری efficiency ہے، منسٹر صاحب بتائیں کہ اس پر وہ کیا ایکشن لیں گے؟

جناب سپیکر: راجہ صاحب! پلیز اس کو expedite کروائیں۔ اگلا سوال بھی چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2480 ہے۔

سرگودھاملکہ مائنر کڈانہ ڈویژن کی لائننگ کی تفصیلات

*2480:چودھری عامر سلطان چیمہ:کیاوزیرآبپاشی وقوت برقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیایہ درست ہے کہ ملکہ مائنر کڈانہ ڈویژن سرگودھامیں lining مکمل کرنے کی منظوری ہوئی تھی، منظوری کی تاریخ سے ایوان کو مطلع کیاجائے؟

(ب) مذکورہ منصوبہ مکمل کرنے کے لئے تخمینہ لاگت کتنا تھا؟

(ج) کیا ٹھیکیدار نے معاہدہ کے مطابق رقم کی وصولی اور کام کی تکمیل کے مراحل کو شرائط کے مطابق پوراکیاہے،اگرہاں تواس کی تفصیلات سے ایوان کو مطلع کیاجائے؟

(د) مذکورہ منصوبہ کب تک مکمل ہوگا،اس کی تاریخ سے ایوان کوآگاہ کیاجائے؟

سینئروزیر/وزیرآبپاشی وقوت برقی(راجہ ریاض احمد):

(الف) یہ درست ہے کہ ملکہ مائنر مکمل کرنے کی منظوری سیکرٹری اریگیشن اینڈ پاور ڈیپارٹمنٹ لاہور کی چٹھی نمبرS.98۔SO(P)2000 مورخہ 19-01-2007 کے تحت ہوئی۔

(ب) مذکورہ منصوبہ مکمل کرنے کے لئے تخمینہ لاگت(M)34.494 تھا۔

(ج) درست ہے کہ ٹھیکیدار نے معاہدہ کے مطابق رقم کی وصولی اور کام کی تکمیل کے مراحل کو شرائط کے مطابق پوراکیاہے۔مذکورہ کام ویلینٹ انٹرنیشنل گورنمنٹ کنٹریکٹر کو مورخہ 02۔06۔2007 کوالاٹ ہوا۔ادائیگی کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سال	مختص شدہ رقم	ادائیگی
2006-2007	4288000/-	4287091/-
2007-2008	23025000/-	22840895/-
	کل ادائیگی	27127986/-

(د) مذکورہ منصوبہ مورخہ 25-04-2008 کو مکمل ہوا تھا۔ patch work سالانہ بندی 2008۔09 میں مکمل کیاگیا۔

جناب سپیکر:کوئی ضمنی سوال؟

چودھری عامر سلطان چیمہ:جناب سپیکر!میراضمنی سوال یہ ہے کہ جب کوئی نیامنصوبہ بنایاجاتاہے تو اس کو مکمل کرنے کے بعد بھی patch work کرانے کی ضرورت پڑتی ہے، سپیشل O&M سے پیسے لے کر دوبارہ repairing کیوں کرائی جاتی ہے،انہوں نے جز(د)میں بتایاہے کہ 25-04-2008 کو

منصوبہ مکمل ہو گیا تھا پھر دوبارہ patch work بھی کیا گیا، ایک نیا منصوبہ کیا پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ سکا تھا کہ حکومت نے اس تخمینے کے علاوہ بھی patch work پر فنڈز لگائے ؟

جناب سپیکر: کوئی خرابی آگئی ہو گی، برسات آگئی ہو گی۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! اس میں چھ ماہ یا سال کی گارنٹی ہوتی ہے اور ٹھیکیدار کی سکیورٹی رکھی جاتی ہے۔ انہوں نے ٹھیکیدار کی سکیورٹی بھی release کر دی اور سالانہ ترقیاتی پروگرام سے patch work بھی کروایا، کیا وجوہات تھیں کہ ایک نئے منصوبے پر patch work کروایا گیا اس ایوان کو تفصیل سے آگاہ کریں ؟

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! کوئی منصوبہ patch work نہیں ہوا۔ منصوبہ اپنے وقت پر مکمل ہوا جو رقم رکھی گئی تھی اس کی ادائیگی ہوئی ہے اگر ان کو کوئی شکایت ہے تو بتائیں ؟

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ جز (د) پڑھیں اس میں لکھا ہوا ہے کہ مذکورہ منصوبہ مورخہ 25-04-2008 کو مکمل ہوا تھا patch work سالانہ بندی 09-2008 میں مکمل کیا گیا، کیا patch work میں کوئی پیسے خرچ ہوئے ہیں یا ٹھیکیدار نے خود کئے ہیں ؟

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! یہ منصوبہ 2008 میں مکمل ہوا ہے اور اس کے بعد اس پر کوئی patch work کروایا گیا نہ پیسا لگایا گیا۔ یہ منصوبہ 2006 میں شروع ہوا اور 25-4-2008 کو مکمل ہوا ہے۔ یہاں کسی جگہ یہ نہیں لکھا کہ اس پر کوئی patch work کرایا گیا ہے یا اس پر دوبارہ پیسے رکھے گئے ہیں۔ یہاں کہاں لکھا ہے یہ مجھے پڑھ کر بتا دیں ؟

جناب سپیکر: راجہ صاحب! جز (د) کو میں پڑھ دیتا ہوں۔ مذکورہ منصوبہ مورخہ 25-4-2008 کو مکمل ہوا تھا اور patch work سالانہ بندی 09-2008 میں مکمل کیا گیا۔ یہ آپ کا لکھا ہوا ہے۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میرے پاس جو جواب ہے اس میں یہ نہیں ہے بے شک آپ دیکھ لیں۔ (شور و غل)

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں اس پر آپ کی ruling چاہوں گا کہ ہاؤس کی جو property بن جاتی ہے وہ جواب صحیح ہوتا ہے یا وہ جواب صحیح ہوتا ہے جو منسٹر صاحب پڑھ رہے ہوتے ہیں؟

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! جو جواب ہم نے بھیجا ہے اس میں یہ نہیں ہے۔ یہ آپ کے سامنے ہے آپ خود دیکھ لیں۔ جو جواب محکمے نے بھیجا ہے اس میں patch work کا کہیں ذکر نہیں ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! اس کی انکوائری کی جائے کیا اسمبلی کے سٹاف نے یہ جواب change کر دیا؟

جناب سپیکر: اپنی طرف سے عملہ کوئی چیز تبدیل نہیں کر سکتا۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میرے پچھلے سوال کے جواب میں بھی منسٹر صاحب نے آئیں بائیں شائیں کیا اور اب بھی وہی کر رہے ہیں۔ یہ سینئر منسٹر ہیں ذمہ داری کا ثبوت دیں۔ اس سوال کو آپ کسی کمیٹی کو refer کر دیں تاکہ اس پر انکوائری ہو جائے۔

جناب سپیکر: یہ overlook ہو گیا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت ناصر شیخ کا ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! اس سوال کا کیا بنا؟

جناب سپیکر: میں اپنے دفتر سے بھی پتا کرتا ہوں۔ اگر میرے دفتر نے یہ کام کیا تو اس کا ذمہ دار دفتر ہو گا۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! پھر اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، pending کی ضرورت نہیں ہے۔ میں آپ کو اپنے پاس بلا کر بتا دوں گا۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! یہ تو پھر کوئی بات نہ ہوئی۔ اس کی دو سال بعد باری آئی ہے اور دو سال بعد بھی اگر اس پر ہماری تسلی نہیں ہوئی تو پھر ہمیں ممبر بننے کا کیا فائدہ ہے؟ یہ حکومت والے تو اپنے کام لے لیتے ہیں لیکن ہم نے اسمبلی کی وساطت سے ہی اپنے کام لینے ہوتے ہیں، اسمبلی کی وساطت سے ہی عوام کی آواز کو بلند کرنا ہے اور مسائل کو حل کرنا ہے۔

جناب سپیکر: میں اپنے طور پر انکوائری کروا رہا ہوں اور اس معاملے کو دیکھ رہا ہوں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! اس پر انکوائری کر کے ہاؤس کو پھر کب بتایا جائے گا؟

جناب سپیکر: میں جلد بتادوں گا۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! اس پر پھر کوئی date رکھ دیں۔

جناب سپیکر: میں بہت جلد بتادوں گا date رکھنے کی ضرورت نہیں ہے ابھی پتا چل جاتا ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کو پرواہی نہیں ہے۔ پھر میں اس پر تحریک استحقاق لے آؤں؟

جناب سپیکر: چیمہ صاحب! آپ خود منسٹر رہے ہیں۔ ان کا احترام، ان کی عزت اور ان کا مقام ہے۔ ایسے مناسب نہیں لگتا۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! لگتا ہے کہ منسٹر صاحب کا محکمہ ان کی سنتا ہی نہیں ہے اور ان کی پرواہی نہیں کرتا۔

جناب سپیکر: میں نے اپنے سٹاف کو اس کا پتا کرنے کے لئے بھیجا ہوا ہے۔

ڈاکٹر آمنہ بٹر: جناب سپیکر! اقلیتی ممبران باہر بیٹھے ہوئے ہیں ان کو کوئی لینے نہیں گیا ہے۔ انہوں نے ایک اصولی مؤقف کے تحت واک آؤٹ کیا ہوا ہے۔ ان کو کوئی باہر سے لینے ہی نہیں گیا ہے۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب اور رانا اعجاز صاحب آپ دونوں حضرات ان کو منا کر لائیں۔

(اس مرحلہ پر جناب خلیل طاہر سندھو اور جناب اعجاز احمد خان اقلیتی ممبران
کو منانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب سپیکر: محترمہ نگہت ناصر شیخ! اپنا سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میرا سوال نمبر 2653 ہے اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اسے پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں واہگہ بارڈر کی گرین بیلٹ کی تفصیلات

*2653: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں واہگہ بارڈر کی گرین بیلٹ نہری پانی سے محروم ہے؟

(ب) واہگہ بارڈر کی گرین بیلٹ کو کس نہر سے پانی فراہم کیا جاتا ہے؟

(ج) واہگہ بارڈر کی گرین بیلٹ کا کتنا رقبہ کاشت پر مشتمل ہے نیز اسے کتنے کیوسک پانی کی ضرورت ہوتی ہے؟

(د) واہگہ بارڈر کے قرب و جوار میں بسنے والے کسانوں کی بہتری اور بھلائی کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے؟

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ واہگہ بارڈر کی گرین بیلٹ کو ایک منصوبہ کے تحت "بذریعہ لفٹ بی آر بی ڈی نہر سے بارڈر ایریا کے 85 دیہات کو پانی مہیا کرنا" پانی پانچ مختلف جگہوں پر بی آر بی ڈی نہر سے لفٹ کر کے مہیا کیا جا رہا ہے۔

(ب) واہگہ بارڈر کی گرین بیلٹ کو بی آر بی ڈی لنک کینال سے پانی فراہم کیا جاتا ہے۔

(ج) واہگہ بارڈر کی گرین بیلٹ کا 63 ہزار 800 ایکڑ رقبہ کاشت پر مشتمل ہے اور اسے 205 کیوسک پانی کی ضرورت ہے جو کہ مہیا کیا جا رہا ہے۔

(د) واہگہ بارڈر کے قرب و جوار میں بسنے والے کسانوں کی بہتری اور بھلائی کے لئے حکومت پنجاب نے حال ہی میں ایک منصوبہ "بذریعہ لفٹ بی آر بی ڈی نہر سے بارڈر ایریا کے 85 دیہات کو پانی مہیا کرنا" مکمل کیا گیا ہے اور اس منصوبے کی تکمیل سے علاقہ کے کاشتکاروں کی زمین بہتر طریقے سے سیراب ہو رہی ہے جو کہ عرصہ دراز سے پانی نہ ملنے کی وجہ سے بنجر پڑی ہوئی تھی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (د) میں کہا گیا ہے کہ حکومت پنجاب نے حال ہی میں ایک منصوبہ مکمل کیا ہے جس کے تحت 83 دیہات کو پانی کی تقسیم کی جائے گی۔ میرا سوال یہ ہے کہ اس منصوبے میں کس فارمولے کے تحت پانی کی تقسیم کی جائے گی اور کتنے کیوسک پانی کتنے ایکڑ رقبے کو سیراب کرے گا؟

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! محترمہ نے سوال پوچھا ہے کہ کتنے ایریا کو فائدہ پہنچے گا تو اس سوال کا جواب ہے کہ 63 ہزار ایکڑ کو فائدہ پہنچے گا اور 205 کیوسک پانی کی ضرورت ہے جو کہ مہیا کیا جا رہا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال نہیں پوچھا بلکہ اس سوال کا جواب تو already لکھا ہوا ہے۔ میں نے سوال یہ پوچھا ہے کہ جو منصوبہ بنایا گیا ہے اس کے تحت جو پانی کی تقسیم ہے تو وہ کس فارمولے کے تحت پانی کی تقسیم ہے اور کتنا کیوسک پانی کتنے ایکڑ رقبے کو سیراب کرنے کے لئے ہے؟

جناب سپیکر: جی! کیوسک کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! 205 کیوسک پانی ہے، 63 ہزار 8 سو ایکڑ رقبہ ہے، محکمہ انہار کا فارمولا ہی ضرورت کے مطابق یہاں پر لاگو ہے اور اس کے لئے کوئی نیا فارمولا نہیں بنایا گیا۔

جناب سپیکر: جی! اگلا سوال نمبر 3128 رانا آصف صاحب کا ہے۔ رانا آصف صاحب تشریف رکھتے ہیں؟ تشریف نہیں رکھتے، کیا جو ہمارے اقلیتی ممبران باہر بیٹھے ہوئے ہیں یہ بھی ان میں تو شامل نہیں ہیں؟ اگر وہ یہاں ہیں تو پھر ہم اس سوال کو دوبارہ لے لیں گے ورنہ dispose of سمجھا جائے۔ اگلا سوال نمبر 3485 افتخار علی کھیتران المعروف بابر خان صاحب کا ہے، تشریف فرما ہیں؟۔۔۔ نہیں ہیں۔ dispose of کیا جاتا ہے۔ محترمہ نگہت ناصر شیخ! اب آپ کا پھر سوال آ گیا ہے، سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3763 ہے اور اسے پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، اسے پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سال 2008 لاہور کینال کی بھل صفائی سے متعلقہ تفصیلات

*3763: **محترمہ نگہت ناصر شیخ:** کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور کینال سے سال 2008 کے دوران کتنے کیوبک فٹ بھل نکالی گئی؟

(ب) متذکرہ سال لاہور کینال کی بھل صفائی کے دوران کتنا پٹرول خرچ کیا گیا تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) سال 2009 کے دوران محکمے نے لاہور کینال سے کتنے کیوبک فٹ بھل نکالنے کا ہدف رکھا تھا؟

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی وقوت برقی (راجہ ریاض احمد):

(الف) لاہور برانچ کینال سے سال2008 کے دوران20لاکھ 24ہزار کیوبک فٹ بھل نکالی گئی جس کو پنجاب ہارٹی کلچر اتھارٹی کے تعاون سے لاہور شہر سے منتقل کیا گیا۔

(ب) سال2008 میں لاہور برانچ کینال کی بھل صفائی محکمہ کے منظور شدہ ٹھیکیداران سے کروائی گئی۔

(ج) سال2009 کے دوران محکمہ نے لاہور برانچ کینال سے 9لاکھ 40ہزار کیوبک فٹ بھل نکالی جس کو پنجاب ہارٹی کلچر اتھارٹی(PHA) کے تعاون سے لاہور شہر سے باہر منتقل کیا گیا۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر!اس سوال کے جواب جز(الف) میں جو بھل صفائی کے متعلق کہا گیاہے کہ اس کو لاہور شہر سے منتقل کیا گیا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ اس کو لاہور شہر سے کہاں منتقل کیا گیا ہے اور کیا بھل کو فروخت کیا گیا ہے، اگر فروخت کیا گیا ہے تو رقم محکمہ میں جمع ہوئی ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: راجہ صاحب!آپ اس کا نوٹس لیں اور میرے پاس جو آپ کی کاپی ہے اس کے مطابق دیکھ لیں۔

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی وقوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں اس کی انکوائری کر کے آپ کو رپورٹ پیش کروں گا۔

جناب سپیکر جس نے آپ کو یہ غلط لکھ کر دی ہے تو آپ اس کے خلاف بھی کچھ کریں گے؟

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی وقوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! محترمہ نے جو سوال پوچھا ہے کہ جو بھل اٹھائی گئی ہے وہ کتنی رقم میں فروخت کی گئی ہے تو میں آپ کو بتادوں کہ اس کا ہم نے کوئی پیسا نہیں لیا اور یہ ہم نے فیصلہ کیا تھا کہ جتنی لاہور کی بھل ہوتی ہے تو یہ ہم free میں PHA والوں کو دیتے ہیں اور ان کے جو باغات ہیں اس میں استعمال کرتے ہیں اس کے علاوہ جس جگہ ان کو ضرورت ہوتی ہے تو وہ اس کو استعمال کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: بلکہ آپ کے estimate سے زیادہ لے گئے ہیں۔

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی وقوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! نہیں، بلکہ ہم ان کو فری میں دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: اچھا ٹھیک ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! لاہور شہر کے اندر جو نہر سے 9 لاکھ کیوبک فٹ بھل نکالی جاتی ہے تو چلیں لاہور شہر کے اندر تو PHA لے جاتا ہے اور پنجاب کے باقی شہروں کے اندر یہ بھل نکالی جاتی ہے اس کو فروخت کیا جاتا ہے۔ لوگ پودوں کے لئے لے جاتے ہیں اور اس کی قیمت pay کرتے ہیں۔ اگر لاہور کے اندر PHA کو دیا گیا ہے تو فیصل آباد، سیالکوٹ اور باقی شہروں کے اندر کیا کیا جاتا ہے؟

جناب سپیکر: آپ کیا کرنا چاہتے ہیں، پہلے ان کو تو ضمنی سوال کرنے دیں جن کا سوال ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میں نے پوچھا تھا کہ اگر لاہور شہر سے منتقل کیا گیا تو اس کو کہاں منتقل کیا گیا ہے اور بھل 2008 میں فروخت بھی ہوئی ہے؟ میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ جو ٹھیکہ دیا گیا تھا اس کی اخبار میں باقاعدہ tendering کا اشتہار ہوا تھا یا نہیں ہوا تھا؟

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی وقوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! یہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ جو بھل نہر کے اندر سے نکالی جاتی ہے اس کا ٹھیکہ ہوتا ہے اور اس کا پورا procedure adopt کیا جاتا ہے اور جو بھل اٹھانے کا کام ہے اس کے لئے کوئی ٹھیکہ نہیں دیا گیا اور کوئی رقم نہیں رکھی گئی۔ فری میں وہ خود اٹھاتے ہیں اور اپنے باغات میں یا جہاں پر ان کو ضرورت ہو استعمال کرتے ہیں اور کچھ وہ سٹور کر لیتے ہیں۔ ان کے پاس اپنی گاڑیاں ہیں جس پر وہ وہاں لے جاتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر اقلیتی ممبران واک آوٹ ختم کر کے ایوان میں تشریف لے آئے)

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میاں نصیر احمد صاحب!

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! لاہور شہر کے اندر تو یہ بھل PHA کو دے دی جاتی ہے لیکن باقی شہروں کے اندر یہ کروڑوں کیوبک فٹ بھل نکالی جاتی ہے اس کا کیا کیا جاتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، اس کا نیا سوال دے دیں تو پھر پتا کریں گے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، چیمہ صاحب!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 2480 کے حوالے سے آپ نے ابھی انکوائری کا کہا ہے اور آپ نے منسٹر صاحب کو کہا ہے کہ اس میں ہماری اسمبلی کے سٹاف کا کوئی قصور نہیں ہے اور آپ کا ہے تو اس 2480 سوال کو pending کر لیں کیونکہ منسٹر صاحب ابھی تسلیم کر رہے ہیں اور وہ اس کی انکوائری کریں گے تاکہ مجھے اس حوالے سے تسلی ہو سکے۔ چاہے اس کی رپورٹ اگلے سیشن تک آ جائے کیونکہ یہ بنایا گیا ہے لیکن اس کی موجودہ حالت یہ ہے کہ وہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور ساری رقم خُورد بُرد ہوئی ہے اس لئے میں چاہ رہا ہوں تاکہ یہاں سے کوئی حکومتی نمائندہ جائے اور اس کا پتا چل سکے کیونکہ اس کا فائدہ گورنمنٹ کو ہونا ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب آپ بتائیں کہ اس کا کیا کیا جائے؟

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ان کی بات مناسب ہے اس کو pending ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں ایک بات یہاں پر کر دوں کہ یہ میرے محترم بھائی [******] ہیں میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ 2006 میں یہ اس محکمے کے وزیر تھے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: یہ الفاظ کارروائی کا حصہ نہیں بن سکتے اور میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ اگلا سوال چودھری علی اصغر منڈا صاحب کا ہے۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 3816 ہے۔ اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اسے پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع شیخوپورہ کی اراضی کو پانی فراہم کرنے والی نہروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3816: چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

(الف) ضلع شیخوپورہ کی زمینوں کو کتنی نہریں آبپاشی کے لئے پانی مہیا کرتی ہیں ان نہروں سے راجباہوں کی ٹیل تک پانی پہنچانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ شاہدرہ کینال حلقہ پی پی۔165 کی زمینوں کو سیراب کرتی ہے اگر ہاں تو اس نہر سے نکلنے والے راجباہوں میں ٹیل تک پانی کی فراہمی یقینی بنانے اور بھل صفائی کے لئے محکمہ نے کیا انتظامات کئے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ نہر کی بھل صفائی نہ تو پچھلے سال کی گئی ہے اور نہ ہی موجودہ سال اس کا خاص انتظام کیا گیا ہے، حکومت کب تک مذکورہ نہر کی بھل صفائی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد):

(الف) ضلع شیخوپورہ میں 36 نہریں آبپاشی کے لئے پانی مہیا کرتی ہیں۔ مالی سال 11-2010 میں شیخوپورہ ضلع میں آنے والی ان تمام نہروں کو جن کی بھل صفائی ضروری ہے ورک پلان میں شامل کر دی گئی ہیں۔ جن کی بھل صفائی سالانہ نہر بندی میں کر دی جائے گی۔

(ب) درست ہے۔ شاہدرہ کینال جزوی طور پر حلقہ پی پی۔165 کی زمینوں کو سیراب کرتی ہے۔ بگھیاڑ والا شششماہی راجباہ شاہدرہ سے نکلتا ہے جو کہ حلقہ پی پی۔165 کی زمینوں کو سیراب کرتا ہے جس کی بھل صفائی سالانہ 11-2010 کی نہر بندی میں کر دی جائے گی۔

(ج) درست نہ ہے۔ راجباہ شاہدرہ میں جو حصہ حلقہ پی پی۔165 میں آتا ہے وہ شاہدرہ ٹاؤن سے گزرتا ہے اور اس کے گردو نواح کی آبادیوں کا سیوریج اس میں ڈالا جاتا ہے جس کی وجہ سے اس سے debris ہر سال نکالنا ضروری ہوتا ہے جبکہ اس کی صفائی ورک پلان مالی سال 11-2010 میں شامل کر دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس میں جو جز (ج) کا جواب آیا ہے میں اس کو پڑھنے کے لئے اجازت چاہوں گا۔

جناب سپیکر: جی، منڈا صاحب!

چودھری علی اصغر منڈا(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! (ج) درست نہ ہے۔ راجباہ شاہدرہ میں جو حصہ حلقہ پی پی۔165 میں آتا ہے وہ شاہدرہ ٹاؤن سے گزرتا ہے اور اس کے گردونواح کی آبادیوں کا سیوریج اس میں ڈالا جاتا ہے تو میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا شاہدرہ کینال جو اریگیشن محکمہ کے اندر فصلوں کے لئے پانی مہیا کرتی ہے، کیا قانونی طور پر اس میں سیوریج کا گندہ پانی جو کہ مختلف chemical پر مشتمل ہوتا ہے ڈالا جا سکتا ہے اور کیا قانون اس چیز کی اجازت دیتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی وقوت برقی(راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! قانون میں اس کی کوئی اجازت نہیں ہے۔ یہ ایک بہت بڑی آبادی ہے اس میں سے گزرتا ہے اور ہر وقت محکمہ وہاں پر پہرہ نہیں دے سکتا تو بہت سارا جو کوڑا کرکٹ ہوتا ہے یا construction کا خراب سامان ہوتا ہے تو وہ سارا سامان وہاں پر پھینک دیتے ہیں اور یہ زیادہ آبادی میں سے گزرتی ہے اور اس کی صفائی ہمیں ہر سال کرانی پڑتی ہے لیکن قانونی طور پر نہر میں سیوریج کا پانی نہیں ڈالا جا سکتا۔

چودھری علی اصغر منڈا(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس میں میرا مزید ایک ضمنی سوال یہ ہے کہ جیسا کہ میرے معزز منسٹر صاحب نے کہا کہ یہ سیوریج کا پانی نہیں ڈالا جا سکتا اور یہ بھی اقرار کیا کہ اس نہر میں سیوریج کا گندہ پانی جو کہ chemical پر مشتمل ہوتا ہے وہ نہر میں ڈالا جا رہا ہے۔ کیا منسٹر صاحب یہ بتانا مناسب سمجھیں گے کہ وہ سیوریج کا گندہ پانی جو اس نہر میں ڈالا جا رہا ہے تو اس کو کب تک بند کر دیا جائے گا اور قانون کے مطابق اس کا کوئی proper way-out بنا دیا جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی وقوت برقی(راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! اس پر بالکل ایکشن لیا جائے گا اور اگر کسی فیکٹری کا پانی گر رہا ہے تو وہ بند کیا جائے گا۔ جو فرداً فرداً گھروں والے سامان پھینکتے ہیں وہ تو نہیں روکا جا سکتا لیکن اگر کسی فیکٹری کے سیوریج کا پانی ڈالا جا رہا ہے تو ان کو بند کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: گھروں کے پانی سے تو نقصان نہیں ہوتا، نقصان تو کیمیکل سے ہوتا ہے۔

سید ناظم حسین شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب عبدالوحید چودھری: جناب سپیکر! یہ پورے پنجاب کا مسئلہ ہے۔ منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ پانی نہیں ڈالا جا رہا۔ جتنے بھی پنجاب کے بڑے بڑے اضلاع ہیں جہاں واسا ہے سب کا پانی نہروں میں ڈالا

جارہا ہے۔اس کے لئے باقاعدہ کمیٹی قائم کریں اور منسٹر صاحب اس حوالے سے مستقبل کے لائحہ عمل کے بارے میں بتائیں۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ شاید منسٹر صاحب کو علم نہیں ہے میرے معزز ممبر وحید صاحب نے جو بات کی ہے یہ سو فیصد fact ہے۔ہماری شجاع آباد کینال ہے اس میں مظفر آباد سے، سورج میانی سے گندہ پانی جارہا ہے اور پھر دوسرا ملتان ڈویژن سے، It is a part of my constituency. جتنا ملتان کا گندہ پانی ہے وہ بھی اس میں جارہا ہے اور قانونی طور پر کوئی آدمی پرائیویٹ فیکٹری کا پانی نہری پانی میں نہیں ڈال سکتا۔جتنے برف کے کارخانے ہیں وہ راجباہ میں لگے ہوئے ہیں ان کا نمکین پانی فصلوں کو خراب کررہا ہے اور ہمارے باغات کو بھی نقصان دے رہا ہے۔

جناب سپیکر: اس کا ایکشن لیں، یہ تو کوئی اچھی بات نہیں ہے۔کیمیکلز کی وجہ سے فصلات بھی خراب ہوتی ہیں اور مال مویشی کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔یہ تو قومی نقصان ہے اس کے لئے پبلک ہیلتھ اور آپ مل کر کوئی کوشش کریں۔

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی وقوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ نے بالکل صحیح کہا ہے کہ یہ پورے صوبے کا مسئلہ ہے اور اس میں ٹی ایم اے اور ضلعی حکومتیں بھی شامل ہیں اور بعض جگہ جس طرح شاہ صاحب نے کہا ہے پرائیویٹ سیکٹر کے لوگ شامل ہیں۔انشاء اللہ اس پر ہم پالیسی بنائیں گے، اس کے لئے سخت پالیسی اور سخت ایکشن لینے کی ضرورت ہے۔انشاء اللہ ہم اس پر عمل کریں گے۔

جناب سپیکر: اس کا کوئی کورٹ آرڈر بھی ہے؟

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! قانون تو پہلے بھی موجود ہے بات صرف implementation کی ہے۔یہ implementation کروائیں، اپنے اپنے XEN کی fix responsibility کریں کیونکہ action should be taken against the person who is incharge of that. جو بھی XEN or SE ہے ان سے کہیں کہ وہ یہ surety دیں کہ فیکٹری یا کسی قسم کا گندا پانی نہری پانی میں نہیں ڈالا جائے گا۔

جناب شاہ رُخ ملک: جناب سپیکر! مجھے ایک منٹ اجازت دیں۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ضمنی سوال بہت ہو گئے ہیں۔میرے سوال کا وہ حصہ ابھی باقی رہ گیا ہے جس کے لئے میں یہ سوال اسمبلی floor پر لے کر آیا ہوں کہ منسٹر صاحب ہمیں

ensure کروادیں کہ کب تک اس پر کوئی positive step اٹھالیا جائے گا، کوئی کمیٹی بنادی جائے گی یا اس کی قانون سازی پر عملدرآمد کروادیا جائے گا۔ نہروں میں گرنے والے کیمیکل سے ملا فیکٹریوں کا گندہ پانی کب تک بند کردیا جائے گا۔ میرا یہ سوال ہے؟

جناب سپیکر: جی، قانون پر عملدرآمد کروانا ان کا کام ہے وہ کروائیں گے۔ اس میں کون سی ایسی بات ہے؟

چوہدری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس میں کوئی ٹائم دے دیں۔ دو، تین، چار کتنے مہینے لگیں گے؟

جناب سپیکر: نہیں، دو تین مہینے کی بات نہیں ہے وہ جلد کریں گے، جتنا بھی جلد ہو سکے گا۔

جناب شاہ رُخ ملک: جناب سپیکر! میں نے بھی اس حوالے سے تھوڑی سی بات کرنی تھی۔ میرے حلقے میں سے بھی جو اے پی برانچ 1L4L گزرتی ہے وہاں پر جتنے بھی قصبے ہیں، "مسافر خانہ" ہے، "خانقاہ شریف" ہے ان سب لوگوں کے گھروں کا اور وہاں پر جو چھوٹی فیکٹریاں لگی ہوئی ہیں ان سب کا پانی بھی ایک تو فصلوں کو خراب کر رہا ہے اور دوسرا زمینوں کو بنجر کر رہا ہے۔ ہمارے ملک کی ستر فیصد آبادی زراعت سے وابستہ ہے۔ جو لوگ نہروں میں گندہ پانی ڈال کر pollution create کر رہے ہیں ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور جرمانہ کیا جائے۔ ویسے بھی ملک میں آبادی بڑھ رہی ہے اور food crisis بھی بڑھ رہا ہے جس کی وجہ سے یہ سب کا مشترکہ معاملہ ہے۔ شکریہ

قائد حزب اختلاف (چوہدری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں منسٹر اریگیشن کو ایک تجویز دینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، چوہدری ظہیر الدین صاحب!

قائد حزب اختلاف (چوہدری ظہیر الدین خان): یہ جو شہروں کے اندر سے minors گزر رہے ہیں ان میں slug water ڈالا جا رہا ہے وہ جانور بھی پیتے ہیں اور brackish water areas کے اندر انسان بھی اس کو گھڑوں میں بھر کر لے جاتے ہیں اور پیتے ہیں تو یہ floor سے ایک administrative order فرمادیں کہ چیف انجینئرز ان کو دیکھیں اور جہاں پر یہ slug water پڑ رہا ہے اس کو منقطع کیا جائے۔ بس اتنی میری تجویز ہے۔

جناب سپیکر: جی، وہ کریں گے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! اگر وہ floor پر حکم فرما دیں کہ یہ عملدرآمد کروادیں گے تو مہربانی ہو گی۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی وقوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! اپوزیشن لیڈر صاحب نے جو بات کی ہے ان کی بات بہت مناسب ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ہم نے ملتان شہر میں پائپ اکھاڑ دیئے جو پانی نہر میں گر رہا تھا وہاں پر پانی پھیلنا شروع ہو گیا پھر ڈی سی او اور کمشنر نے request کی کہ ہمارے پاس کوئی حل نہیں ہے تو یہ سب بھی سامنے رکھنا پڑتا ہے لیکن ہم اس پر سخت ایکشن لیں گے اور جہاں تک ممکن ہوا اس پر عمل کروایا جائے گا اور پوری کوشش کی جائے گی کہ نہروں میں خاص طور پر گندہ، سیوریج یا کیمیکل کا پانی نہ گرایا جائے۔

جناب سپیکر: اب اگلا سوال میاں شفیع محمد صاحب کا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: .On his behalf (معزز خاتون ممبر نے میاں شفیع محمد کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! سوال نمبر 4106 ہے۔

بہاولنگر اور رحیم یار خان میں اوورسیئرز / سب انجینئرز کے تبادلوں کی تفصیلات

*4106: **میاں شفیع محمد:** کیا وزیر آبپاشی وقوت برقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ماہ جولائی 2009 میں صوبہ بھر میں کتنے اوورسیئرز / سب انجینئرز کے بین الاضلاعی تبادلہ جات کے احکامات جاری کئے گئے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ صرف دو اضلاع بہاولنگر اور رحیم یار خان میں 56 اوورسیئرز / سب انجینئرز کے بین الاضلاعی تبادلہ جات ہوئے؟

(ج) اگر جز (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو صرف مذکورہ دو اضلاع میں ہی ایسا کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی، وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی وقوت برقی (راجہ ریاض احمد):

(الف) ماہ جولائی 2009 میں صوبہ پنجاب میں محکمہ آبپاشی و برقی قوت میں کل 59 اوورسیئرز / انجینئرز کے بین الاضلاعی تبادلہ جات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ صرف بہاولپور اور رحیم یار خان میں 56اوورسیئرز/سب انجینئرز کے تبادلہ جات ہوئے بلکہ حقیقت یہ کہ بہاولپور اریگیشن زون میں جن سب انجینئرز کی مدت تعیناتی سرکل دس سال سے زیادہ بنتی تھی ان کے تبادلہ جات قواعد وضوابط کے مطابق کئے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

بہاولنگر کینال سرکل	19اوورسیئرز/سب انجینئرز
بہاولپور کینال سرکل	16اوورسیئرز/سب انجینئرز
رحیم یار خان کینال سرکل	21اوورسیئرز/سب انجینئرز
کل تعداد	56اوورسیئرز/سب انجینئرز

(ج) ۔ایضاً۔

محترمہ سیمل کامران: میں Honourable Minister سے یہ request کروں گی کہ اس کا جز(ب) پڑھ کر سُنا دیں۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آپ اس میں سے کیا پڑھانا چاہتی ہیں؟ جی، منسٹر صاحب!

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جی، یہ درست نہ ہے کہ صرف بہاولپور اور رحیم یار خان میں 56اوورسیئرز/سب انجینئرز کے تبادلہ جات ہوئے بلکہ حقیقت یہ کہ بہاولپور اریگیشن زون میں جن سب انجینئرز کی مدت تعیناتی سرکل دس سال سے زیادہ بنتی تھی ان کے تبادلہ جات قواعد وضوابط کے مطابق کئے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔ بہاولنگر کینال سرکل۔۔۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں نے یہ اس لئے پڑھوایا ہے کہ پھر منسٹر صاحب یہ نہ کہہ دیں کہ میرے پاس کوئی اور صفحہ ہے۔ اب میں Honourable Minister سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ according to my information tenure policy تین سال ہے کیا اریگیشن ڈیپارٹمنٹ میں قواعد وضوابط مختلف ہیں، آپ کے اریگیشن ڈیپارٹمنٹ میں کون سی tenure policy ہے؟ وہی ہے جو سب کے لئے ہے یا کوئی وکھری ٹائپ کی tenure policy ہے کیونکہ آپ نے یہاں پر جو پڑھا ہے اس کے مطابق یہ دس سال سے زیادہ بنتی ہے تو آپ کوئی favour تو نہیں دے رہے جبکہ tenure policy تین سال ہے۔ دس سال سے زیادہ والی کون سی پالیسی ہے جس پر آپ کے اریگیشن ڈیپارٹمنٹ نے یہ ٹرانسفرز کی ہیں؟

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی وقوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! پالیسی وہی ہے محترمہ نے غور سے نہیں پڑھا ہم نے بہاولنگر کینال سرکل کے جو انیس اوورسیئر ہیں یہ ضلعوں سے بدل کر دوسرے circles میں بھیج دیئے ہیں۔ ایک سرکل میں بھی ایک جگہ سے دوسری جگہ تبادلہ ہو سکتا ہے اس کے لئے تین سال ہی مدت ہے لیکن یہاں پر بہت مسئلہ تھا ان لوگوں نے اپنی اپنی ایک سٹیٹ بنائی ہوئی تھی اس لئے جو بہاولنگر سرکل کے تھے ان کو بہاولپور بھیجا جو بہاولپور کے تھے ان کو رحیم یار خان اور جو رحیم یار خان کے تھے ان کو بہاولنگر بھیجا۔ اس طرح سے محکمے میں بہتری کے لئے اور جو انہوں نے اپنی ایک سٹیٹ بنائی ہوئی تھی اس کو ختم کر کے administrative grounds پر solve کیا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں نے جو سوال کیا تھا اسی لئے پڑھوایا تھا کہ منسٹر صاحب اس سے پہلے کہ کسی اور ابہام یا confusion کا شکار ہو جائیں انہوں نے خود جز (ب) پڑھا ہے۔ سوال یہ تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ صرف دو اضلاع بہاولنگر اور رحیم یار خان میں چھپن اوورسیئرز / سب انجینئرز کے بین الاضلاعی تبادلہ جات ہوئے؟ اس کا انہوں نے جو جواب دیا ہے اس میں بھی آپ دیکھ لیں کہ majority انہی دونوں اضلاع کی ہے اس کی detail ان کے ڈیپارٹمنٹ نے جو دی ہے اس کے مطابق جو تیسرا ضلع ہے اس میں صرف فیصل آباد ہے جس میں تین اوورسیئر کے بین الاضلاعی تبادلے ہوئے ہیں اور اس کی وجہ انہوں نے tenure policy بتائی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ دس سال سے زیادہ ہو گئے ہیں اس لئے ہم نے یہ بین الاضلاعی تبادلے کئے ہیں تو tenure policy جو تمام سرکاری ملازمین کے لئے ہے وہ تین سال ہے۔ یہ کون سی پالیسی ہے جس کے تحت یہ تبادلے ہوئے ہیں؟ اس پالیسی کی وضاحت فرمائیں۔ آئیں بائیں شائیں نہ کریں۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی وقوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! مٹی پاؤ۔ جان دئیو کیہڑی گل اے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال کوئی جھوٹ موٹ میں نہیں پوچھا یا کسی سیاسی reconciliation کے تحت نہیں پوچھا، اس سے جمہوریت derail نہیں ہو رہی تو براہ کرم یہ اس کا جواب دیں اگر ان کو پتا ہے۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): مٹی پاؤ۔

جناب سپیکر: منڈا صاحب! ایسا نہ کیا کریں، آپ کی مہربانی۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! سرکل کے اندر جو tenure time ہے وہ دس سال ہے اور جو پنجاب حکومت کی ٹرانسفر پالیسی ہے وہ تین سال ہے لیکن اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے سرکل کے اندر tenure دس سال ہے اس لئے آپ کو confusion ہو رہی ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کون سی گورنمنٹ کے under آتا ہے مجھے صرف یہ بتادیں کیونکہ پنجاب گورنمنٹ کی جو policy tenure ہے وہ تین سال ہے، اریگیشن کی policy tenure دس سال ہے تو یہ کون سی حکومت کے under آتا ہے۔ یہ پلیز مجھے بتادیں۔

جناب سپیکر: ہر محکمے کی اپنی اپنی پالیسی ہوتی ہو گی۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! کیا ہر محکمے کی اپنی اپنی پالیسی ہوتی ہے، حکومت کی policies محکمے follow کرتے ہیں یا محکمے کی پالیسی حکومت follow کرتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، بتائیں۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! اگر ان کو سمجھ نہ آئے تو مجھے بتائیں کہ میں ان کو کس طرح سے سمجھاؤں؟

جناب سپیکر: سمجھانا پڑے گا۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب والا! میں کوشش کرتا ہوں کہ ان کو سمجھ آ جائے۔ اب اگر یہ میری بات غور سے سن لیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب والا! آپ میری بات تو سنیں۔

جناب سپیکر: ان کو اب بولنے دیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب والا! منسٹر صاحب ہر سوال کے جواب میں اس طرح کی language use کرتے ہیں، یہ ہاؤس کا ٹائم ضائع کرتے ہیں اگر یہ Honourable Minister ہیں تو ہم بھی Honourable Minister ہیں۔ یہ اس طرح سے ہمیں humiliate کرتے ہیں، میں ان کی اس language اور attitude کے خلاف walkout کرتی ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: کیا زبان انہوں نے استعمال کی ہے؟

محترمہ سیمل کامران: نہیں، .Sir! This is too much

جناب سپیکر: ہم نے تو ان کی کوئی ایسی زبان نہیں سنی ہے۔

محترمہ سیمل کامران: نہیں، .This is not fair جب بھی کسی Honourable Member کے لئے جواب نہیں آتا۔۔۔

جناب سپیکر: کون سی زبان انہوں نے استعمال کی ہے؟

محترمہ سیمل کامران: ان کو سمجھ نہیں آتی تو یہ چوں چوں کرتے ہیں۔ What kind of language is this sir! یہ ہاؤس ہے۔ میں ان کے روّیہ کے خلاف walkout کرتی ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز خاتون ممبر محترمہ سیمل کامران ایوان سے واک آؤٹ کر گئیں)

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ ایسے نہ کریں۔ ڈاکٹر صاحبہ ان کو لائیں۔ چودھری صاحب! جلدی سے ان کو بلائیں، ٹائم ضائع ہو رہا ہے۔ آ جائیں، آ جائیں۔ معزز ممبر صاحبہ! آ جائیں۔ ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ! آپ جائیں اور ان کو منا کر لے آئیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب والا! ہماری اجتماعی طور پر آپ سے یہ درخواست ہو گی کہ محترم راجہ صاحب پارلیمانی زبان میں بات کیا کریں تاکہ ہاؤس کا ماحول ٹھیک رہے۔ اب وہ مسکرا رہے ہیں، ہنس رہے ہیں۔ آپ caution کر دیں، ہمارے لئے تو آپ کی تاکید ہی کافی ہے۔

جناب سپیکر: جی، میں سینئر منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ ذرا decorum کا خیال رکھا جائے۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب والا! آپ کی re-assurance کا شکریہ

جناب سپیکر: جی آپ ان کو لے آئیں۔

(اس مرحلہ پر ڈاکٹر سامیہ امجد معزز ممبر محترمہ سیمل کامران کو منا کر ہاؤس میں واپس لے آئیں)

جناب سپیکر: مہربانی! Welcome back! اب اس کا کیا کیا جائے، اس سوال کو چھوڑ دیا جائے؟

محترمہ سیمل کامران: جناب والا! آپ کا حکم ہے، اس سوال کو چھوڑ دیا جائے۔

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی وقوت برقی(راجہ ریاض احمد): جناب والا! میں اس کا جواب دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، جواب دے دیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب والا! میں آپ کے کہنے پر آگئی ہوں لیکن میں نے جواب نہیں لینا۔

جناب سپیکر: نہیں، جواب تو لے لیں۔

محترمہ سیمل کامران: نہیں، جناب! میں نے جواب نہیں لینا۔

جناب سپیکر: وہ جواب دینا چاہتے تھے۔

محترمہ سیمل کامران: نہیں، میں ان سے جواب لینا ہی نہیں چاہتی۔اب یہ سوال House کی property ہے اگر کوئی اوراس پر ضمنی سوال کرنا چاہتا ہے۔He or she is most welcome.

جناب سپیکر: چلیں، ابھی محترمہ غصے میں ہیں۔اس کو چھوڑ دیں۔جی، چودھری محمد اسد اللہ صاحب!

مہر اشتیاق احمد: On his behalf.(معزز ممبر نے چودھری محمد اسد اللہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

جناب سپیکر: جی، مہر اشتیاق صاحب!

مہر اشتیاق احمد: سوال نمبر 4138 ہے۔

ہیڈ تریموں ضلع جھنگ پر ٹول ٹیکس کی وصولی کی تفصیلات

*4138: **چودھری محمد اسد اللہ:** کیا وزیر آبپاشی وقوت برقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہیڈ تریموں ضلع جھنگ پر ٹول ٹیکس لگایا گیا ہے، اگر ہاں تو کب ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہیڈ سے گزرنے والی ہر گاڑی سے ٹول ٹیکس وصول کیا جاتا ہے اگر ہاں تو اس کی شرح کیا ہے ؟

(ج) کیا محکمہ مذکورہ ٹول ٹیکس خود وصول کر رہا ہے اگر ہاں تو کب سے ؟

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی وقوت برقی(راجہ ریاض احمد):

(الف) درست ہے کہ حکومت ہیڈ تریموں ضلع جھنگ سے یکم جولائی 1995 سے ٹول ٹیکس کی وصولی کر رہی ہے۔

(ب) درست ہے کہ ہیڈ تریموں سے گزرنے والی ہر گاڑی سے ٹول ٹیکس وصول کیا جاتا ہے لیکن مسلح افواج، صدارتی، گورنر ہاؤس، فلیگ کارز، پولیس پٹرولنگ، فائر فائٹنگ، محکمہ ہیلتھ، سوشل سکیورٹی ادارے، ریڈ کراس اداروں اور محکمہ آبپاشی کی ملکیتی گاڑیاں ٹول ٹیکس کی ادائیگی سے مستثنیٰ ہیں۔دیگر گاڑیوں کی ٹول ٹیکس کی وصولی کی شرح درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	گاڑیوں کی اقسام	نرخ فی پھیرا (روپے)
1	بس	40/-
2	ٹرک 6 وہیل	50/-
3	ٹرک / ٹرک ٹرالہ (ملٹی ایکسل 6 وہیل تا 10 وہیل)	50/-
4	بڑی گاڑیاں (10 وہیل سے زیادہ)	100/-
5	ٹریکٹر مع سنگل ایکسل ٹرالی	
	(الف) برائے استعمال زرعی مقاصد و خالی	05/-
	(ب) برائے استعمال کمرشل مقاصد	20/-
6	ٹریکٹر مع دو ایکسل ٹرالی	
	(الف) برائے استعمال زرعی مقاصد و خالی	10/-
	(ب) برائے استعمال کمرشل مقاصد	20/-
7	منی بس، ویگن، کمرشل وین، پک اپ	20/-
8	کار، جیپ، پک اپ، وین، ٹیکسی کار، ٹریکٹر بغیر ٹرالی	10/-
9	علاقہ کے رہائشی افراد کی ملکیتی کار، جیپ، پک اپ بغیر کمرشل مقاصد کے لئے	125/- ماہوار
10	رکشہ، سکوٹر، موٹر سائیکل، بیل گاڑی	فری (Free)

(ج) ٹول ٹیکس کی وصولی کے لئے ہر نئے مالی سال یکم جولائی تا تیس جون کی مدت کے لئے خواہش مند پارٹیوں سے بذریعہ تشہیر قومی اخبارات ٹینڈرز وصول کئے جاتے ہیں۔سب سے زیادہ بولی/پیشکش کرنے والے کو تمام ضوابط و قوانین کی تکمیل کے بعد ٹول ٹیکس پوسٹ کا قبضہ دے دیا جاتا ہے۔ناکامی کی صورت میں محکمہ اپنے اہل کاروں کے ذریعے خود وصول کرتا ہے۔اور یہ طریق کار 1995 سے لاگو ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

مہر اشتیاق احمد: جناب والا! جز(ج) کے اندر سوال یہ تھا کہ کیا محکمہ مذکورہ ٹول ٹیکس خود وصول کر رہا ہے، اگر ہاں تو کب سے؟ اس کا جواب میری سمجھ میں تو نہیں آیا؟

جناب سپیکر: آپ سمجھنے کی تو کوشش کریں۔

مہر اشتیاق احمد: تو پھر یہ سمجھا دیں۔

جناب سپیکر: جز(ج) "ٹول ٹیکس کی وصولی کے لئے ہر نئے مالی سال یکم جولائی تا تیس جون کی مدت کے لئے خواہش مند پارٹیوں سے بذریعہ تشہیر قومی اخبارات ٹینڈرز وصول کئے جاتے ہیں۔ سب سے زیادہ بولی /پیشکش کرنے والے کو تمام ضوابط و قوانین کی تکمیل کے بعد ٹول ٹیکس پوسٹ کا قبضہ دے دیا جاتا ہے۔ ناکامی کی صورت میں محکمہ اپنے اہل کاروں کے ذریعے خود وصول کرتا ہے اور یہ طریق کار 1995 سے لاگو ہے۔" اس میں اب آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟

مہر اشتیاق احمد: جناب والا! اس میں جو سوال تھا وہ یہ ہے کہ کیا محکمہ مذکورہ ٹول ٹیکس خود وصول کر رہا ہے یعنی آج کل کر رہا ہے اگر ہاں تو کب سے؟ انہوں نے یہ بتایا کہ وصول کر رہا ہے اور نہ ہی یہ بتایا ہے کہ نہیں کر رہا اور ایک general سی بات بتا دی گئی ہے کہ اگر ٹینڈر نہیں ہوتا تو پھر محکمہ خود وصول کرتا ہے۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! اگر اجازت دیں تو میں عرض کر دوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! اس کا ٹھیکہ دیا جاتا ہے اور اس کا competition کرایا جاتا ہے 2009-10 میں رانا محمد یوسف ولد غلام محمد کے نام bid ہوئی تھی جس کی مالیت تھی 4 کروڑ 93 لاکھ 786 روپے اس سے تمام رقم وصول کر لی گئی ہے اور جب اس کا tenure ختم ہو گا تو پھر دوبارہ اس کی نیلامی کی جائے گی اور اس نیلامی میں جو سب سے زیادہ bid دے گا اس کو یہ allot کی جائے گی۔

مہر اشتیاق احمد: جناب والا! جواب تو یہی آنا چاہئے تھا، پالیسی تو نہیں بیان ہونی چاہئے تھی۔ یہاں پر تو یہی لکھا ہے کہ کیا محکمہ ٹول ٹیکس خود وصول کرتا ہے اور اگر کرتا ہے تو ہاں، نہیں تو اس کا جواب "نہیں" میں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: چلیں، انہوں نے تو اس کی تفصیل بھی بتا دی ہے اس میں مضائقہ کیا ہے؟ یہ بتائیں اگر وہ تفصیل نہ بتاتے تو پھر آپ نے پکڑ لینا تھا۔ اگلا سوال محترمہ طلعت یعقوب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں اس لئے ان کا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ ابھی وقفہ سوالات ختم ہونے میں پانچ منٹ باقی ہیں۔ اگلا سوال خواجہ محمد اسلام صاحب کا ہے۔

خواجہ محمد اسلام: جناب سپیکر! سوال نمبر 4270 ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

پنجاب میں سمال ڈیمز بنانے کی تفصیلات

*4270: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں اس وقت کتنے سمال ڈیم کس کس جگہ بنائے جا رہے ہیں ان کے نام کیا ہیں؟

(ب) ان ڈیموں کی تعمیر کے لئے 10-2009 کے بجٹ میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے تفصیل علیحدہ علیحدہ منصوبہ وائز بتائیں؟

(ج) ان ڈیموں کی تعمیر کا کتنے فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور کتنے فیصد بقایا ہے؟

(د) ان ڈیموں میں پانی کی سٹوریج کپیسٹی کتنی ہو گی، تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(ہ) ان سے کتنے ایکڑ رقبہ کس کس ضلع کا سیراب ہو گا؟

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد):

(الف) پنجاب میں اس وقت 12 سمال ڈیمز تعمیر کئے جا رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سمال ڈیم	جگہ (ضلع)	سمال ڈیم	جگہ (ضلع)
دھرابی ڈیم	چکوال	سنوال ڈیم	چکوال
ڈھوک ہم ڈیم	چکوال	منڈی ڈیم	چکوال
ڈھوک جھنگ	چکوال	اتھوال، لکھوال	چکوال
حاجی شاہ ڈیم	اٹک	شہباز پور ڈیم	اٹک
سدریال ڈیم	اٹک	تاجہ بارہ ڈیم	اٹک
اگھان ڈیم	راولپنڈی	چراہ ڈیم	اسلام آباد

(ب) ان ڈیموں کی تعمیر کے لئے 10۔2009 کے بجٹ میں رکھی گئی رقوم کی تفصیل درج ذیل ہے:

ڈیموں کے نام	مختص رقم (ملین)
دھرابی ڈیم، سنوال ڈیم	39.70
ڈھوک ہم ڈیم، منڈی ڈیم، ڈھوک جھنگ، اتھوال ڈیم	150.00
حاجی شاہ ڈیم	76.748
شہباز پور ڈیم، سدریال ڈیم، تاجہ بارہ ڈیم	104.346
اگھان ڈیم	176.650
چراہ ڈیم	433.00

(ج) ان سمال ڈیموں کی تعمیر اور کام کی صورتحال کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سمال ڈیم	(جتنے فیصد کام ہو چکا ہے)	(جتنے فیصد کام بقایا ہے)
دھرابی ڈیم	70	30
ڈھوک ہم ڈیم	70	30
ڈھوک جھنگ	70	30
حاجی شاہ ڈیم	55	45
سدریال ڈیم	80	20
اگھان ڈیم	82	18
سنوال ڈیم	70	30
منڈی ڈیم	70	30
اتھوال، لکھوال	70	30
شہباز پور ڈیم	75	25
تاجہ بارہ ڈیم	60	40
چراہ ڈیم	ڈیزائن کے مراحل میں	

(د) ان سمال ڈیموں میں پانی کی سٹوریج کپیسٹی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سمال ڈیم	سٹوریج (کپیسٹی) ایکڑ فٹ	سمال ڈیم	سٹوریج (کپیسٹی) ایکڑ فٹ
دھرابی ڈیم	73000	سنوال ڈیم	2650
ڈھوک ہم ڈیم	8000	منڈی ڈیم	450
ڈھوک جھنگ	2650	اتھوال، لکھوال	18000
حاجی شاہ ڈیم	1600	شہباز پور ڈیم	3500
سدریال ڈیم	1344	تاجہ بارہ ڈیم	1500
اگھان ڈیم	8100	چراہ ڈیم	ڈیزائن کے مراحل میں

(ہ) ان سمال ڈیموں سے جتنا رقبہ سیراب ہوتا ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سمال ڈیم	آبپاش رقبہ (ایکڑ)	سمال ڈیم	آبپاش رقبہ (ایکڑ)
دھرابی ڈیم	6400	سنوال ڈیم	7500
ڈھوک ہم ڈیم	1230	منڈی ڈیم	400
ڈھوک جھنگ	1070	اتھوال، لکھوال	3500
حاجی شاہ ڈیم	1520	شہباز پور ڈیم	1260
سدریال ڈیم	825	تاجہ بارہ ڈیم	1300
اگھان ڈیم	3000	چراہ ڈیم	15 ملین گیلن

یومیہ پانی کی سپلائی راولپنڈی، اسلام آباد

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

خواجہ محمد اسلام: جناب والا! ان کے پاس محکمے کی طرف سے 9۔اکتوبر 2009 کو جواب آیا ہے۔ جز (ج) میں انہوں نے کہا ہے کہ مختلف جو ڈیمز ہیں دھرابی ڈیم، ڈھوک ہم ڈیم، ڈھوک جھنگ، حاجی شاہ، سدریال اور اگھان ڈیم، سنوال ڈیم، منڈی ڈیم، اتھوال ڈیم، شہباز پور ڈیم، تاجہ بارہ ڈیم، چراہ ڈیم میں یہ کہنا چاہوں گا کہ جو 18 فیصد کام 9۔اکتوبر 2009 کو بقایا تھا وہ آج کتنا بقایا ہے، آج کیا پوزیشن ہے؟

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ان کے آگے تفصیل دی ہوئی ہے کہ کتنے فیصد کام ہو گیا ہے، کام بھی وہاں پر ہو رہا ہے۔ مجھے اس کا exact تو نہیں پتا لیکن 85 اور 90 فیصد کے قریب قریب کام ہو چکا ہے۔

خواجہ محمد اسلام: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ 9۔اکتوبر 2009 کو اس کا جواب آیا ہے۔

جناب سپیکر: وہ اس کی latest position پوچھ رہے ہیں۔

خواجہ محمد اسلام: میں پوچھ رہا ہوں کہ آج اس کی پوزیشن کیا ہے؟

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! جس طرح انہوں نے سوال پوچھا ہے کہ دھرابی ڈیم پر 90 فیصد کام ہو گیا ہے، ڈھوک ہم ڈیم پر 74 فیصد، ڈھوک جھنگ 74، حاجی شاہ ڈیم 55 فیصد کام ہو گیا ہے، سدریال 58 فیصد کام ہو گیا ہے، اگھان 88 فیصد کام ہو گیا ہے، سنوال 95 فیصد کام ہو گیا ہے منڈی ڈیم 74 فیصد کام ہو گیا ہے، اتھوال ڈیم 74 فیصد کام ہو گیا ہے، شہباز پور ڈیم 58 فیصد کام ہو گیا ہے، تاجہ بارہ ڈیم 58 فیصد کام ہو گیا ہے، چراہ ڈیم ابھی ڈیزائن کے مراحل میں ہے۔

خواجہ محمد اسلام: جناب والا! یہ تاجہ بارہ ڈیم کے بارے میں 60 فیصد تو 2009 میں تھا اور آج 2009 میں یہ 58 فیصد ہو گیا ہے کیا اس میں سے 2 فیصد کام نکال دیا گیا ہے؟ (قہقہے)

جناب سپیکر: بتائیں جی، راجہ صاحب!

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ہم نے جو جواب آپ کو بھیجا تھا اس میں 60 فیصد لکھا تھا اور ابھی مجھے محکمہ کی طرف سے جو fresh copy دی گئی ہے اس میں واقعی ہی 58 فیصد ہے۔ میرے خیال میں لکھنے میں کوئی غلطی لگی ہے میں اس کو check کر کے ابھی آپ کو بتا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، اس کی correction کروا دیں۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب والا! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

منیانوالہ مائنر ضلع ننکانہ صاحب کی سالانہ بھل صفائی

*310: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) منیانوالہ مائنر ضلع ننکانہ صاحب کی سالانہ بھل صفائی کے لئے 2002 سے آج تک کتنی رقم خرچ کی گئی ہے تفصیل سال وار فراہم کریں؟

(ب) اس راجباہ کا منظور شدہ پانی کتنا ہے اور اس وقت مذکورہ مائنر میں کتنا پانی چھوڑا جا رہا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس راجباہ میں کم مقدار میں پانی فراہم کیا جا رہا ہے، ٹیل پر واقع چکوک کے کاشتکاروں کو پانی نہیں مل رہا ہے، جس کی وجہ سے ان کی سینکڑوں ایکڑ پر کھڑی فصلیں تباہ ہو رہی ہیں؟

(د) کیا حکومت اس راجباہ کی بھل صفائی کروانے اور اس کا پانی ٹیل تک پہنچانے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

سینئر وزیر/وزیرآبپاشی وقوت برقی(راجہ ریاض احمد):

(الف) منیانوالہ مائنر، ضلع ننکانہ صاحب کی سالانہ بھل صفائی کے لئے 2002 سے آج تک سال وار تفصیل خرچ درج ذیل ہے:

مالی سال	خرچہ (روپے)
2001-02	94103
2002-03	--------
2003-04	97606
2004-05	-------
2005-06	137522
2006-07	94670
2007-08	----
2008-09	172646
2009-10	158247

(ب) اس راجباہ کا منظور شدہ پانی 33 کیوسک ہے اس کے مطابق پانی راجباہ میں چھوڑا جارہا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ منیانوالہ مائنر ششماہی ہے اور دوران خریف سیزن ڈیزائن کے مطابق پانی ٹیل پر پہنچتا رہا ہے اور ٹیل پر واقع چکوک کے کاشتکاروں کو کوئی نقصان نہ ہوا۔

(د) اس راجباہ کی بھل صفائی کروانے کے لئے موجودہ مالی سال میں 19,5000 کی رقم مختص کردی گئی ہے اور ٹیل پر پانی ڈیزائن کے مطابق پہنچ رہا ہے۔

ضلع میانوالی اور خوشاب میں لفٹ اریگیشن سکیم کا آغاز و دیگر تفصیلات

*918: **ملک محمد جاوید اقبال اعوان:** کیا وزیر آبپاشی وقوت برقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لفٹ اریگیشن سکیم ضلع میانوالی اور خوشاب کے لئے کب شروع کی گئی، اس پر جب سے شروع ہوئی ہے ہر سال کتنا خرچ کیا جاتا ہے، پچھلے تمام سالوں کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے اور آج تک اس پر کتنے اخراجات آچکے ہیں، ابھی تک ان کو مکمل کیوں نہیں کیا گیا؟

(ب) آج تک اس سے عوام کو کیا فائدہ پہنچا ہے اور کتنی زمین پر کاشت کی جاتی ہے اس سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) لفٹ اریگیشن سکیم کب تک مکمل ہو گی، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی وقوت برقی(راجہ ریاض احمد):

(الف) ضلع میانوالی اور خوشاب میں لفٹ اریگیشن سکیم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام سکیم	تاریخ آغاز	تکمیل	خرچہ(ملین روپے)
1	مہاڑ لفٹ اریگیشن سکیم "اے"	12۔09۔1990	2003۔04	55.442
2	مہاڑ لفٹ اریگیشن سکیم "بی"	09۔05۔1993	2nd Revised (PC-1) ڈیزائن میں ضروری تبدیلی کی وجہ سے PC-1 کو Revise کرنا پڑا جو کہ منظوری کے مراحل میں ہے اور بعد ازاں منظوری اور فنڈ کی دستیابی پر یہ سکیم مکمل کر دی جائے گی۔	141.600

(ب)

(1) مہاڑ لفٹ اریگیشن سکیم(الف) سے ضلع میانوالی کا تقریباً 8 ہزار ایکڑ اور ضلع خوشاب کا تقریباً انیس ہزار ایکڑ رقبہ کاشت ہو رہا ہے جس سے ان اضلاع کے عوام کی معاشی حالت بہتر ہوئی ہے۔

(2) اور مہاڑ لفٹ اریگیشن سکیم (بی) سے ضلع خوشاب کا تقریباً 18 ہزار 8 سو ایکڑ رقبہ کاشت ہوگا جس سے ضلع کے عوام کی معاشی حالت بہتر ہو گئی۔

(ج) وضاحت جز(الف) میں کر دی گئی ہے۔

ضلع سیالکوٹ میں انہار، مائنرز اور راجباہوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3128: رانا آصف محمود: کیا وزیر آبپاشی وقوت برقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سیالکوٹ میں واقع انہار، مائنرز اور راجباہوں کے نام کیا ہیں؟

(ب) ان سے کتنے ایکڑ رقبہ آبپاش ہوتا ہے تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ دیں؟

(ج) ان کا منظور شدہ پانی کتنے کیوسک ہے، تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ دیں؟

(د) ان کی سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران دیکھ بھال اور مرمت پر سالانہ کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(ہ) ان کی بھل صفائی پر ان سالوں کے دوران کتنی رقم خرچ ہوئی؟

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی وقوت برقی(راجہ ریاض احمد):

(الف) ضلع سیالکوٹ میں واقع انہار کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ بی آر بی ڈی لنک کینال 2۔ اپر چناب کینال

3۔ مرالہ راوی لنک کینال 4۔ مین لائن لوئر کینال

ضلع سیالکوٹ میں واقع راجباہ اور مائنرز کے نام، آبپاش رقبہ اور منظور شدہ پانی کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جواب جز(الف) میں دے دیا گیا ہے۔

(ج) جواب جز(الف) میں دے دیا گیا ہے۔

(د) مالی سال 08۔2007 اور 09۔2008 کے دوران دیکھ بھال اور مرمت پر خرچ کی جانے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	اخراجات
2007-08	5.988ملین
2008-09	8.624ملین

(ہ) بھل صفائی پر مذکورہ سالوں میں ہونے والے اخراجات درج ذیل ہیں۔

سال	اخراجات
2007-08	0.382000ملین
2008-09	0.213ملین

تحصیل لیہ کے مواضعات اور زرخیز زرعی اراضی دریائی کٹاؤ کی زد میں آنے کی تفصیلات

*3485: جناب افتخار علی کھیتران المعروف بابر خان: کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل لیہ کے مواضعات سمرا نشیب شمالی جنوبی موضع لوہانچ، موضع ڈلو و دیگر مواضعات مسلسل دریائے سندھ کے بدلتے رخ اور دریائی کٹاؤ کی زد میں ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب تک بہت سی آبادیاں اور زرخیز زرعی اراضی دریا کی زد میں آچکی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ صورتحال حکومتی مؤثر توجہ اور اقدامات کی متقاضی ہے اگر ضرورت ہے تو کب تک حکومتی تحفظاتی اقدام عمل میں لائے جائیں گے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمایا جائے؟

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی وقوت برقی(راجہ ریاض احمد):

(الف) یہ درست ہے کہ تحصیل لیہ کے مواضعات سمرانشیب موضع چانڈیہ، موضع نکجال، موضع لویانج، موضع ڈلواور دیگر موضع جات مسلسل دریائی کٹاؤ کا شکار ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ اب تک ہزاروں ایکڑ زمین اور آبادیاں دریا بُرد ہوچکی ہیں اور ہر سال فصلیں تباہ ہوجاتی ہیں۔سڑکیں سولنگ وغیرہ بھی کٹاؤ کا شکار ہیں۔

(ج) محکمہ آبپاشی نے دریا کے مکمل سروے پر محکمہ کے شعبہ ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور نے جنوری 2010 میں ماڈل سٹڈی رپورٹ IRR-1240 مرتب کی جس کی بناء پر PC-1 بابت حفاظتی اقدامات گاؤں و دیہات (بستی شاد و خان تا بستی جکھڑ) اور انفراسٹرکچر بسلسلہ کٹاؤ برائے سندھ ضلع لیہ تخمینہ لاگت 457.517 ملین روپے تیار کرکے وفاقی حکومت کو مورخہ 27-07-2010 کے تحت CDWP کو منظوری کے لئے بھیج دیا گیا PC-1 اس وقت فیڈرل فلڈ کمیشن اسلام آباد میں زیر کارروائی ہے مجاز اتھارٹی کی منظوری اور فنڈز کی دستیابی کے بعد موقع پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

تحصیل گوجر خان میں ڈیم بنانے کی تفصیلات

*4146: محترمہ طلعت یعقوب: کیا وزیر آبپاشی وقوت برقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کرنب چیک ڈیم جو کہ 1960-61 میں تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی میں بنا تھا اب silt سے بھر گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کرنب چیک ڈیم کے نیچے اوگاہوں گاؤں کے قریب ایک سمال ڈیم بنانے کی proposal زیر غور ہے اور اس کا سروے وغیرہ بھی ہوچکا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک مذکورہ ڈیم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے نیز کیا اس کے لئے کوئی فنڈز وغیرہ رکھے گئے ہیں؟

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی وقوت برقی(راجہ ریاض احمد):

(الف) درست نہ ہے۔محکمہ نے تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی میں کوئی چیک ڈیم نہیں بنایا۔

(ب) درست ہے اوگاہوں گاؤں کے قریب اوگاہوں ڈیم زیر تعمیر ہے جس کا تخمینہ لاگت 509 ملین روپے ہے اور اس ڈیم کا تقریباً 88 فیصد تعمیراتی کام مکمل ہو چکا ہے یہ ڈیم اس سال مکمل ہو جائے گا۔

(ج) جواب جز بالا میں دے دیا گیا ہے۔

ضلع فیصل آباد محکمہ آبپاشی کے دفاتر کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4284: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ آبپاشی کے کتنے دفاتر کس کس جگہ قائم ہیں، ان دفاتر کے سربراہوں کے نام، عہدہ، گریڈ بتائیں؟

(ب) ضلع فیصل آباد کی حدود میں محکمہ کے کتنے ریسٹ ہاؤسز کس کس جگہ ہیں، ہر ریسٹ ہاؤس کتنے رقبہ پر اور کتنے کمروں پر مشتمل ہے؟

(ج) ان ریسٹ ہاؤسز کے سال 08۔2007 اور 09۔2008 کے اخراجات بتائیں؟

(د) یہ ریسٹ ہاؤسز کن مقاصد کے لئے بنائے گئے ہیں؟

(ہ) ان میں کتنے ریسٹ ہاؤسز کی عمارات خستہ حالت میں ہیں؟

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ آبپاشی کے کل دفاتر، ان کے سربراہوں کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع فیصل آباد کی حدود میں محکمہ آبپاشی کے کل 34 ریسٹ ہاوسز ہیں ان کی جگہ، رقبہ، کمروں کی تعداد کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ آبپاشی کے ان ریسٹ ہاوسز کے 08۔2007 اور 09۔2008 کے اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یہ ریسٹ ہاوسز قیام پاکستان سے قبل کے تعمیر ہیں جن کو محکمہ آبپاشی کے افسران دوران انسپکشن ٹھہرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ نیز صوبائی و وفاقی حکومت کے افسران بھی ان میں قیام کر سکتے ہیں جس کا ان سے کرایہ وصول کیا جاتا ہے۔

(ہ) محکمہ آبپاشی کے جن ریسٹ ہاؤسز کی عمارات خستہ حالت میں ہے ان کے نام و تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سرگودھا سے گزرنے والے دریاؤں پر بند بنانے کی تفصیلات

*4310 محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر آبپاشی وقوت برقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سرگودھا میں کون کون سے دریا بہتے ہیں؟

(ب) مالی سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران ان دریاؤں پر ضلع سرگودھا کی حدود میں کس کس جگہ حفاظتی بند بنائے گئے؟

(ج) ان کا تخمینہ لاگت بتائیں؟

(د) ہر سال مذکورہ ضلع کا کتنے ایکڑ رقبہ دریا برد ہو رہا ہے؟

(ہ) حکومت اس ضلع میں مزید کس کس جگہ حفاظتی بند بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی وقوت برقی (راجہ ریاض احمد):

(الف) ضلع سرگودھا میں دریائے چناب اور جہلم بہتے ہیں۔

(ب) مالی سال 08۔2007 اور 09۔2008 کے دوران ان دریاؤں پر ضلع سرگودھا کی حدود میں کوئی نیا حفاظتی بند نہیں بنایا گیا۔

(ج) کوئی نیا بند نہیں بنایا گیا اس لئے تخمینہ لاگت نہیں ہے۔

(د) متعلقہ محکمہ نہ ہے۔

(ہ) حکومت ضلع سرگودھا میں ان دریاؤں پر کوئی نیا حفاظتی بند بنانے کا ارادہ نہیں رکھتی ہے۔

ضلع سرگودھا میں راجباہ، مائنرز اور انہار کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4311: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر آبپاشی وقوت برقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سرگودھا میں کون کون سے راجباہ، مائنرز اور انہار ہیں ان کے نام اور ان کا منظور شدہ پانی کتنا ہے؟

(ب) کون کون سی انہار، مائنرز، راجباہ پختہ ہیں اور کون کون سے ابھی پختہ نہ کئے گئے ہیں؟

(ج) مالی سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران اس ضلع میں پختہ کردہ انہار، مائنرز، راجباہ کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(د) اس وقت کون کون سے منصوبہ جات پر کام جاری ہے، نیز یہ کب تک مکمل ہوں گے ؟

(ہ) مزید آئندہ حکومت کون کون سے مائنرز، راجباہ جات پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد):

(الف) ضلع سرگودھا کی حدود میں جاری شدہ انہار، مائنرز اور راجباہ کی تفصیل (Annexure-A1, A2, A3, A4) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل (Annexure-A1,A2,A3,A4) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مالی سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران پختہ کی جانے والی انہار کی تفصیل درج ذیل ہے۔ کڑانہ ڈویژن ایل جے سی سرگودھا تفصیل (Annexure-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

شاہپور ڈویژن ایل جے سی سرگودھا میں

نمبر شمار	نام نہر	تخمینہ لاگت (ملین روپے)
1۔	نبہ راجباہ برجی 0تا46500 ٹیل	31.407
2۔	لوہر صدر راجباہ 1745تا6975	3.902
3۔	مظفر آباد مائنرز برجی 0تا5250	1.937
4۔	رکھ میانی راجباہ برجی 0تا19000 ٹیل	10.476
5۔	ودھن مائنرز برجی 0تا23900	12.291

(د) سرگودھا / شاہپور اور رسول ڈویژن ایل جے سی سرگودھا میں تاحال اس وقت کسی بھی منصوبہ پر کوئی کام جاری نہ ہے جبکہ کڑانہ ڈویژن ایل جے سی سرگودھا کی تفصیل (Annexure-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) حکومت آئندہ جن راجباہ کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

رسول ڈویژن

1۔ پکھووال ڈسٹی
2۔ دھوری ڈسٹی
3۔ سالم ڈسٹی
4۔ فتح پور ڈسٹی
5۔ چبہ ڈسٹی

سرگودھا ڈویژن

تفصیل (Annexure-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

شاہپور ڈویژن

1۔ ودھن راجباہ برجی23900تا3100ٹیل

2۔ جلال مائنز برجی61264تا68400ٹیل

3۔ ڈھل راجباہ برجی0تا17560ٹیل

4۔ وجھی راجباہ برجی0تا5000ٹیل

نہر نوبہار ملتان برجی نمبر95اور96پر پشتہ ٹوٹنے کی تفصیلات

*4328: جناب عبدالوحید چودھری: کیاوزیرآبپاشی وقوت برقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیایہ درست ہے کہ نہر نوبہار ملتان کی برجی نمبر95اور96پر پشتہ ٹوٹنے کی وجہ سے متعدد علاقہ جات زیرآب آگئے؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ اس نہر کے کمزور پشتہ کے بارے میں اہلیان علاقہ نے متعدد دفعہ متعلقہ سرکاری ملازمین کو مطلع کیامگرانہوں نے اس سلسلہ میں کوئی ایکشن نہ لیا؟

(ج) کیایہ بھی درست ہے کہ اس نہر کے پشتہ ٹوٹنے کی وجہ سے بیوہ کالونی اور فاطمہ جناح ہاؤسنگ سکیم کے علاوہ متعدد دیہات کے سینکڑوں مکانات منہدم ہوگئے؟

(د) کیاحکومت متاثرین کی مالی امداد کرنے اور ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کاارادہ رکھتی ہے،اگرنہیں تواس کی وجوہات کیاہیں؟

سینئر وزیر/وزیرآبپاشی وقوت برقی(راجہ ریاض احمد):

(الف) یہ درست ہے کہ مورخہ 22۔ستمبر 2009 کو ملتان برانچ (نوبہار) برجی 96۔95کے درمیان بائیں طرف کے کنارہ ٹوٹنے کی وجہ سے299.56ایکڑرقبہ زیرآب آیاتھا۔

(ب) یہ نہر کمزور کنارے ہونے کی وجہ سے نہ ٹوٹی ہے بلکہ واسا ملتان کے زیرزمین60انچ قطرکے سیور پائپ کی وجہ سے ٹوٹی تھی۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔نہر ٹوٹنے کی وجہ سے کوئی خاص مالی وجانی نقصان نہ ہواہے۔

(د) جوابات جزہائے بالاکی روشنی میں کسی قسم کی کوئی مزید کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔

تحصیل چونیاں،قابل کاشت رقبہ ودیگر تفصیلات

*4345: شیخ علاؤالدین: کیاوزیرآبپاشی وقوت برقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل چونیاں میں قابل کاشت رقبہ کتنا ہے اور کتنے رقبہ کو نہری پانی میسر ہے نیز کتنے کیوسک پانی مہیا کیا جارہا ہے اور کتنے کیوسک پانی کی کمی ہے؟
(ب) اگر نہری پانی کی کمی ہے تو مطلوبہ ضرورت کو پورا کرنے کے لئے حکومت کوئی اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی وقوت برقی (راجہ ریاض احمد):

(الف) تحصیل چونیاں میں کل قابل کاشت رقبہ 232268 ایکڑ ہے اور اس رقبہ کو 1160 کیوسک پانی فراہم کرنے کی سہولت موجود ہے مگر 400 کیوسک کی کمی رہتی ہے جو وارہ بندی پروگرام کے تحت پوری کی جاتی ہے۔
(ب) پانی کی اس کمی کو پورا کرنے کے لئے گورنمنٹ نے 2008 میں ایک سکیم Mitigating Shortage Canal Water in Tail Area of Kasur Division Kasur بنائی تھی مگر یہ سکیم مالی مشکلات اور فنڈز کی عدم فراہمی کی وجہ سے التواء کا شکار ہے۔

ضلع قصور میں پانی چوری کے مقدمات کی تفصیلات

*4355: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر آبپاشی وقوت برقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جون 2008 سے آج تک تحصیل چونیاں اور قصور میں پانی چوری کے کتنے مقدمات تاریخ وار درج ہوئے، انکی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟
(ب) کتنے مقدمات زیر التواء ہیں اور کتنے مقدمات میں ذمہ دار افراد کو سزائیں ہوئیں؟
(ج) زیر التواء مقدمات کی تاخیر کی وجوہات کیا ہیں اور اس تاخیر کے کون ذمہ داران ہیں؟

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی وقوت برقی (راجہ ریاض احمد):

(الف) جون 2008 سے آج تک تحصیل قصور میں پانی چوری کے 2412 مقدمات درج ہوئے جبکہ تحصیل چونیاں میں 657 عدد مقدمات درج ہوئے۔
(ب) ان تمام مقدمات میں ملوث افراد کے خلاف پانی چوری کے جرم میں برائے ضروری کارروائی محکمہ پولیس کو تحریر کیا گیا اور ان کے خلاف کارروائی برائے تاوان کی گئی۔
(ج) ان تمام کیسوں پر کارروائی زیر دفعہ 33-31 کینال ایکٹ عمل میں لائی گئی اور کوئی مقدمہ زیر التواء نہ ہے۔

ضلع قصور میں راجباہ وانہار کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4490:ملک اختر حسین نول:کیاوزیرآبپاشی وقوت برقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع قصور میں کتنے راجباہ اور انہار ہیں،ان کے نام اور منظور شدہ پانی کتنا ہے؟

(ب) کون کون سی راجباہ انہار پختہ ہیں اور کون کون سے ابھی پختہ نہ کئے گئے ہیں؟

(ج) آئندہ حکومت کون کون سے مائنرز،راجباہ جات پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

سینئر وزیر/وزیرآبپاشی وقوت برقی(راجہ ریاض احمد):

(الف) ضلع قصور میں راجباہ،انہار کے نام اور منظور شدہ پانی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع قصور میں درج ذیل نہریں پختہ ہیں۔

1۔ ڈچ گوہڑ برجی 0-Tail

2۔ بھیلہ مائنرز برجی Tail 17-31500

3۔ راجباہ عثمان والا برجی نمبر2500۔12500 اور برجی Tail 37000۔53937

علاوہ ازیں ضلع قصور میں کوئی راجباہ پختہ نہ ہے۔

(ج) ضلع قصور میں محکمہ انہار درج ذیل راجباہ جات کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔جونہی حکومت کی طرف سے ان نہروں کو پختہ کرنے کی منظوری اور پانی کی دستیابی ہوگی کام شروع ہو جائیگا۔ان نہروں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ڈرپ اریگیشن/سپرنگ لنگ سسٹم کی تفصیلات

*4806:میاں محمد شفیق ارائیں:کیاوزیرآبپاشی وقوت برقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈرپ اریگیشن/spring ling کا سسٹم کس کس ضلع میں چل رہا ہے؟

(ب) کیا حکومت اس سسٹم پر سبسڈی دے رہی ہے اگر ہاں تو کس شرح سے،سال 10-2009 کے بجٹ میں اس کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی۔؟

(ج) اس سسٹم پر سبسڈی کس کس ضلع میں کس شرح پر دی جاتی ہے،کیا تمام اضلاع میں سبسڈی کی شرح ایک جیسی ہے،اگر مختلف ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں،کیا حکومت اس کی شرح ایک جیسی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے،اگر نہیں تو کیوں؟

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی وقوت برقی (راجہ ریاض احمد):

(الف) پنجاب میں اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے زیر انتظام ڈرپ سسٹم کہیں بھی نہیں چل رہا ہے لیکن محکمہ زراعت اس سسٹم کا اجراء کئے ہوئے ہے۔

(ب) جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

(ج) جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

ہیڈ تونسہ بیراج کی ری ماڈلنگ کی تفصیلات

*4945: ملک بلال احمد کھر: کیا وزیر آبپاشی وقوت برقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2002 تا 2007 ہیڈ تونسہ بیراج کی ری ماڈلنگ کے لئے کتنی رقم کس کس سال رکھی گئی؟

(ب) کتنی رقم خرچ ہوئی اور کتنی lapse ہوئی اور کتنا کام موقع پر ہوا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس بیراج کے لئے مختص رقم میں کافی خُورد بُرد ہوا ہے اور اس کی انکوائری بھی ہوئی ہے؟

(د) ہیڈ تونسہ بیراج پر دوران ری ماڈلنگ کتنے آفیسرز تعینات رہے اور ان کی پوزیشن کیا تھی؟

(ہ) اگر ان آفیسران نے ٹینڈرز میں اور متعلقہ کام میں خورد برد کی ہے تو محکمہ نے ان کے خلاف کوئی کارروائی کی، اگر نہیں کی تو اس پر کارروائی کرنے کا ارادہ ہے؟

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی وقوت برقی (راجہ ریاض احمد):

(الف) تونسہ بیراج کی بحالی و تجدید کا کام سال 05-2004 تا 10-2009 ہوا ہے اس کام کی تکمیل کے لئے سال بہ سال جتنی رقم رکھی گئی اس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سال	مختص شدہ رقم (ملین)
2004-05	431.167
2005-06	181.26
2006-07	250.84
2007-08	124.76
2008-09	423.53
2009-10	80.80
میزان	1492.357

(ب)

کل مختص شدہ رقم (ملین) 103.16

کل خرچ شدہ رقم (ملین) 100.44

کل lapse (واپس کردہ رقم) 203.6

موقع پر مکمل شدہ کاموں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

-1 مین سول ورکس ICB-01

- موجودہ بیراج سے 925 فٹ نیچے 4346 فٹ لمبی امدادی ویئر
- بیراج کے فرش کی مرمت
- بھل کے اخراجات کی تنصیب (سلٹ ایکسکلوڈر) کی تعمیر
- محفوظ نگرانی نظام کی تنصیب

-2 مکینیکل اور الیکٹریکل کام

تونسہ بیراج کے 65 گیٹ ہیں ان گیٹوں کی مرمت الیکٹریکل اور مکینیکل کام کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

- دائیں طرف کے under sluices کے چار گیٹوں کی تبدیلی
- بیراج کے دائیں طرف کے 32 گیٹوں کی اونچائی کو بڑھانا اور مضبوط کرنا
- ڈی جی خان کینال اور ٹی پی لنک کے ساتھ ساتھ گیٹوں کی تبدیلی
- مظفر گڑھ کینال کے پانچ گیٹوں کی ری ماڈلنگ
- بیراج کے دائیں طرف under sluices کے چار گیٹوں اور مین ویئر کے 32 گیٹوں کی بجلی کا کام اور 65 گیٹوں کو چلانے کے لئے خودکار نظام کی تنصیب
- پانچ bulk head gate، کشتیاں اور کرین کی فراہمی
- بیراج کے بائیں طرف 22 گیٹوں کی اونچائی کو بڑھانا اور مضبوط کرنا۔
- تمام 65 گیٹوں کو چلانے کے لئے خودکار نظام کی تنصیب
- بیراج کے بائیں طرف under sluices کے ساتھ گیٹوں کی تبدیلی

(ج) یہ درست نہ ہے کہ بیراج کے لئے مختص رقم میں کوئی خورد بُرد ہوئی ہے۔یہ درست ہے کہ محکمہ انٹی کرپشن کو ایک درخواست موصول ہوئی جس کا انکوائری نمبر 2008/202 ہے جس پر کارروائی مکمل ہونے کے بعد ڈائریکٹر جنرل انٹی کرپشن پنجاب نے انکوائری کو داخل دفتر کر دیا۔

(د) ہیڈ تونسہ بیراج پر دوران ری ماڈلنگ سپر وائزرنگ کنسلٹنس کے 80آفیسرز نے 34عہدوں پر کام کیا جبکہ پنجاب بیراجز لاہور کے 26آفیسرز 16اسامیوں پر تعینات رہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ٹینڈرز اور متعلقہ کام میں کوئی خورد برد نہ ہوئی ہے۔ایک شکایت محکمہ انٹی کرپشن ملتان کو موصول ہوئی تھی جس کی تفصیل جز(ج)میں دی گئی ہے۔

کھائی ڈیم اور کھوکھر زیر ڈیم کی تعمیر میں تاخیر کی تفصیلات

*5070:انجینئر قمر الاسلام راجہ: کیاوزیر آبپاشی وقوت برقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

کیا یہ درست ہے کہ کھائی ڈیم اور کھوکھر زیر ڈیم کی تعمیر میں غیر ضروری تاخیر کی جارہی ہے، تاخیر کی وجوہات اور یہ ڈیمز کب تک مکمل ہو جائیں گے، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی وقوت برقی(راجہ ریاض احمد):

کھائی ڈیم کی تعمیر اپنی مقررہ مدت میں مکمل ہو چکی ہے تاہم نہروں میں پانی کی فراہمی ڈیم کی جھیل بھرنے کے بعد ممکن ہوتی ہے جس میں ڈیزائن/پلاننگ کے مطابق تین یا چار سال لگ جاتے ہیں۔کھوکھر زیر ڈیم جو کہ پہلے مکمل تھا اب اس کی اپ ریزنگ وفاقی حکومت کے منصوبہ کے تحت اپنی مقررہ مدت میں مکمل ہو چکی ہے۔تاہم منصوبہ کی تکمیل کے لئے درکار مکمل فنڈز کی عدم فراہمی کی وجہ سے معمولی نوعیت کے منسلکہ کام ممکن ہونا باقی ہیں۔

اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ انارکلی لاہور کا قیام و دیگر تفصیلات

*5090:جناب محمد نوید انجم: کیاوزیر آبپاشی وقوت برقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ پرانی انارکلی لاہور کب قائم ہوا؟

(ب) اس میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد، گریڈ اور عہدہ وار بتائیں؟

(ج) اس کو سال08۔2007اور9۔2008 کے دوران کتنی رقم کس کس مد کے لئے فراہم کی گئی؟

(د) کتنی رقم خرچ ہوئی اور کتنی لیپس ہوئی؟

(ہ) یہ ریسرچ انسٹیٹیوٹ کس مقصد کے لئے بنایا گیا تھا؟

(و) کیا حکومت انسٹیٹیوٹ کی کارکردگی سے مطمئن ہے؟

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی وقوت برقی (راجہ ریاض احمد):

(الف) اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ پرانی انارکلی لاہور 1924 میں قائم کیا گیا تھا۔

(ب) اس انسٹیٹیوٹ میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد عہدہ اور گریڈ کے متعلق مکمل رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مالی سال 08۔2007 اور 09۔2008 میں۔/1,88,21000 روپے فراہم کئے گئے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان سالوں کے دوران۔/1,63,31845 روپے خرچ کئے گئے اور۔/24,89,155 روپے بچے۔

(ہ) یہ انسٹیٹیوٹ پنجاب میں واقع دنیا کے سب سے بڑے نہری نظام کو جدید اور سائنٹیفک بنیادوں پر چلانے کے لئے بنایا گیا تھا تاکہ اس نظام کو آنے والے سیلابی ریلوں اور دیگر نقصانات سے بچایا جاسکے۔ اس ادارے میں وقتاً فوقتاً پیدا ہونے والے نہری نظام کے مسائل پر ریسرچ کی جاتی ہے اور مسائل کا سائنٹیفک حل تلاش کرکے رپورٹ مرتب کی جاتی ہے تاکہ فیلڈ میں تعینات انجینئرز کو رہنمائی مہیا کی جاسکے نیز وقت کے تقاضوں کے مطابق نظام کو بہتر سے بہتر بنایا جاسکے۔

(و) انسٹیٹیوٹ ہذا نے اب تک قومی اہمیت کے حامل بہت سے پراجیکٹس میں مفید سائنٹیفک رہنمائی مہیا کی ہے جس کی وجہ سے حکومت کے کثیر فنڈ ضائع ہونے سے بچ گئے اس کے علاوہ منگلا ڈیم، تربیلا ڈیم، کالا باغ ڈیم، غازی بروتھا ہائیڈرو پاور پراجیکٹ، ڈاسو ہائیڈرو پاور پراجیکٹ اور بھاشا ڈیم ان ماڈلز پر کام کر چکے ہیں۔ اس طرح ایران، یمن اور لیبیا کے لئے بھی انسٹیٹیوٹ کی خدمات ہیں۔ پراجیکٹ جن پر اس وقت کام ہو رہا ہے درج ذیل ہیں۔

1۔ پونجی ڈیم ہائیڈرو پراجیکٹ
2۔ جناح ہائیڈرو پراجیکٹ
3۔ نیلم جہلم ہائیڈرو پراجیکٹ

حکومت اس کی کارکردگی سے انتہائی مطمئن ہے کیونکہ پورے پاکستان کے پانی کے بڑے بڑے منصوبوں کو قابل عمل بنایا جاتا ہے تاکہ کم سے کم اخراجات میں بہترین منصوبے تعمیر کر سکیں۔

ددھوچھہ ڈیم اور چراہ ڈیم کی تعمیر کی تفصیلات

*5115: انجینئر قمرالاسلام راجہ: کیاوزیرآبپاشی وقوت برقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راولپنڈی میں پینے کے پانی کی فراہمی کے لئے ددھوچھہ ڈیم اور چراہ ڈیم کی تعمیر کی جارہی ہے کیا یہ ڈیم صرف پینے کے پانی کے لئے بنائے جارہے ہیں یاان سے آبپاشی کا مقصد بھی حاصل کیا جائے گا؟

(ب) ددھوچھہ ڈیم اور چراہ ڈیم کا کل تخمینہ لاگت کیا ہے اور ان ڈیموں کا کتنے فیصد کام مکمل ہو چکا ہے نیزان ڈیموں میں کتنا پانی ذخیرہ کرنے کی گنجائش موجود ہے؟

سینئر وزیر/وزیرآبپاشی وقوت برقی (راجہ ریاض احمد):

(الف) یہ درست ہے کہ راولپنڈی میں پینے کے لئے پانی کی فراہمی کے لئے چراہ ڈیم تعمیر کیا جارہا ہے جو خالصاً پینے کے پانی کے لئے ہے اور آبپاشی کا مقصد نہ ہے جبکہ ددھوچھہ ڈیم کی فزیبلٹی تیار ہو چکی ہے جبکہ اس کی تعمیر فی الحال نہیں کی جارہی۔

(ب) چراہ ڈیم کا کل تخمینہ لاگت 5307.220 ملین روپے ہے اس میں ڈیم کی لاگت 2928.421 ملین روپے ہے اور فلٹریشن پلانٹ کی توسیع اور واٹر سپلائی جو کہ پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے کرنی ہے جس کا تخمینہ لاگت 2378.799 ملین روپے ہے اس ڈیم کی زمین کی خریداری کا کام جاری ہے اس ڈیم کی پانی جمع کرنے کی گنجائش 24750 ایکڑ فٹ ہے ددھوچھہ ڈیم کی فزیبلٹی رپورٹ 2002 میں تیار کی گئی تھی اس کے بعد پراجیکٹ پر کام نہیں ہوا۔

سال 08-2007 اور 09-2008 ضلع وہاڑی کا بجٹ و دیگر تفصیلات

*5131: سردار خالد سلیم بھٹی: کیاوزیرآبپاشی وقوت برقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ آبپاشی وقوت برقی ضلع وہاڑی کو سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران کتنی رقم سالانہ فراہم کی گئی؟

(ب) یہ کس کس مد کے لئے فراہم کی گئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں، ٹی اے/ڈی اے پر خرچ ہوئی؟

(د) کتنی رقم سے کس کس نہر/راجباہ/مائنرز کی brick لائننگ کی گئی؟

(ہ) ان پر کتنی رقم خرچ ہوئی تفصیل نہر / راجباہ اور مائنرز کی علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد):

(الف) ضلع وہاڑی کو 08-2007 اور 09-2008 کے دوران فراہم کردہ رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ سال 08-2007 میں فراہم کردہ رقم 127.117 ملین روپے

2۔ سال 09-2008 میں فراہم کردہ رقم 109.686 ملین روپے

(ب) یہ رقم نہروں کی مرمت اور نہروں کی لائننگ اور ملازمین کی تنخواہوں کی مد میں مہیا کی گئی۔

(ج) ضلع وہاڑی میں سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے ڈی اے کا خرچہ درج ذیل ہے۔

1۔ خرچہ برائے سال 08-2007 51.802 ملین روپے

2۔ خرچہ برائے سال 09-2008 58.081 ملین روپے

(د) سال 08-2007 میں برک لائننگ کے لئے خرچ کی گئی رقم

نہر	رقم (ملین روپے)
1R/3L	11.47
2L/3L	0.224
8-L	32.497
2L/TD	3.33
خاکوانی	0.606

سال 09-2008 میں لائننگ کے لئے خرچ کی گئی رقم

نہر	رقم (ملین روپے)
1R/3L	0.299
8-L	2.0
9-L	8.182
غلام واہ	8.802
دولت آباد	2.879

(ہ) جواب جز (د) میں دے دیا گیا ہے۔

ضلع وہاڑی، ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5132: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع وہاڑی میں محکمہ آبپاشی و قوت برقی کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) کتنے ملازمین کے خلاف کس کس بناء پر شکایات موصول ہوئی ہیں یکم جنوری 2008تا 30۔نومبر 2009کی تفصیل فراہم کریں؟

(ج) ان شکایات کی تحقیقات کروائی گئی ہیں،اگر ہاں تو یہ تحقیقات کن کن افسران نے کی ہیں؟

(د) کن کن ملازمین کے خلاف شکایات درست ثابت ہوئی ہیں؟

(ہ) ان ملازمین کے خلاف کیا کیا محکمانہ /قانونی کارروائی کی گئی ہے؟

سینئر وزیر /وزیرآبپاشی وقوت برقی(راجہ ریاض احمد):

(الف) ضلع وہاڑی میں محکمہ آبپاشی وقوت برقی کے ملازمین کی کل تعداد 439ہے۔

(ب) جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج) جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(د) جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ہ) جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

لاہور کینال کو منظور شدہ ڈسچارج کے مطابق پانی فراہم کرنے کی تفصیلات

*5178: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیرآبپاشی وقوت برقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور کینال کو منظور شدہ ڈسچارج کے مطابق کتنا پانی دیا جارہا ہے؟

(ب) لاہور کینال کو وارہ بندی صورت میں کتنا پانی دیا جاتا ہے،اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

سینئر وزیر /وزیرآبپاشی وقوت برقی(راجہ ریاض احمد):

(الف) لاہور کینال کو منظور شدہ ڈسچارج کے مطابق 402کیوسک پانی دیا جاتا ہے۔

(ب) لاہور کینال کی وارہ بندی نہیں کی جاتی۔

داجل کینال سے متعلقہ تفصیل

*5362: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیرآبپاشی وقوت برقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) داجل کینال پنجاب کے کونسے دریا سے نکلتی ہے؟

(ب) داجل کینال سے پنجاب کا کل کتنا رقبہ سیراب ہوتا ہے؟

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد):

(الف) داجل کینال ڈی جی خان کینال کے ٹیل سے نکلتی ہے۔ڈی جی خان کینال دریائے سندھ سے نکلتی ہے۔

(ب) داجل کینال سے کل رقبہ 2,80,818 ایکڑ سیراب ہوتا ہے۔

داجل کینال کے سٹیٹس اور کیپسٹی سے متعلقہ تفصیل

*5376: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ انہار داجل کینال کو نہر کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(ب) داجل کینال میں کتنے کیوسک پانی چھوڑا جاتا ہے؟

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد):

(الف) داجل کینال ڈیرہ غازی خان کینال کی برانچ ہے یہ نہر non perennial ہے۔

(ب) داجل کینال میں 1786 کیوسک پانی چھوڑا جا سکتا ہے۔

محکمہ آبپاشی کی جاری شدہ چٹھی کی تجدید

*5397: جناب شفیق احمد گجر: کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب محکمہ آبپاشی کی چٹھی SO(P)(I&P)4-2/2002 مورخہ 17۔ستمبر 2002 کے تحت جو احکامات/ہدایات جاری کی گئی تھیں ان کی میعاد دو سال تھی دو سال کے بعد اس کی تجدید دوبارہ ہونی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کی میعاد 16۔ستمبر 2004 کو ختم ہو چکی ہے مگر ابھی تک دوبارہ ان احکامات کی تجدید نہ کی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان احکامات/ہدایات کی تجدید نہ ہونے کی بناء پر الیکٹریکل کے شعبہ سے جو آمدن حکومت کو 2004 سے آج تک ہونا تھی وہ اربوں کی آمدن فیس کی مد میں نہ ہو رہی ہے؟

(د) حکومت کو اربوں کا نقصان پہنچانے کے ذمہ دار کون کون ہیں نیز کیا حکومت ان ہدایات/احکامات کی تجدید کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد):

(الف) درست ہے۔ یہ مراسلہ/نوٹیفکیشن صرف انڈسٹریل سیکٹر کو ریلیف دینے کے لئے کیا گیا تھا۔

(ب) اس حد تک درست ہے کہ اس کی میعاد 16۔ستمبر 2004 کو ختم ہو چکی ہے۔ اس مراسلہ/نوٹیفکیشن کو وقتاً فوقتاً ملاحظہ کیا جاتا رہا لیکن اس میں تجدید ضروری نہ سمجھی گئی۔

(ج) یہ درست ہے کہ الیکٹریکل انسپکٹر کا رول اب انسپکشن سے تبدیل کر کے ریگولر لیٹر کر دیا گیا ہے۔ اب چونکہ الیکٹریکل انسپکٹر پرائیویٹ بلڈنگ کا معائنہ نہیں کرتا اس لئے حکومت پنجاب کو انسپکشن فیس کی مد میں اب کوئی آمدن نہ ہو رہی ہے۔ 2002 سے قبل محکمہ تقریباً 3 کروڑ روپے سالانہ کماتا تھا جبکہ اب حکومت پنجاب کی چٹھی نمبر SO(P)4-2/2002 مورخہ 17۔ستمبر 2002 کے مطابق یہ فیس اے اور بی کیٹگری کے لائسنس ہولڈر فیس وصول کرنے کے مجاز ہیں۔

(د) یہ چٹھی 17۔ستمبر 2002 کو اس وقت حکومت پنجاب کی منظوری سے جاری ہوئی تھی اور یہ فیصلہ بھی حکومت پنجاب نے کرنا ہے کہ اس کی تجدید کرنی ہے کہ نہیں۔

محکمہ قوت برقی میں تعینات الیکٹرک انسپکٹرز کی تعداد و تفصیل

*5398: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ قوت برقی میں تعینات الیکٹرک انسپکٹرز کے فرائض کیا ہیں؟

(ب) اس کی کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں؟

(ج) کتنی اسامیاں پُر ہیں اور کتنی خالی ہیں؟

(د) خالی اسامیاں کب تک پُر کر دی جائیں گی؟

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد):

(الف) الیکٹرک انسپکٹر کے فرائض کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) الیکٹرک انسپکٹر کی منظور شدہ اسامیاں کل پانچ ہیں۔

(ج) الیکٹرک انسپکٹر کی ایک اسامی پر ریگولر آدمی کام کر رہا ہے جبکہ تین اسامیوں پر officiating basis اور ایک اسامی پر look after basis آفیسر تعینات ہیں۔

(د) نئی اسامیوں کی بھرتی پر حکومت پنجاب کی طرف سے پابندی لگائی گئی ہے۔ جونہی بین لفٹ ہو گا تو ان اسامیوں پر بھرتی کا فیصلہ کیا جائے گا۔

سکارپ کے قیام کے مقاصد و دیگر تفصیلات

*5464: محترمہ مائزہ حمید: کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سکارپ کے قیام کے مقاصد کیا تھے، اس کے فرائض سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) 2005 سے آج تک اس ادارے نے جو اقدامات اٹھائے، انکی تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ج) سکارپ مستقبل میں کون کون سے نئے اقدامات اٹھا رہا ہے؟

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد):

(الف) صوبہ پنجاب کے مختلف علاقوں میں سیم و تھور ختم کرنے کے لئے 10600 ٹیوب ویلز 1960تا1990 کے دوران لگائے گئے اور محکمہ آبپاشی و برقیات کے حوالے کئے گئے سکارپ ٹیوب ویلز سیم و تھور ختم کرنے کے ساتھ ساتھ میٹھے پانی والے علاقوں میں آبپاشی میں مدد کرتے رہے۔

سکارپ ٹیوب ویلز مندرجہ ذیل علاقہ جات میں لگائے گئے:۔

شیخوپورہ، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، حافظ آباد، جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، گجرات، سرگودھا، میانوالی، لیہ، مظفر گڑھ، بہاولنگر، رحیم یار خان اور قصور میں سکارپ ٹیوب ویلز6.6ملین ایکڑ رقبہ کی سیم و تھور ختم کر کے قابل کاشت رقبہ بنایا۔

(ب) حکومت پنجاب نے سکارپ ٹیوب ویلز کو کمیونٹی ٹیوب ویلز بنا کر زمینداروں کو نہایت ہی کم قیمت پر ان کے حوالے کر دیا تاکہ زمینداران کو اپنی ضروریات کے مطابق اپنی مدد آپ کے تحت چلا سکیں۔

(ج) جن علاقوں میں کھارا پانی ابھی بھی موجود ہے حکومت نے ان ٹیوب ویلز کو اپنے اخراجات پر چلانے کا فیصلہ کیا۔ڈویلپمنٹ زون کے زیر اہتمام اس وقت 409 ٹیوب ویلز سیم و تھور والے علاقوں میں ابھی تک چل رہے ہیں۔

ضلع رحیم یار خان، سیم نالہ کی تفصیلات

*5677: میاں شفیع محمد: کیا وزیر آبپاشی وقوت برقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع رحیم یار خان میں موجود سیم نالہ جو کہ آدم صحابہ، بیگٹر گڑھی، منٹھار سے گزرتا ہے اس پراجیکٹ کا آغاز کب ہوا کتنے عرصہ میں تکمیل ہوئی نیز تاریخ افتتاح سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ب) مذکورہ سیم نالہ کس مقام سے شروع ہوتا ہے اور کہاں ختم ہوتا ہے اس کی کل لمبائی کیا ہے اور اس پر کتنے ٹیوب ویل قائم ہیں؟

(ج) کتنے ٹیوب ویل اب تک ٹھیک چل رہے ہیں اور کتنے بند پڑے ہوئے ہیں اور کیوں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سیم نالہ آرمی کو ٹھیکہ پر دے دیا گیا ہے تو کتنے عرصہ کے لئے اور کن شرائط پر دیا گیا ہے؟

(ہ) مذکورہ سیم نالہ اور ٹیوب ویلز پر تعینات سٹاف کی تعداد عہدہ وائز فراہم کی جائے؟

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی وقوت برقی (راجہ ریاض احمد):

(الف) زیر بحث سیم نالہ منٹھار ڈرینج سسٹم سے منسوب ہے اس پراجیکٹ / منصوبہ کا آغاز 1981 میں ہوا۔ دس سال کے عرصہ میں واپڈا سکارپ نے مکمل کروایا۔ 90-1989 میں حکومت پنجاب محکمہ آبپاشی کے حوالے کیا گیا۔ جولائی 1992 میں پاکستان آرمی کو مع عملہ ایس ڈی او کے عہدہ تک سپرد کر دیا گیا۔

(ب) مذکورہ سیم نالہ رحیم یار خان ایئر پورٹ کی ایک سمت چک نمبر P-193 اور ٹلو گوٹھ سے شروع ہوتا ہے جبکہ دوسری طرف چک نمبر P-264 تحصیل صادق آباد میں اختتام پذیر ہوتا ہے اس کی کل لمبائی 143 کلو میٹر ہے اور اس پر 152 ٹیوب ویل نصب ہیں۔

(ج) 90 فیصد سے زائد ٹیوب ویل صحیح حالت میں ٹھیک چل رہے ہیں جبکہ 10 فیصد سے کم وقتاً فوقتاً معمولی مرمت کے لئے بند ہوتے ہیں۔

(د) مذکورہ ڈرینج نظام بنیادی طور پر جولائی 1992 میں ایک سال کے لئے پاکستان آرمی کے سپرد کیا گیا بعد ازاں اس میں توسیع ہوتی رہی جس کی شرائط درج ذیل ہیں:۔

- ایس ڈی او کے عہدے تک تمام عملہ عارضی طور پر پاکستان آرمی کے حوالے کیا گیا جو وہ تنخواہ وصول کر رہے تھے اس کے حقدار ہونگے۔

- عارضی خالی ہونے والے عہدوں پر مقامی لوگ /اشخاص بھرتی کئے جائیں گے۔
- پاکستان آرمی کے حکام اس نظام کو operational design کے اصول و ضوابط کے تحت چلائیں گے۔
- پاکستان آرمی اس نظام کی دیکھ بھال کرے گی۔کارکردگی کے بارے میں متعلقہ کوارٹر اور محکمہ آبپاشی کو اس کی رپورٹ دے گی۔

(ہ) تعینات ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	عہدہ	سکیل نمبر	تعداد
1	ایس ڈی او	17	1
2	سب انجینئر	11	4
3	ایس ڈی سی	9	1
4	اے ایس ڈی سی	7	1
5	فور مین	10	4
6	الیکٹریشن	06	2
7	میسن /کارپینٹر	06	4
8	فٹر	06	8
9	نائب قاصد	02	2
10	ڈاک رنر	02	6
11	فٹر ہیلپر	02	11
12	پینٹر	02	1
13	پمپ اٹینڈنٹ	04	5
14	ٹیوب ویل آپریٹر	03	152
15	میٹ	03	8
16	بیلدار	02	55

سرگودھا۔تحصیل بھلوال نبی شاہ جھیل ڈرین بنانے کی تفصیلات

*5818: جناب غلام سرور: کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا میں نبی شاہ جھیل ڈرین کب مکمل ہوئی، اس ڈرین پر کل کتنی لاگت آئی؟

(ب) اس ڈرین پر ملحقہ آبادیوں کو گزرگاہ کے لئے کتنی پلیاں منصوبہ میں شامل تھیں اور کتنی بنائی گئیں کتنی باقی رہ گئی ہیں، اور وہ کب تک بن جائیں گی؟

(ج) اس ڈرین کے کناروں سے مٹی اٹھانے والے کتنے افراد کے خلاف کیا کارروائی کی گئی، آگاہ فرمائیں؟

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد):

(الف) نبی شاہ جھیل ڈرین 1942 میں تعمیر ہوئی تھی اور اس کی بیڈ صفائی کا کام سپیشل آر اینڈ ایم کے تحت 09-2008 میں مکمل ہوا تھا اس پر 47 لاکھ روپے لاگت آئی تھی، اس میں صرف بیڈ صفائی کی provision تھی جبکہ کوئی پلی یا دیگر سٹرکچر شامل نہ تھا۔

(ب) اے ڈی پی سکیم 11-2010 "Remodeling of Mona Drainage System" کے PC-1 میں پانچ عدد نئی پلیاں نبی شاہ جھیل پر تجویز کی گئی تھیں لیکن صرف ایک عدد پلی برجی نمبر 10-9 پر منظوری دی گئی جو کہ مالی سال 11-2010 میں فنڈ ملنے پر تعمیر کی جائے گی۔ اس ڈرین پر ایک پل برجی نمبر 29500 پر پہلے سے موجود ہے۔

(ج) سیم کے کناروں سے چار اشخاص مٹی چوری کرنے میں ملوث پائے گئے ان کے خلاف تھانہ بھلوال میں پولیس کو دو دفعہ رپورٹ کر دی گئی۔ رپورٹ کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: میاں طارق محمود صاحب مجلس قائمہ برائے محنت و انسانی وسائل کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

سید ناظم حسین شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

پوائنٹ آف آرڈر

قانون استحقاق کے مطابق ایم پی ایز کو میڈیکل سہولت کی فراہمی

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! ایک انتہائی ضروری نکتہ کی طرف آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ یہ جو ہمارے ممبران کی medical facilities ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہاں پر ایم این ایز کے لئے اور قانون ہے، ہمارے لئے اور قانون ہے۔

جناب سپیکر: ان کو پہلے رپورٹ تو پڑھ لینے دیں پھر اس کے بعد دیکھتے ہیں۔

سید ناظم حسین شاہ: میں مختصر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! A member shall be entitled for himself, for his parents indoor and outdoor, all facilities of the standard admissible to a class 1st officer. مجھے کلاس فرسٹ پر بھی اعتراض ہے۔ایک ممبر کا استحقاق سیکرٹری سے بھی above ہے لیکن یہاں کلاس فرسٹ آفیسر کے برابر کر کے ایک ممبر کی تضحیک کی گئی ہے۔میں دوسری یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ سرکاری لیبارٹری میں رزلٹ صحیح نہیں ہیں لیکن اگر ہم آغا خان یا کسی اور سے چیک کرائیں تو اسمبلی والے بل accept نہیں کرتے۔ حالانکہ یہاں پر یہ واضح لکھا ہوا ہے کہ indoor and outdoor اس کا کیا مطلب ہے،outdoor کا کیا مطلب ہے، ہمیں اس چیز کی permission ہے۔ایم این ایز کو یہ استحقاق حاصل ہے کہ اگر وہ باہر سے اپنا علاج کروائیں تو وہ اس کے dues لے سکتے ہیں اور یہ ایم پی ایز کے لئے بھی ہے۔

جناب سپیکر: یہ ضابطے کی خلاف ورزی کیوں ہوئی ہے؟ آئندہ کسی بھی ضابطے کی خلاف ورزی کی گئی تو I will take a notice

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! میں ناظم شاہ صاحب کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہوں گی کہ میں نے پرائیویٹ ہسپتال سے اپنا علاج کروایا تھا وہاں سے تصدیق ہونے کے بعد اسمبلی نے مجھے وہ بل pay کئے۔شاید ناظم شاہ صاحب کے پاس یہ معلومات نہیں ہیں۔میں آپ کی بھی مشکور ہوں کہ آپ نے وہ بل refer کئے اور اس کے بعد وہ مجھے pay ہوئے۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر!۔۔۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): شاہ صاحب پلیز ایک منٹ! چونکہ یہ وقفہ سوالات سے related جواب ہے۔ہم نے پہلے 60 کہا تھا۔۔۔

سید ناظم حسین شاہ: میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔

MR. SPEAKER: He is on a point of order.

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! یہ جو فرما رہی ہیں۔

جناب سپیکر: فرما نہیں رہی۔ معزز ممبر صاحبہ نے بات کی ہے۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! میں نے اپنے اور اپنی بیوی کے ٹیسٹ کرائے ہیں۔ میں وہ بل لے کر اسمبلی میں گیا ہوں تو بابر شاہ نے کہا ہے کہ ہم یہ entertain نہیں کرتے۔

That is why I raised the point.

جناب سپیکر: شاہ صاحب! سیکرٹری صاحب کو ہدایت جاری کی جا رہی ہے کہ آئندہ ایسی کوئی شکایت میرے تک نہیں آنی چاہئے۔

سید ناظم حسین شاہ: ٹھیک ہے۔ وہ entertain کر لیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ورنہ میں تحریک استحقاق لانے کا حق رکھتا ہوں۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: پوائنٹ آف آرڈر۔

MR. SPEAKER: Let me proceed.

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! میں پہلے سے پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہوں۔

جناب سپیکر: پلیز میری بات سنیں۔ اب قائد حزب اختلاف کھڑے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں چاہتا ہوں کہ یہاں بہتر صورتحال ہو جائے۔ میں دو باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ کے custodian of the House ہونے کے ناتے اور یہاں جتنی کارروائی ہوتی ہے پریس گیلری اسے properly contribute کرتی رہتی ہے۔ الیکشن میں ان کے ووٹ برابر ہو گئے تھے اس لئے چھ ماہ کا tenure مقرر ہوا تھا اور شہزاد ملک صاحب نے آج سے بطور صدر پریس گیلری چارج لے لیا ہے۔ ان سے پہلے ظہیر شہزاد صاحب تھے انہوں نے بہت زیادہ اچھا کام کیا ہے لہذا میں آپ کی وساطت سے ہاؤس میں انہیں welcome کہنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے بطور صدر پریس گیلری چارج لیا ہے۔

جناب سپیکر: ان کو ہم سب کی طرف سے مبارک ہو۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میں دوسری یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ چند دنوں سے آر جی ایس ٹی کے بارے میں بہت زیادہ غلغلہ ہے اور اس کے لئے ہر شخص پریشان ہے۔ ہم نے جناب خادم اعلیٰ کا بیان پڑھا ہے کہ ہم یہاں کسی صورت میں بھی اسے لاگو نہیں ہونے دیں گے۔ لہذا میں چاہتا ہوں کہ یہ ہاؤس اس کے لئے ایک مشترکہ قرارداد لے کر آئے۔ میں نے اس کے لئے ایک قرارداد جمع کرائی ہوئی ہے۔ یہاں ایک double standard سامنے آ رہا ہے اور کچھ لوگ ابہام پیدا کر

رہے ہیں کہ جناب وزیر اعلیٰ پنجاب نے Council of Common Interest کے اندر اپنے sign کئے اور signatory ہے کہ یہ ٹیکس لگنا چاہئے جبکہ ہمیں میڈیا کے ذریعے پتا چلا ہے کہ چیف ایگزیکٹو کہتے ہیں کہ میں نے وہاں پر یہ نہیں کہا۔لہذا میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ ہاؤس آج پہلے دن یہ قرار داد پاس کرے۔وہ قرار داد میرے ہاتھ میں ہے لیکن میں آپ کے حکم کے بغیر نہیں پڑھوں گا۔مجھے اس بات کا پتا ہے اور احساس ہے کہ یہ illegal بات ہو گی۔یہ قرار داد ہماری طرف سے گئی ہوئی ہے اگر یہ اسے پاس نہیں کرنا چاہتے تو (ن) لیگ والے قرار داد پیش کر دیں کہ یہ ہاؤس آر جی ایس ٹی کو منظور نہیں کرے گا۔

جناب سپیکر: یہ منگل کے ایجنڈے پر ہے اس سے پہلے مناسب نہیں لگے گا۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میری خواہش تھی کہ آج اجلاس کا پہلا دن ہے اور عوام پر جو ایک بوجھ ڈالا جا رہا ہے اسے condemn کرنے کے لئے یہ قرار داد پیش کی جائے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ لاء منسٹر صاحب سے coordinate کر لیں۔بڑی مہربانی۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، بیٹھیں اور پہلے میری بات سنیں۔جی، میاں طارق محمود صاحب!

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! میں تحفظ ناموس رسالت کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: میں پہلے انہیں floor دے چکا ہوں۔میں آپ کو اجازت نہیں دے رہا۔آپ کیا کر رہے ہیں، میں آپ کو کیا کہہ رہا ہوں؟

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! میں اس ایوان میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ پوری دنیا کے مسلمانوں کے احساسات مجروح کئے جا رہے ہیں۔میں اس ایوان کی توجہ ایک آسیہ نامی خاتون کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو توہین رسالت کی مرتکب ہوئی اس خاتون نے پولیس کے پاس اپنے جرم کا اعتراف کیا بعد میں اس کا کیس عدالت میں ٹرائل ہوا اور اسے سزا ہوئی۔اب ایک ایسا شخص جو گورنر پنجاب کے عہدے پر فائز ہے وہ اس خاتون کی سزا معاف کرانے کی کوشش کر رہا ہے۔ ایسی کوئی اتھارٹی نہیں ہے جو اس قانون میں ترمیم کر سکے یا اس خاتون کی سزا کی معافی دلوا سکے۔

جناب سپیکر: وہ عدالت کے معاملات ہیں، آپ کیا کر رہے ہیں، میں آپ کو کیسے اجازت دوں؟ آپ ایسے بات نہ کریں۔یہ مناسب نہیں ہے۔آپ کا بہت شکریہ۔بڑی مہربانی۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! عدالت کی طرف سے اس خاتون کو سزا ہوئی ہے اب اسے معافی دلوانے کی ضرورت نہیں ہے۔گورنر پنجاب اس خاتون کو تو معافی دلانے کی باتیں کر رہے ہیں کیا انہیں عافیہ صدیقی یاد نہیں رہی جو اس قوم کی بیٹی ہے اور وہ بے گناہ امریکہ کی قید میں ہے اور بے شمار مسلمان امریکہ کی قید میں ہیں لیکن ان کے لئے حکومت کی طرف سے امریکہ سے کوئی بات نہیں کی گئی۔

جناب سپیکر: آپ بلا اجازت بول رہے ہیں۔This is not proper پلیز تشریف رکھیں۔آپ کی بڑی مہربانی۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: میں ہاؤس میں کہنا چاہتا ہوں کہ حضور ﷺ کے نعلین مبارک کی بھی گستاخی کرنے والا ہمارے نزدیک گستاخ رسول ہے[*************] چاہے پیپلز پارٹی ہو، چاہے مسلم لیگ (ن) یا کوئی بھی ہو میں یہ بات دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ان کا کوئی ممبر، ان کا کوئی کا ممبر ایسی سوچ نہیں رکھتا وہ تمام عاشقان رسول ہیں، تمام پارٹیوں کے اراکین اور کارکنان عاشقان رسول ہیں اور حضور ﷺ کی حرمت پر جان دینے کے لئے بھی تیار ہیں۔

جناب سپیکر: سب کے سب مسلمان جان دینے کو تیار ہیں۔آپ ایسی کیا بات کرتے ہیں، کیا آپ نئی بات بتا رہے ہیں؟

جناب علی حیدر نور خان نیازی: اس شخص کو کوئی حق نہیں کہ وہ اس خاتون کو معافی دلوانے کی بات کرے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔بڑی مہربانی۔پلیز تشریف رکھیں۔

محترمہ نجمی سلیم: پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: پلیز، تشریف رکھیں۔Let me proceed according to agenda

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 77 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: ہم نبی کریم ﷺ کی حرمت پر جان دینے کے لئے تیار ہیں لیکن ہم ان کی بات کو کارروائی کا حصہ نہیں بننے دیں گے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔جی، میاں طارق صاحب!

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

مسودہ قانون انڈسٹریل ریلیشن پنجاب مصدرہ 2010 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں

The Punjab Industrial Relation Bill 2010 (Bill No. 19 of 2010)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: اب تحاریک استحقاق کا وقت ہے۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب محمد اشرف خان سوہنا): جناب سپیکر! میں ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ مناسب نہیں لگے گا۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب محمد اشرف خان سوہنا): جناب سپیکر! میں بڑے ادب سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہر مسلمان نبی پاک ﷺ سے جس وابستگی کا اظہار رکھتا ہے وہ تو ہمارے عقیدے کی بات ہے، ہماری جان کی بات ہے۔

جناب سپیکر: بے شک۔

وزیر محنت وانسانی وسائل(جناب محمد اشرف خان سوہنا): لیکن میں عرض کروں کہ میرے بھائی کو پتاہی نہیں چلاکہ وہ جوش خطابت میں کیا کہہ گئے ہیں۔جن لوگوں نے جس بھی نقطۂ نظر سے آسیہ کے کیس کو discuss کیاہے میرے بھائی نے کہاکہ وہ بھی گستاخ رسول ہیں۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: نہیں۔آپ نے سمجھا نہیں ہے۔

وزیر محنت وانسانی وسائل(جناب محمد اشرف خان سوہنا): جناب سپیکر! آپ الفاظ نکلوالیں۔

جناب سپیکر: اگر ایسے الفاظ ہیں توان کو کارروائی سے حذف کر دیا جائے۔

وزیر محنت وانسانی وسائل(جناب محمد اشرف خان سوہنا): جناب سپیکر! ایسا ہو نہیں سکتا۔

جناب سپیکر: نعوذ باللہ، نعوذ باللہ۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! انہیں سننے میں غلطی ہوئی ہے، ایسے کوئی الفاظ نہیں ہیں۔

وزیر محنت وانسانی وسائل(جناب محمد اشرف خان سوہنا): جناب سپیکر! اب انہیں میری بات سننی چاہئے۔

جناب سپیکر: نیازی صاحب! اب آپ کو بھی ان کی بات سننا پڑے گی۔جی۔

وزیر محنت وانسانی وسائل(جناب محمد اشرف خان سوہنا): جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس طرح کی غیر ذمہ دارانہ گفتگو نہیں کرنی چاہئے۔مجھے تو سمجھ ہی نہیں آئی کہ انہوں نے ایسی بات کیسے کی ہے؟

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! اگر توہین رسالت کے قوانین میں ترمیم کی کوئی بات کرے گا تو یہ ہماری برداشت سے باہر ہے۔(قطع کلامیاں)

ڈاکٹر زمردیاسمین رانا: جناب سپیکر!۔۔۔

محترمہ نجمی سلیم: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے ایسی کوئی بات نہیں کی۔اگر کوئی ایسی بات ہوئی تو میرے بیٹھے ہوئے وہ قطعاً کارروائی کا حصہ نہیں بن سکتی۔پلیز تشریف رکھیں۔اب تحاریک استحقاق کا وقت ہے۔جی، منور منج صاحب!

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی(راجہ ریاض احمد):پوائنٹ آف آرڈر۔جناب سپیکر!آج کل"وکی لیکس"پر پورے عالم اسلام میں ایک ہلچل مچائی گئی ہے اور پورے عالم اسلام کو تنقید کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔پاکستان اور سعودی عرب، پاکستان اور ایران کے درمیان غلط فہمیاں پیدا کی جا رہی ہیں۔ سعودی عرب اور ایران ہمارے بڑے بھائی ہیں اور یہ دونوں ممالک ہر مشکل وقت میں پاکستان کا بڑھ چڑھ کر ساتھ دیتے ہیں۔

(اذان عشاء)

جناب سپیکر:ڈاکٹر زمرد صاحبہ!آپ یہاں سے اُٹھ کر اپنی سیٹ پر آ جائیں۔

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا:پوائنٹ آف آرڈر۔جناب سپیکر!آپ اسمبلی کے guardian ہیں اور میں آپ کی بہت زیادہ عزت کرتی ہوں۔آپ نے مجھے حکم دیا تو میں ادھر آ گئی ہوں۔میں یہ کہوں گی کہ ہماری ہزاروں جانیں ناموس رسالت ﷺ پر قربان ہوں۔اگر کوئی of the record or on the record ناموس رسالت ﷺ کے لئے غلط بات کرے گا تو پھر وہ برداشت نہیں کی جا سکتی۔

جناب سپیکر:اس سے کون انکار کرتا ہے،آپ کیا بات کر رہی ہیں؟آپ اکیلی تو مسلمان نہیں ہیں۔اللہ کے فضل و کرم سے ہم سب مسلمان ہیں۔ہم سب ناموس رسالت ﷺ پر قربان ہیں۔اب آپ تشریف رکھیں،اس بات کو چھوڑ دیں۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی(راجہ ریاض احمد):جناب سپیکر!میں بات کر رہا تھا تو اذان ہو گئی جس کی وجہ سے میں بیٹھ گیا۔میں بہت ضروری بات کر رہا تھا۔مسلمانوں کے خلاف لابی نے ایک سازش کی ہے۔ہمارے سعودی بھائی جو کہ ہر مشکل گھڑی میں پاکستان کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں ان کے خلاف قابل اعتراض الفاظ لکھے گئے ہیں،ہماری پاک افواج کے بارے میں disinformation پھیلائی جا رہی ہے اور پاکستان کے سیاستدانوں کے بارے میں افسانے بنائے جا رہے ہیں۔تو ہم اس"وکی لیکس"کی رپورٹ کی پُرزور مذمت کرتے ہیں۔اس رپورٹ کو شائع کرنے والے مسلمان ممالک کے خلاف ایک سازش کر رہے ہیں۔ہم اس قسم کی کسی رپورٹ کو نہیں مانتے۔یہ مسلمانوں کے خلاف ایک سازش ہے اس لئے ہم اس کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔جس ملک میں یہ شائع ہو رہی ہے اس کی انتظامیہ سے ہم یہ کہیں گے کہ اس کے خلاف ایکشن لیں اور جن لوگوں نے اس طرح کی غلط رپورٹ شائع کی ہے ان کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے انہیں سزا دی جائے۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اب تحاریک استحقاق شروع کرتے ہیں۔ منور حسین منج صاحب کی تحریک ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے اس لئے اس تحریک کو dispose of کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! اسمبلی کے باہر پیرا میڈیکل سٹاف کے لوگ سردی میں کھڑے ہو کر احتجاج کر رہے ہیں۔ میں ان کے حوالے سے بات کرنے کی اجازت چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں! ان کو کیا ہوا ہے؟

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ 5-2-2010 کو پیرا میڈیکل سٹاف کے حوالے سے ایک قرارداد پاس ہوئی تھی۔ اس کے بعد وزیراعلیٰ، میاں شہباز شریف صاحب نے پیرا میڈیکل سٹاف کے service structure کی منظوری دے دی، ان کو allow کر دیا لیکن اس کا notification ابھی تک جاری نہیں ہو سکا۔ دس مہینے گزرنے کے باوجود سیکرٹری صحت اور سیکرٹری خزانہ نے اس کا notification جاری نہیں کیا۔ سینکڑوں کی تعداد میں پیرا میڈیکل سٹاف کے لوگ باہر سردی میں احتجاج کر رہے ہیں۔ جب وزیراعلیٰ صاحب نے اس پالیسی کی منظوری دے دی ہے، میرے پاس یہ document موجود ہے تو پھر سیکرٹری صحت اور سیکرٹری خزانہ پیرا میڈیکل سٹاف کے service structure کا notification جاری کیوں نہیں کرتے؟ دس ماہ گزر چکے ہیں لیکن وزیراعلیٰ کے احکامات پر عمل درآمد نہیں ہو سکا۔ پیرا میڈیکل کے لوگ باہر سراپا احتجاج ہیں، میڈیا دیکھ رہا ہے کہ باہر ایک تماشا لگا ہوا ہے۔ مہربانی کر کے آپ direct کریں کہ پیرا میڈیکل سٹاف کے service structure کا notification جاری کیا جائے۔ سیکرٹری فنانس اور سیکرٹری صحت سے پوچھا جائے کہ اس notification کو جاری کرنے میں کیا امر مانع ہے؟

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر اسد اشرف صاحب! کیا آپ نے ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ کی بات سنی ہے؟ وہ کہہ رہی ہیں کہ باہر پیرا میڈیکل سٹاف کے لوگ احتجاج کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر اسد اشرف: جناب سپیکر! میں ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ کی بات سن نہیں سکا۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میں اپنی بات کو repeat کر دیتی ہوں کہ فروری میں پیرا میڈیکل سٹاف کے service structure کے حوالے سے یہاں ہاؤس سے ایک resolution unanimously pass ہوا تھا۔ اس کے بعد میاں شہباز شریف صاحب نے ان کا service structure بنوا کر، اسے

approve کرنے کے بعد سیکرٹری فنانس اور سیکرٹری صحت کی طرف یہ فائل بھجوادی۔وزیر اعلیٰ صاحب کی طرف سے اس کی منظوری کا document اس وقت میرے ہاتھ میں موجود ہے۔دس مہینے گزر جانے کے باوجود اس کا notification جاری نہیں کیا گیا۔باہر مال روڈ پر سینکڑوں کی تعداد میں پیرا میڈیکل سٹاف کے لوگ سردی میں احتجاج کر رہے ہیں۔مہربانی کر کے ان کی problem کو resolve کریں۔دس مہینے ہو چکے ہیں،اگر وزیر اعلیٰ صاحب کے orders کو ماننے کے لئے secretaries تیار نہیں ہیں تو پھر اس کو ہم کیا سمجھیں؟میں Chair سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ سیکرٹری صحت اور سیکرٹری خزانہ کو direction دے کہ وہ اس notification کو جاری کریں۔پیرا میڈیکل سٹاف کا یہ ایک genuine مسئلہ ہے۔باقی تمام صوبوں میں یہ service structure رائج ہو چکا ہے اس لئے اس کو صوبہ پنجاب میں بھی رائج ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر:ڈاکٹر اسد اشرف صاحب!اس مسئلہ کا کوئی حل نکالیں۔پیرا میڈیکل سٹاف کے لوگوں کی آپ بات سنیں۔میرا خیال ہے کہ باہر جا کر ان کی بات سُن لیں تو زیادہ بہتر رہے گا۔

ڈاکٹر اسد اشرف:جناب سپیکر!ڈاکٹر صاحبہ ٹھیک فرما رہی ہیں اور یہ in principle approve بھی ہو چکا ہے کہ جس طرح باقی صوبوں میں پیرا میڈیکل سٹاف کا service structure ہے پنجاب میں بھی وہی ہو گا۔اس کی approval ہو چکی ہے۔یہ case محکمہ صحت سے منظور ہو کر سیکرٹری خزانہ کے پاس پڑا ہوا ہے۔اصل صورتحال یہ ہے کہ اس میں financial implication بہت زیادہ ہے کیونکہ یہ لاکھوں کی تعداد میں ہیں۔اس کے لئے way out نکالا جا رہا ہے کہ کس طرح اس کو اسی بجٹ میں implement کیا جا سکتا ہے؟اسی حوالے سے ابھی کل ہی میں نے 90۔شارع قائداعظم پر ایک میٹنگ کروائی ہے اور کل پیرا میڈیکل سٹاف کے نمائندے اس میٹنگ سے بالکل satisfied تھے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد:اگر satisfied تھے تو پھر اب وہ باہر مال روڈ پر کیا کر رہے ہیں؟آپ اپنے چیف منسٹر کو negate مت کریں۔

جناب سپیکر:ڈاکٹر صاحبہ!اب آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد:جناب سپیکر!اس طرح نہ کرنے دیں۔اگر وہ کل satisfied تھے تو آج بے چارے سردی میں کھڑے ہو کر کیوں احتجاج کر رہے ہیں،یہ کس قسم کا جواب ہے؟

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! آپ نے بات کر لی ہے۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ اگلی تحریک محمد حفیظ اختر چودھری صاحب کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں ایک اہم بات point out کرنا چاہتا ہوں۔ حج اسلام کا ایک اہم فریضہ ہے اور میں بھی اس دفعہ اللہ کی رحمت سے حج پر گیا تھا۔ میں ایک مسلمان اور پاکستانی ہونے کے ناتے یہ ضرور کہوں گا کہ اس سال حاجیوں کے ساتھ جو سلوک کیا گیا وہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی دفعہ ہوا ہے۔ میں یہ کہوں گا کہ اس کے ذمہ دار لوگوں کے خلاف ضرور تحقیقات ہونی چاہئیں اور action لیا جانا چاہئے۔

جناب سپیکر: ان کے خلاف already تحقیقات ہو رہی ہیں۔ اس بات کا نوٹس چیف جسٹس آف پاکستان نے بھی لے لیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! وہاں پر حاجیوں کی جو تذلیل ہوئی ہے وہ ناقابل بیان ہے۔ یہاں کئی معزز ممبران تشریف فرما ہیں جو کہ حج کے فریضہ کے لئے گئے ہوئے تھے ان کو گاڑیاں نہیں مل سکیں اور ان کے خیموں میں light بند تھی۔ وہاں پر 70/80 سال عمر کے ضعیف لوگ چل نہیں سکتے تھے لیکن ان کو گاڑیاں فراہم نہیں کی گئیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس حوالے سے پوری دیانت داری سے تحقیقات ہونی چاہئیں۔ وزارت حج اور مذہبی امور کو وقت سے پہلے یہ سارے انتظامات کرنے چاہئیں تاکہ اس طرح کی صورتحال پیش نہ آئے۔

جناب سپیکر: محمد حفیظ اختر صاحب کی تحریک استحقاق نمبر 31 ہے، تشریف نہیں رکھتے لہذا اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ رانا صاحب! اس سے پہلی کا نمبر 27 تھا اور یہ دونوں dispose of کی جاتی ہیں۔ چودھری طاہر محمود ہندلی صاحب!

پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کے پری آپریٹو وارڈ کے میڈیکل آفیسر کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ہتک آمیز روّیہ

چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ): میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 23۔نومبر 2010 کو میں اپنے ہمراہ حلقہ کے چند معززین، پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کے Pre-Operative Ward عرفان بلاک میں جہاں میرے حلقہ سے

ایک مریض طارق محمود داخل ہے۔اس کی عیادت کے لئے شام بوقت 5.53 pomp گیا۔ میں نے ڈیوٹی پر موجود میڈیکل آفیسر ڈاکٹر محمد نعیم سے مریض کے بارے میں صورتحال جاننے کی غرض سے ان کو سلام کیا جس پر موصوف ڈاکٹر نے کوئی جواب نہ دیا، میں نے دوبارہ پھر السلام علیکم کہا تو موصوف ڈاکٹر دھیان دیئے بغیر آگے نکل گیا۔ میں نے تیسری مرتبہ آگے بڑھ کر موصوف ڈاکٹر سے مخاطب ہو کر کہا ڈاکٹر صاحب! میں آپ سے اس مریض کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں، اس کے ساتھ ہی میں نے اپنا تعارف کروایا کہ میں ایم پی اے ہوں اور یہ مریض میرے حلقہ سے تعلق رکھتا ہے۔ میرا صرف اتنا کہنا ہی تھا کہ موصوف ڈاکٹر آپے سے باہر ہو گیا اور کہنے لگا کہ آپ مجھ پر ایم پی اے ہونے کا رعب جما رہے ہو، میں کسی ایم پی اے کو نہیں جانتا اور نہ ہی آپ مجھ پر رعب ڈال سکتے ہو۔ آپ نے اپنے مریض کی عیادت کر لی، اب آپ وارڈ سے باہر چلے جائیں۔ میں نے موصوف ڈاکٹر سے کہا کہ آپ ایک عوامی نمائندے سے کس طرح بات کر رہے ہیں؟ آپ کا لہجہ سخت ہے، آپ نرمی سے مجھ سے بات کریں۔ میں نے دوبارہ ان سے مریض کے مرض کے بارے میں تازہ صورتحال پوچھنے کی کوشش کی تو موصوف ڈاکٹر نے انتہائی کرخت لہجہ میں کہا کہ آپ کا پابند نہیں ہوں، اس مریض کے بارے میں گفتگو کروں یا اس کی مرض کے بارے میں کچھ بتاؤں، جاؤ کسی اور سے جا کر پوچھو۔ جب موصوف ڈاکٹر ہتک آمیز لہجہ میں مجھ سے بات کر رہا تھا اس وقت میرے حلقہ کے لوگ میرے ہمراہ تھے اور وارڈ میں موجود ہسپتال کا عملہ، سٹاف نرسیں بھی موجود تھیں۔ ان تمام کی موجودگی میں موصوف ڈاکٹر نے توہین کر کے میرا استحقاق مجروح کیا۔ ایک عوامی نمائندہ ہونے کے ناتے میرا فرض ہے کہ میں اپنے حلقہ کی عوام کے غم و خوشی میں شریک ہوں، اس کے علاوہ ایک عوامی نمائندہ کو قانون کے مطابق VIP کا درجہ دیا گیا ہے، ڈاکٹر موصوف پر فرض تھا کہ وہ ایک عوامی نمائندہ کو ان کے استحقاق کے مطابق پروٹوکول دیتا اور اس کی بات سنتا لیکن موصوف نے قانون کی واضح خلاف ورزی کی اور ایک عوامی نمائندے کے ساتھ ہتک آمیز روّیہ اپنایا جو ایک عوامی نمائندہ کے شایان شان نہ ہے۔ موصوف ڈاکٹر کے اس روّیہ کے باعث میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا نوٹس مجھے آج ہی موصول ہوا ہے اور اسے بدھ تک pending فرما دیں تاکہ اس کا جواب آ جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک بدھ تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ ہمارے ایک معزز ممبر جو چیئر مین سٹینڈنگ کمیٹی برائے صحت ہیں ان کی نہیں سنی جا رہی تو باقیوں کی کیا position ہے؟ حکومت کے اپنے لوگ یہاں آکر تحاریک استحقاق جمع کراتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ پلیز تشریف رکھیں۔ اگلی تحریک استحقاق رائے اعجاز صاحب کی ہے۔ جی، رائے صاحب!

ڈی او (آر) فیصل آباد کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ناروا سلوک

رائے اعجاز حسین: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں عوامی مسائل کے سلسلے میں 25۔اکتوبر 2010 کو ڈی او (آر) فیصل آباد کے دفتر میں گیا تو ڈی او (آر) فیصل آباد دفتر میں موجود تھا۔ میں نے عوامی مسائل کے سلسلے میں اس سے بات کی تو کہنے لگا کہ میں بہت مصروف ہوں۔ میں آپ کی بات نہیں سن سکتا، میرے پاس ٹائم نہیں ہے آپ پھر کسی وقت آ جائیں۔ میں نے کہا کہ میں نے اور بھی کئی دفاتر میں جانا ہے آپ میری بات سن لیں۔ میں ایک عوامی نمائندہ ہوں اور آپ کا فرض بنتا ہے کہ میری بات سنیں تو کہنے لگا کہ ڈسٹرکٹ کلکٹر ہوں میں آپ کی بات سنوں نہ سنوں میری مرضی ہے۔ عوامی نمائندے خوامخواہ ہمیں تنگ کرتے ہیں۔ ہمیں کام بھی نہیں کرنے دیتے ہیں۔ آپ کی بات نہیں سنوں گا۔ ڈی او (آر) کا رویّہ بڑا متکبرانہ تھا اس کے اس متکبرانہ رویّہ اور میری بات نہ سننے سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اسے بھی بدھ تک pending فرما دیں اور جواب موصول ہو جائے گا تو اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیں گے۔ میں یہاں پر ہونے والی بات کا جواب اس طرح سے دینا چاہوں گا کہ یہ طریق کار جو تحریک استحقاق پیش کرنے کا اور استحقاق کمیٹی بنانے کا ہے اس معزز ایوان کی اور جمہوری نظام کی ایک honour ہے جو کہ جمہوریت کا ایک حسن ہے

اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ کسی بھی ممبر کو یہ اختیار ہے کہ اگر اسے کسی بھی individual Government official کے روّیے پر اعتراض ہو تو وہ ایڈمنسٹریشن کے ذریعے سے بھی اپنی شکایت کر سکتا ہے اور اگر اس معزز ہاؤس کا procedure اختیار کرنا چاہے تو میں نہیں سمجھتا کہ اس میں governance کا، کسی کی ہتک یا کسی کے objection کا معاملہ ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اسے بھی بدھ تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اس ایوان میں ہمارے بہت سے افراد بیٹھے ہیں جو کہ سراپا احتجاج ہیں تو میری آپ سے گزارش ہے کہ ان میں سے کسی بھی فرد کو بلا کر ان کی معروضات سن لی جائیں۔پوری دنیا میں ایک organization کے مطابق تقریباً 10 فیصد افراد جو handicapped ہیں تو ہمارے پاس اُس کا صرف 2 فیصد کوٹا ہے۔اس لئے وہ لوگ بہت پریشان ہیں براہ مہربانی کسی کو بھیج کر ان کی معروضات کو سن لیا جائے۔ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ ان سے ملی تھیں تو انہوں نے اپنی معروضات پیش کی ہیں۔براہ مہربانی آپ حکومتی بنچوں سے بھی کسی کو بھیج کر ان کے مسائل سن لیں۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آج معذور افراد کا کوئی Special Day ہے۔جو لوگ کسی نہ کسی وجہ سے معذور ہیں ان کو یقیناً special treatment ملنی چاہئے اس لئے آج ان کا دن observe کیا جا رہا ہے۔اگر ڈاکٹر سامیہ صاحبہ اُن کے مسائل note کر کے لائی ہیں تو یہ میرے ساتھ بیٹھ جائیں۔ہم ان کے مسائل حل کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، ان کو بُلا لیں اور ایک میٹنگ کر لیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! پاکستان کی 15 کروڑ عوام میں سے ڈیڑھ کروڑ عوام معذور ہے لیکن صرف 2 فیصد لوگوں کے مسائل حل ہوئے ہیں۔میں رانا صاحب کی شکر گزار ہوں کہ اُن افراد کی طرف اِن کی توجہ گئی ہے اور ان کے یہ مسائل حل کریں گے۔اس کے علاوہ پوری دنیا میں 10 فیصد لوگ معذور

ہیں۔آپ کی کرکٹ ٹیم جو کچھ کرتی ہے اُس سے زیادہ یہ میڈل جیتنے والے اور باہمت لوگ ہیں اس لئے اُن کا مذاق نہ اڑائیں۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 490 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔ رانا صاحب!یہ پڑھی جا چکی ہے اس کا جواب آنا تھا۔

پلاسٹک بوتل واٹر کو منرل واٹر کا نام دے کر ملٹی نیشنل کے علاوہ لوکل کمپنیوں کا بھی عوام سے اربوں روپے بٹورنا

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر!شیخ صاحب کو پاکستان مسلم لیگ(ن)اور حکومت پنجاب نے بڑے اچھے کام پر لگا دیا ہے۔اب اِن کی تحاریک التوائے کار کم آئیں گی اور میرا خیال ہے کہ اب یہ دوسرے دوستوں کو موقع دیں گے۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب!کیا یہ ٹھیک ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!یہ ٹھیک نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر!شیخ صاحب نے یہ تحاریک التوائے کار پہلے کی پیش کی ہوئی ہیں۔اس تحریک التوائے کار کا نمبر 490 ہے۔حکومت پنجاب نے وفاقی حکومت کی معاونت کے ساتھ ایک منصوبہ "صاف پانی سب کے لئے" کے نام سے شروع کیا ہے۔اس پروگرام کے تحت پنجاب کی کل 3464 یونین کونسلوں میں ایک ایک پلانٹ لگایا جائے گا۔اس منصوبے کی وفاقی حکومت نے منظوری کے ساتھ فنڈز بھی مہیا کر دیئے ہیں ہر پلانٹ کی تنصیب کے لئے تمام یونین کونسلوں میں جگہ کا انتخاب کر لیا گیا ہے اور پانچ qualified firms کو ٹھیکہ دے دیا گیا ہے جنھوں نے پنجاب کے مختلف اضلاع میں پلانٹ کی تنصیب کا کام شروع کر دیا ہے۔

جناب سپیکر!یہ جواب غالباً update نہیں ہے۔آپ اس کو pending فرما دیں کیونکہ مجھے جو latest information ملی ہے کہ شائد اس منصوبے کے فنڈز روک لئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: اس کو کب تک pending کیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! بدھ تک pending کر لیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو بدھ تک pending کیا جاتا ہے۔ اب محترمہ فوزیہ بہرام صاحبہ کی تحریک التوائے کار ہے۔ جی، محترمہ!

پنجاب میں صدقے کے طور پر جانوروں کے استعمال پر پابندی کا مطالبہ

محترمہ فوزیہ بہرام: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پنجاب میں پرندوں اور پالتو جانوروں کو سڑکوں پر پنجروں میں بند کر کے صدقے کے لئے سر عام فروخت کیا جاتا ہے اور فروخت کرتے وقت فروخت کنندگان انتہائی بے رحمی سے چڑیوں اور کوؤں کو اڑاتے ہیں جس سے پرندے زخمی اور بعض اوقات موقع پر مر جاتے ہیں۔ یوں رہا کروانے والوں کا صدقہ شاید منظور ہوتا ہو مگر فروخت کنندگان اور حکومت انتہائی غیر اخلاقی، بے رحمی اور ظلم کا ارتکاب کر رہی ہے جو نہ صرف ظالم روّیہ ہے بلکہ غیر اسلامی بھی ہے۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں جانوروں اور پرندوں سے یہ سلوک غیر اسلامی اور افسوسناک ہے۔ مزید جانوروں اور پالتو پرندوں کی لنک جیل روڈ پر ٹولنٹن مارکیٹ میں فروخت کے لئے رکھے گئے پرندوں اور جانوروں کی مناسب رہائش اور کھانے کا حکومت انچارج ٹولنٹن مارکیٹ کو پابند بنائے۔ مور جیسے بڑے پرندوں کو انتہائی چھوٹے پنجروں میں رکھنا افسوسناک ہے۔ سڑکوں پر پرندوں کی فروخت غیر اسلامی ہے اس کو فوری طور پر بند کیا جائے اور فروخت کنندگان کو ٹولنٹن مارکیٹ میں صرف مناسب پالتو جانوروں اور پرندوں کی فروخت کا پابند بنایا جائے تاکہ ان کا روزگار قائم رہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محکمہ تحفظ جنگلی حیات و پنجاب وائلڈ لائف ایکٹ 1974 و ترمیم کردہ 2007 کے تحت بخوبی فرائض سرانجام دے رہا ہے۔ وائلڈ لائف ایکٹ ہذا کے تحت جنگلی جانوروں و پرندگان کے تحفظ، قیام، بقا اور بندوبست کے لئے اقدامات اٹھائے جاتے ہیں اور بعض جنگلی جانوروں و پرندگان کو قبضہ میں رکھنے کے لئے محکمہ ہذا لائسنس کا اجراء بھی کرتا ہے۔ بعض اوقات کچھ لوگ اپنی علاقائی ثقافت کے مطابق پرندوں کی خرید و فروخت کر کے صدقے کے طور

پر آزاد کرتے ہیں جہاں تک چڑیوں اور کوؤں کی خرید وفروخت کا تعلق ہے تو صرف گھریلو چڑیاں وائلڈ لائف ایکٹ کے تحت شیڈول اول میں درج ہیں جن کی خرید وفروخت پر کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے جبکہ کوے وائلڈ لائف ایکٹ کے تحت شیڈول چہارم میں درج ہیں جن کی خرید وفروخت پر بمطابق وائلڈ لائف ایکٹ کوئی پابندی نہ ہے۔مالی سال 10-2009 کے دوران وائلڈ لائف ایکٹ کے تحت گھریلو چڑیاں بیچنے پر 86 افراد کے چالان مرتب کئے گئے جن میں 31 افراد کو مبلغ -/87900 روپے جرمانہ ہوا اور 5717 چڑیاں آزاد کی گئیں و دیگر 55 چالان کئے گئے۔اس کے علاوہ پوری تفصیلات موجود ہیں جس میں جرمانوں کے علاوہ دوسرے اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔اس تحریک التوائے کار کے بعد محکمہ وائلڈ لائف نے یقین دہانی کرائی ہے کہ اس پر اور زیادہ مؤثر طریقے سے عملدرآمد کیا جائے گا اور لوگوں کو قانون شکنی سے باز رکھا جائے گا۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! میں صرف اتنا کہنا چاہوں گی کہ شادمان مارکیٹ کے گول چکر کے پاس روزانہ چڑیاں فروخت کرنے والا موجود ہوتا تھا، آج میں نے اس کو نہیں دیکھا شاید اس تحریک التوائے کار کے بعد اس پر کچھ کارروائی کی گئی ہے۔اس کے علاوہ حضرت داتا گنج بخشؒ کے مزار کے باہر کوؤں کا ڈھیر لے کر لوگ کھڑے ہوتے ہیں یہ بھی ظلم ہے۔ ہم اشرف المخلوقات ہیں اور پرندے اشرف المخلوقات سے نیچے ہیں ہمیں ان کے اوپر صلہ رحمی کو اختیار کرنا چاہئے۔یہ اس پر یقین دہانی کراتے ہیں تو ٹھیک ہے۔اس کے علاوہ میں یہ سمجھتی کہ چڑیوں کی considerably کمی بھی پیدا ہو چکی ہے اور گوجرانولہ میں خصوصی طور پر چڑیوں کو کھایا جاتا ہے اور عام فروخت کیا جاتا ہے۔ انھوں نے گھریلو چڑیوں سے متعلق یقین دہانی کرائی ہے۔میں اس پر یقین رکھتی ہوں کہ ہم صلہ رحمی اختیار کریں گے اور پرندوں کو ہم آزاد رکھیں گے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔انھوں نے نوٹس لے لیا ہے اس لئے یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 544 سردار خالد سلیم بھٹی صاحب کی ہے۔یہ پڑھی جا چکی ہے۔اس کا جواب آنا تھا۔جی، رانا صاحب!

تحصیل بورے والا میں نصب صاف پانی کے ٹیوب ویل ٹی ایم اے کے عدم تعاون کی بناء پر چالو نہ ہونے کی وجہ سے عوام کو پانی کی شدید قلت کا سامنا

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ بات درست ہے کہ حلقہ پی پی۔233 میں 24 ٹیوب ویلوں کی بجائے 22 ٹیوب ویل منظور ہوئے ہیں جو کہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ وہاڑی کی وساطت سے لگائے جا رہے ہیں۔ تمام ٹیوب ویل زیر تعمیر ہیں۔ ایس ڈی او پبلک ہیلتھ انجینئر نے جون 2010 میں بجلی کے کنکشن فائلوں پر TMO کے دستخط کروائے تھے تاکہ demand notice حاصل کر کے رقم جمع کروا سکیں مگر تا حال کسی بھی ٹیوب ویل کا کنکشن نہ لگا ہے۔ اس ضمن میں TMA کی کوئی کوتاہی نہ ہے جو نہی ٹیوب ویلوں کی تنصیب کا کام مکمل ہو گا TMA فوری طور پر ان ٹیوب ویلوں کا چارج سنبھال کر پانی کی فراہمی شروع کر دے گی۔ اگر ٹیوب ویلوں کی تعمیر میں کوئی امر مانع ہے تو اس کی وضاحت محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ وہاڑی کر سکتا ہے۔ اس میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کو خصوصی طور پر direction دی جا رہی ہے کہ اس کام کو جلد سے جلد مکمل کروائیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 587 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے یہ پڑھی جا چکی ہے اس کا جواب آنا تھا۔ جی، رانا صاحب!

ہڑپہ میوزیم کی سینکڑوں ایکڑ اراضی پر لینڈ مافیا کا قبضہ

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! بمطابق رپورٹ محکمہ آثار قدیمہ نے ہڑپہ ٹاؤن میں ہڑپہ عجائب گھر کے لئے 358 کنال 6 مرلہ زمین acquire کی، Land Acquisition Act 1894 کی دفعات 4،5،6 کے تحت نوٹیفکیشن مورخہ 2004-3-27، 2005-4-14 اور 2009-05-07 کو جاری ہوئے جن کے تحت زمین کی قیمت ایک کروڑ 41 لاکھ 31 ہزار 218 روپے اور مزید 15 فیصد acquisition charges مقرر ہوئے۔ مجوزہ رقم سرکاری خزانہ میں مورخہ 2004-05-17 اور 2005-03-05 کو جمع کروا دی گئی ہے۔ کچھ مالکان زمین نے ای ڈی او (آر) ساہیوال کی عدالت میں اپیل دائر کی جو مورخہ 2007-10-25 کو خارج ہو گئی۔ اس کی نگرانی بھی مورخہ 2009-04-01 کو خارج ہو گئی تاہم ای ڈی او (آر) ساہیوال نے بذریعہ چٹھی مورخہ

26-08-2010 پر منظوری زمین Punjab Acquisition Rules 1993 کی رول 12 کے تحت ارسال کیا ہے تاہم کیس ہذا میں چند deficiencies کا ہونا پایا گیا ہے۔ جس کی بابت بذریعہ چٹھی مورخہ 30-09-2010 ای ڈی او (آر) کو ہدایت کی گئی ہے کہ ان deficiencies کو دور کر کے اب جیسے ہی مطلوبہ کاغذات اطلاعات منجانب ای ڈی او (آر) ساہیوال موصول ہوں گی کیس ہذا under rule12(3)1983 قیمت کی منظوری کے لئے مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ اس تحریک التوائے کار کے بعد مزید ان کو ہدایت دی گئی ہے کہ within one month ساری کارروائی کو مکمل کروائیں۔

جناب سپیکر: اب میرے خیال میں آپ کی تسلی ہونی چاہئے۔ اس تحریک کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک 686 رانا محمد افضل خان صاحب کی ہے۔

رانا محمد افضل خان: یہ پڑھی جا چکی ہے۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب! یہ پڑھی جا چکی ہے۔ کیا اس کا جواب آ گیا ہے؟

حکومت پنجاب کا شاہراہ پنجاب یونیورسٹی تا اکبر چوک لاہور میں واقع اربوں روپے کی اٹھائیس کنال اراضی پر نیسپاک کے دفاتر اور ایل ڈی اے کے فلیٹس این ایف سی کو الاٹ کرنا

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب آ گیا ہے۔ لاہور ترقیاتی ادارہ لاہور نے NFC Pakistan Limited کو پلاٹ نمبر 8/B بلاک این رقبہ تعدادی 28 کنال 3 مرلہ 3 مربع فٹ ماڈل ٹاؤن توسیع سکیم میں برائے تعمیر رہائشی فلیٹس مورخہ 30-6-1976 کو الاٹ کیا تھا۔ اس ضمن میں NFC سے مبلغ 14 لاکھ 20 ہزار 634 روپے بحساب 35 ہزار روپے فی کنال وصول کئے گئے۔ بعدازاں رقبہ ہذا کی sale deed بنام NFC مورخہ 19-11-1985 کو عمل پذیر ہوئی اور تب سے بلڈنگ پیریڈ کے ضمن میں تین بار توسیع کی جا چکی ہے۔ اس سلسلہ میں اب تک تقریباً 16 لاکھ روپے LDA کو NFC ادا کر چکا ہے۔ تاہم اس مد میں سال 1996 سے اب تک تقریباً 66 لاکھ روپے کی رقم واجب الادا ہے جو تاحال ادا نہ کی گئی ہے۔ چیئرمین NFC Pakistan Limited نے بذریعہ چٹھی مورخہ 14-10-2004 کو مذکورہ پلاٹ پر میڈیکل کمپلیکس/رہائشی بلڈنگ تعمیر کرنے

کے لئے اجازت مانگی۔ مذکورہ استدعا commercialization committee کے اجلاس مورخہ 24-11-04 زیر بحث لائی گئی جو کہ کمیٹی نے مسترد کر دی۔ فی الحال LDA نے اس زمین پر کسی قسم کے پراجیکٹ کے نقشوں کی منظوری نہ دی ہے۔ اگر NFC اس پلاٹ پر جن شرائط کے تحت اس کو الاٹ کیا گیا تھا، کی خلاف ورزی کرتے ہوئے تعمیر کرے گا تو اس کے خلاف قانون کے مطابق محکمانہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ جہاں تک NFC کی قانونی حیثیت، اس کے ملازمین کی تعداد golden hands shake اور اس کے کاروبار کا سوال ہے تو اس بابت یہ LDA سے متعلق نہیں ہے۔ اس ضمن میں وفاقی حکومت جواب دے سکتی ہے۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے اس سلسلے میں صرف ایک بات کرنا چاہوں گا کہ جب ایک ایسی چیز کی نشاندہی ہو جائے جو cheating یا فراڈ پر مبنی ہو تو جب ایک ایسا ادارہ جو بند ہو رہا ہے، اپنی fertilizer mills بیچ چکا ہے اور اس کے ملازمین golden shake hand کے تحت جا چکے ہیں، اُن کے لئے وہ advertise کرتا ہے کہ آپ درخواستیں دیں تو ہم فلیٹس دیں گے۔ اس سے زیادہ نشاندہی اور کیا ہو سکتی ہے؟ میں توقع رکھتا ہوں کہ پنجاب کا اہم محکمہ LDA اخبار کے اندر جواب دے کہ اُس پلاٹ پر ایسی چیز تعمیر نہیں ہو سکتی تاکہ وہ لوگ جن کو اندیشہ ہے کہ وہ اس جھانسے میں آ کر اپنی رقم گنوا بیٹھیں گے، ان کے لئے کوئی فائدہ ہو جائے۔ میں آپ کے توسط سے درخواست کروں گا کہ NFC نے جو شائع کیا ہے اس کے جواب میں LDA ایک اشتہار دے کہ اس جگہ پر تعمیر کی اجازت نہیں دی جائے گی تاکہ عوام کا فائدہ ہو سکے۔ شکریہ

جناب سپیکر: آپ رانا صاحب سے مل لیں وہ علیحدگی میں آپ کو بتا دیں گے۔ اس تحریک کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک نمبر 734 محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کی ہے۔ جی، محترمہ!

راوی نیشنل پارک کا منصوبہ التواء کا شکار ہونے سے حکومت کو لاکھوں روپے کا نقصان

محترمہ نگہت ناصر شیخ: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک مؤقر اخبار کی خبر کے مطابق "راوی نیشنل پارک کا منصوبہ التواء کا شکار، زمین کی acquisition رُک گئی۔ بیرون ممالک سے منصوبے کے لئے ملنے والی رقوم کے حوالے سے معاملات clear نہیں ہوئے

جبکہ پنجاب حکومت کے پاس بھی فنڈز نہیں۔"تفصیل کچھ یوں ہے کہ ناقص پلاننگ، بیرون ملک معاملات clear نہ ہونے سے راوی نیشنل پارک کا منصوبہ التواء کا شکار ہو گیا ہے جس سے چار لاکھ 75ہزار کنال سے زائد زمین کی خرید وفروخت بند ہونے سے سرکاری خزانے کو لاکھوں روپے کا نقصان ہو رہا ہے جبکہ زمین کی acquisition بھی رُک گئی ہے۔ تفصیلات کے مطابق حکومت پنجاب نے تقریباً ایک سال قبل لاہور اور شیخوپورہ میں دریائے راوی کو آلودگی اور گندے پانی سے بچانے کے لئے ایک منصوبہ بنایا اور فنڈز کی فراہمی کے لئے بیرون ممالک سے محکمہ جنگلات کے ذریعے رابطہ کیا گیا اور ضلعی انتظامیہ کے ریونیو ڈیپارٹمنٹ کو acquisition کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی لہذا امرا کہ سے لے کر محمود بوٹی تک تقریباً چار لاکھ 75ہزار کنال زمین acquire کرنے کا پروگرام بنایا جس پر اربوں روپے خرچ ہونا ہیں، کے لئے ریونیو ڈیپارٹمنٹ نے سیکشن چار کا نوٹیفکیشن کر دیا اور مذکورہ علاقہ میں زمین کی خرید و فروخت اور تعمیرات پر پابندی عائد کر دی۔ زمین acquire کرنے کے حوالے سے تمام کام مکمل کر لئے گئے۔ ضلعی انتظامیہ نے ان علاقوں میں تعمیر ہونے والی نئی بلڈنگوں کے خلاف آپریشن کرتے ہوئے متعدد بار گرا دیا۔ acquisition department نے محکمہ جنگلات کو زمین کا قبضہ لینے اور 17-4-2007 کا گزٹ نوٹیفکیشن پرنٹ کرانے کے لئے رقم مانگی جس کا انہیں بدستور کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ ذرائع کے مطابق بیرون ممالک سے مذکورہ منصوبہ کے لئے ملنے والی رقوم کے حوالے سے معاملات clear نہیں ہوئے جبکہ پنجاب حکومت کے پاس بھی فنڈز نہیں جس پر زمین کی acquisition کا کام غیر معینہ مدت کے لئے رُک گیا ہے۔ لیکن ساتھ ہی زمین کی خرید وفروخت کا عمل بھی بدستور بند ہے جو سرکاری خزانہ میں بدستور نقصان کا باعث بن رہا ہے۔ اس اہمیت عامہ کے مسئلے پر اسمبلی میں بحث کی اجازت دی جائے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب! کیا اس کو pending کر دیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب ابھی موصول نہیں ہوا لہذا اس کو pending فرما دیں۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! اس کو کب تک pending کریں گے؟

جناب سپیکر: جی، اس کو اگلے اجلاس تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 735 بھی محترمہ نگہت ناصر شیخ کی ہے۔

جوہر ٹاؤن لاہور میں بننے والا ایل ڈی اے کا ون ونڈو سیل
عوام کو سہولیات فراہم کرنے میں ناکام

محترمہ نگہت ناصر شیخ: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک مؤقر اخبار کی خبر کے مطابق "LDA ون ونڈو سیل شہریوں کو ریلیف فراہم کرنے میں ناکام" لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے جوہر ٹاؤن آفس میں سوا دو کروڑ روپے سے تعمیر کردہ ون ونڈو سیل میں ڈی جی ایل ڈی اے عمر رسول اور ان کے معتمد خاص سقراط امان رانا نے مستقل ڈیرہ ڈال دیا لیکن اس کے باوجود شہریوں کو ریلیف فراہم نہیں کیا جا سکا۔ انتظامیہ نقشوں کی منظوری بھی مختصر وقت میں کرنے کے لئے عملی طور پر کارروائی نہیں کر سکی۔ سسٹم مکمل طور پر کمپیوٹرائزڈ ہونے کے باوجود انتظامیہ کی ناقص حکمت عملی اور نان ٹیکنیکل سٹاف کی تعیناتی کے نتیجہ میں خاطر خواہ نتائج برآمد نہیں ہو سکے۔ ون ونڈو سیل کے آغاز کے بعد اب تک صرف ایل ڈی اے کو پلاٹوں کی ٹرانسفر فیس، نقشہ فیس اور دیگر واجبات کی مد میں لگ بھگ تین کروڑ روپے وصول ہو سکے ہیں۔ ون ونڈو سیل میں سہولیات کے فقدان کے باعث مختلف نوعیت کی مجموعی طور پر 1962 درخواستیں جمع کرائی گئیں جن پر کوئی حتمی کارروائی کرنے کی بجائے زیادہ تر ایڈہاک جوابات مہیا کئے جا رہے ہیں جس کا مقصد یہ ہے کہ ون ونڈو سیل کی نمبرنگ کے لحاظ سے کارروائی ظاہر کی جا سکے۔ نئے ون ونڈو سیل کے قیام کے بعد فائلوں کے ریٹس بڑھنے جیسی شکایات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ون ونڈو سیل کے قیام سے کارپوریٹ سٹائل میں شہریوں کی خدمت کرنے کا منصوبہ بنایا گیا تھا جو سر دست کامیابی سے ہمکنار ہوتا دکھائی نہیں دے رہا اور سائلوں کو فائلوں کی منظوری کے لئے متعلقہ اہلکاروں سے کسی نہ کسی طریقے سے رابطہ کرنے کا گرین سگنل موصول ہو جاتا ہے اور اسی بناء پر تمام سہولیات ایک ہی چھت تلے فراہم کرنے کے دعوے دھرے کے دھرے رہ گئے ہیں۔ ون ونڈو سیل کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ صرف پلاٹوں اور مکانوں کے مالکان یا ان کے جاری کردہ مختار نامہ کے حامل افراد ہی یہاں درخواستیں جمع کروا سکتے ہیں لیکن حقائق اس کے برعکس دکھائی دے رہے ہیں اور مبینہ طور پر ون ونڈو سیل پر بھی ایجنٹ مافیا سرگرم ہے۔ ون ونڈو سیل ہال میں نشستوں کا مناسب بندوبست نہ ہونے کے باعث بالخصوص خواتین کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ سائلوں کی سہولیات و رہنمائی کے لئے معلوماتی پمفلٹ بھی تقسیم کئے جاتے ہیں۔ جن پر اہلکاروں نے

اپنے رابطہ نمبر تحریر کر رکھے ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اسے آئندہ سیشن تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! سرگودھا ڈویژن میں ہر روز کئی گھنٹے وکلاء کی ہڑتال رہتی ہے جس کی وجہ سے دور دراز سے سفر کر کے آنے والے بے شمار سائلان بے چارے ویسے ہی گھروں کو واپس چلے جاتے ہیں۔ سرگودھا ڈویژن کے وکلاء کا مطالبہ ہے کہ وہاں پر ہائی کورٹ کا بنچ ہونا چاہئے۔ آپ سے پہلے بھی متعدد بار اسی forum پر گزارش کی گئی ہے اور آپ نے بہت دفعہ ٹائم بھی دیا ہے لیکن ابھی تک سرگودھا ڈویژن کے اس مطالبے کی طرف توجہ نہیں ہو سکی۔

جناب سپیکر: راناصاحب! میرا خیال ہے کہ اس پر منگل کو بات سنیں گے اور یہ ایجنڈے میں شامل ہے۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب علی حیدر نور خان نیازی: شکریہ۔ جناب سپیکر! چونکہ اس وقت پنجاب کے اندر گندم کا بہت بڑا بحران آنے والا ہے کیونکہ ہمارے پاس بہت زیادہ گندم پڑی ہوئی ہے تو میں اس سلسلے میں ایک تحریک پیش کرنا چاہتا ہوں کہ:

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے صوبہ پنجاب میں زائد از ضرورت گندم کی برآمد کو یقینی بنانے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے صوبہ پنجاب میں زائد از ضرورت گندم کی برآمد کو یقینی بنانے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے صوبہ پنجاب میں زائد از ضرورت گندم کی برآمد کو یقینی بنانے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: نیازی صاحب! اپنی قرارداد پڑھیں۔

قرارداد

ضرورت سے زائد گندم کو برآمد اور نئی آنے والی گندم کو ذخیرہ کرنے کے لئے اقدامات کا مطالبہ

جناب علی حیدر نور خان نیازی: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"زراعت پنجاب کی معاشی بنیاد ہے اور یہ صوبہ پنجاب اور پاکستان کی بیشتر غذائی ضروریات پوری کرتا ہے۔ پنجاب کا کسان زرعی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے اس لئے 2009 میں اقتصادی مشکلات کے باوجود صوبائی حکومت نے 30لاکھ ٹن کی سالانہ ضروریات کے برعکس 57لاکھ 82ہزار ٹن گندم خرید کی تاکہ صوبے کے کسانوں کو مالی بحران سے محفوظ رکھا جاسکے۔ اس پیچیدہ صورتحال سے عہدہ برآ ہونے کے لئے پنجاب حکومت کو130۔ارب روپے کے قرض کا بھاری بوجھ اٹھانا پڑا۔ سال2010 میں نئی فصل کی آمد پر ابھی29لاکھ ٹن کا ذخیرہ باقی تھا کہ 37 لاکھ 22 ہزار ٹن کی مزید خریداری کرنا پڑی جو قرض میں

مزید اضافہ کا باعث بنی۔اس سنگین تر مالی صورتحال کے باوجود مطمع نظر غریب کاشتکار کو استحصال سے بچانا اور زرعی معیشت اور معاشرت کو ممکنہ نقصانات سے محفوظ رکھنا تھا۔اب صورتحال یہ ہے کہ 186-ارب روپے کے قرض پر سود کی ادائیگی اور قرضہ کی عدم ادائیگی نہ صرف خسارے اور افراط زر کا باعث بن رہی ہے بلکہ دیگر ترقیاتی منصوبہ جات کے لئے رقم کی فراہمی بھی مشکل ہو رہی ہے۔

صوبائی حکومت نے مرکز سے بارہا مطالبہ کیا ہے کہ زائد از ضرورت گندم کی برآمد کے انتظامات کئے جائیں مگر ابھی تک کوئی مثبت پیشرفت سامنے نہیں آئی۔آئندہ فصل کی آمد پر صوبہ کے پاس کم از کم 38 لاکھ ٹن کا ذخیرہ متوقع ہے جو آئندہ سال کی کل ضرورت سے قریباً 8 لاکھ ٹن زائد ہے۔38 لاکھ ٹن کی اس بھاری بھرکم مقدار میں 25 لاکھ ٹن کی وہ مقدار بھی شامل ہے جو کہ وفاقی حکومت کی ضروریات کے لئے خرید کی گئی تھی مگر اس کی ترسیل یا تحلیل کے لئے بھی وفاق نے ابھی تک انتظامات نہ کئے ہیں۔اگر آئندہ مالی سال میں گندم کی خریداری کا ممکنہ ہدف پچھلے سال کی طرح 40 لاکھ ٹن بھی رکھا گیا تو صوبائی حکومت کو 78 لاکھ ٹن گندم ذخیرہ کرنی ہو گی جس کے مالی اور انتظامی اخراجات صوبائی حکومت کے لئے ناقابل برداشت ہوں گے۔

اس صورتحال میں زائد از ضرورت گندم کی برآمد کے لئے فوری اور ترجیحی اقدامات اشد ضروری ہو چکے ہیں کیونکہ 38 لاکھ ٹن کے ذخائر کی موجودگی میں بنک مطلوبہ رقم مہیا کر سکیں گے اور نہ محکمہ خوراک پنجاب ذخیرہ کاری کی گنجائش اور دیگر لوازمات فراہم کر سکے گا۔یہ ایک مخدوش صورتحال کی عکاسی ہے جس کا تدارک فوری اقدامات کا متقاضی ہے وگرنہ پنجاب کے کسان اور زرعی معیشت و معاشرت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے جو دراصل اس ملک کے سماجی اور اقتصادی ڈھانچے کے لئے ایک شدید صدمہ ہو گا اس لئے یہ اسمبلی وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ تمام زائد از ضرورت گندم کی برآمد کو یقینی بنانے کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"زراعت پنجاب کی معاشی بنیاد ہے اور یہ صوبہ پنجاب اور پاکستان کی بیشتر غذائی ضروریات پوری کرتا ہے۔ پنجاب کا کسان زرعی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے اس لئے 2009 میں اقتصادی مشکلات کے باوجود صوبائی حکومت نے 30 لاکھ ٹن کی سالانہ ضروریات کے برعکس 57 لاکھ 82 ہزار ٹن گندم خرید کی تاکہ صوبے کے کسانوں کو مالی بحران سے محفوظ رکھا جا سکے۔ اس پیچیدہ صورتحال سے عہدہ برآ ہونے کے لئے پنجاب حکومت کو 130۔ارب روپے کے قرض کا بھاری بوجھ اٹھانا پڑا۔ سال 2010 میں نئی فصل کی آمد پر ابھی 29 لاکھ ٹن کا ذخیرہ باقی تھا کہ 37 لاکھ 22 ہزار ٹن کی مزید خریداری کرنا پڑی جو قرض میں مزید اضافہ کا باعث بنی۔ اس سنگین تر مالی صورتحال کے باوجود مطمع نظر غریب کاشتکار کو استحصال سے بچانا اور زرعی معیشت اور معاشرت کو ممکنہ نقصانات سے محفوظ رکھنا تھا۔ اب صورتحال یہ ہے کہ 186۔ارب روپے کے قرض پر سود کی ادائیگی اور قرضہ کی عدم ادائیگی نہ صرف خسارے اور افراط زر کا باعث بن رہی ہے بلکہ دیگر ترقیاتی منصوبہ جات کے لئے رقم کی فراہمی بھی مشکل ہو رہی ہے۔

صوبائی حکومت نے مرکز سے بارہا مطالبہ کیا ہے کہ زائد از ضرورت گندم کی برآمد کے انتظامات کئے جائیں مگر ابھی تک کوئی مثبت پیشرفت سامنے نہیں آئی۔ آئندہ فصل کی آمد پر صوبہ کے پاس کم از کم 38 لاکھ ٹن کا ذخیرہ متوقع ہے جو آئندہ سال کی کل ضرورت سے قریباً 8 لاکھ ٹن زائد ہے۔ 38 لاکھ ٹن کی اس بھاری بھر کم مقدار میں 25 لاکھ ٹن کی وہ مقدار بھی شامل ہے جو کہ وفاقی حکومت کی ضروریات کے لئے خرید کی گئی تھی مگر اس کی ترسیل یا تحلیل کے لئے بھی وفاق نے ابھی تک انتظامات نہ کئے ہیں۔ اگر آئندہ مالی سال میں گندم کی خریداری کا ممکنہ ہدف پچھلے سال کی طرح 40 لاکھ ٹن بھی رکھا گیا تو صوبائی حکومت کو 78 لاکھ ٹن گندم ذخیرہ کرنی ہو گی جس کے مالی اور انتظامی اخراجات صوبائی حکومت کے لئے ناقابل برداشت ہوں گے۔

اس صورتحال میں زائد از ضرورت گندم کی برآمد کے لئے فوری اور ترجیحی اقدامات اشد ضروری ہو چکے ہیں کیونکہ 38 لاکھ ٹن کے ذخائر کی موجودگی میں بنک مطلوبہ رقم مہیا کر سکیں گے اور نہ محکمہ خوراک پنجاب ذخیرہ کاری کی گنجائش اور دیگر لوازمات فراہم کر سکے گا۔ یہ ایک مخدوش صورتحال کی عکاسی ہے جس کا تدارک فوری اقدامات کا متقاضی ہے وگرنہ پنجاب کے کسان اور زرعی معیشت و معاشرت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے جو دراصل اس ملک کے سماجی اور اقتصادی ڈھانچے کے لئے ایک شدید صدمہ ہوگا اس لئے یہ اسمبلی وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ تمام زائد از ضرورت گندم کی برآمد کو یقینی بنانے کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! مجھے اس پر بحث کرنے کی اجازت ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: نہیں، اس میں بولنے کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ یہ قرارداد ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جب تحریک پیش ہوئی تھی اس وقت لغاری صاحب کو oppose کرنا چاہئے تھا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں اس وقت rules دیکھ رہا تھا۔ اس کے لئے rules suspend کئے گئے تھے۔

جناب سپیکر: مجھے اب repeat کرنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس مرحلہ پر جب کہ آپ نے قرارداد پڑھ دی ہے اور اب آپ question put کرنے جا رہے ہیں تو اگر لغاری صاحب اس کو oppose کر کے بات کرنا چاہتے ہیں تو آپ ان کو rules کے مطابق بات کرنے کی اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، لغاری صاحب!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! مجھے اس کے contents کے ساتھ کوئی اختلاف نہیں ہے لیکن اگر ہم یہ اردو اور انگریزی دونوں rules کی کتابیں دیکھیں تو اس میں بڑا واضح کہا گیا ہے کہ it shall be clearly, precisely expressed. یہ جو آدھے گھنٹے کی تقریر تھی یہ clearly ہے اور نہ ہی precisely ہے۔ اس میں آگے لکھا ہوا ہے کہ اس میں arguments ہوں گے اور نہ

ہی inferences ہوں گی۔ اردو میں بھی یہی کچھ لکھا ہوا ہے کہ دلائل، انضباط اور طنزیہ فقرے وغیرہ نہیں ہوں گے۔ مختصر بات یہ ہے کہ ہمارے پاس جو زیادہ گندم ہے اگر اس کی الفاظی اس طرح سے مختصر کر لیں کہ جو پنجاب کے پاس اس وقت زیادہ گندم store ہے اور وفاق کے کہنے پر ہی رکھی ہوئی ہے خدارا! اس کے لئے وفاق ہماری مدد کرے۔ جو اتنی لمبی الفاظی کی گئی ہے یہ کم از کم دس منٹ کی قرارداد ہے حالانکہ اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یہ دس منٹ یا تو میں نے خرچ کئے یا انہوں نے کئے ہیں آپ کو تو اس سے کچھ نہیں ہوا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! مجھے تو کچھ نہیں ہوا ہے پھر rules سے ان الفاظ کو ہٹا دیں اور کہہ دیں کہ دلائل بھی دینے ہیں، اس میں بحث بھی کرنی ہے جبکہ اس میں لکھا ہوا ہے کہ دلائل نہیں دینے بلکہ صرف ایک سفارش کرنی ہے۔ یہ rules جو ہمارے سے پہلے ہمارے بڑے بزرگ بنا گئے تھے ان کو یا تو amend کر لیں اور اگر ان کو follow کرنا ہے تو پھر ان rules کے مطابق resolution میں دلائل نہیں دیئے جا سکتے۔ آپ صرف ایک سفارش کر سکتے ہیں اور اس کے لئے ایک پیراگراف ہو جائے، چار جملے ہو جائیں، پانچ جملے ہو جائیں لیکن یہ اتنی لمبی resolution میرے خیال میں rules کے خلاف ہے۔ باقی Chair کے پاس اختیار ہے آپ جو فیصلہ کریں گے وہ سر آنکھوں پر۔

جناب سپیکر: لغاری صاحب! یہ بتائیں کہ کیا یہ rules میں نے اکیلے نے suspend کئے ہیں یا اس ہاؤس نے suspend کئے ہیں؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں rules suspend کرنے کی بات ہی نہیں کر رہا ہوں بلکہ میں اس کے form کی بات کر رہا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جہاں تک rules suspend کرنے کی بات ہے وہ آپ نے بالکل درست فرمایا کہ rules صرف Chair نے suspend نہیں کئے بلکہ اس ہاؤس نے کئے ہیں اور ہاؤس کو ہمیشہ اس بات کا اختیار حاصل ہے۔ دراصل محترم محمد محسن خان لغاری نے یہ بات کہ یہ قرارداد precise نہیں ہے اور اس میں دلیل دی گئی ہے۔ میری ان کی خدمت میں یہ گزارش ہے کہ یہ معاملہ اتنی اہمیت کا حامل ہے کہ اس پر ان کروڑوں کاشتکاروں اور غریب کسانوں کی قسمت کا فیصلہ ہے جن کے پاس پانچ پانچ، سات سات ایکڑ زمین ہے۔ اگر گورنمنٹ کے پاس یہ

capacity نہ ہوئی کہ وہ اس گندم کو سٹور کر سکے یا اس کو خرید سکے تو وہ کسان جن کے پاس چار چار یا پانچ پانچ ایکڑ ہیں وہ تو پھر رل جائیں گے۔ان کی تکلیف اور اس آنے والے بحران کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کو ہی رکھا گیا ہے لیکن اس میں لفظ clearly بھی ہے۔ جو بات آپ کر رہے ہیں وہ précised نہ ہو بلکہ clear ہو تو یہ clear انداز میں بتایا گیا ہے کہ یہ اتنی گندم تھی،اس کے بعد ambiguous اتنی خریدی گئی،اتنا قرضہ لیا گیا،اتنی ہمارے پاس ہے،اب ہماری capacity اتنی ہے اور اگر آئندہ فصل کو خریدنے سے پہلے پہلے انتظامیہ کے پاس storing اور financial space نہ ہوئی تو پھر گورنمنٹ کو problem ہو گی۔اس سے تکلیف کس کو ہو گی اور بحران کن کے لئے ہو گا وہ غریب کسانوں کے لئے ہو گا؟ یہ آپ ممبران اور میڈیا کی understanding کے لئے تھا۔اس میں صرف یہ نہیں ہے کہ بس جی گندم ہمارے پاس پڑی ہے اس کو برآمد کروا دیں بلکہ اس کی reason بھی دی گئی ہے تاکہ معاملہ clear ہو جائے۔اب آپ نے اس پر سوال put کرنا ہے۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

> "زراعت پنجاب کی معاشی بنیاد ہے اور یہ صوبہ پنجاب اور پاکستان کی بیشتر غذائی ضروریات پوری کرتا ہے۔ پنجاب کا کسان زرعی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لئے 2009 میں اقتصادی مشکلات کے باوجود صوبائی حکومت نے 30 لاکھ ٹن کی سالانہ ضروریات کے برعکس 57 لاکھ 82 ہزار ٹن گندم خرید کی تاکہ صوبے کے کسانوں کو مالی بحران سے محفوظ رکھا جا سکے۔اس پیچیدہ صورتحال سے عہدہ برآ ہونے کے لئے پنجاب حکومت کو 130۔ارب روپے کے قرض کا بھاری بوجھ اٹھانا پڑا۔ سال 2010 میں نئی فصل کی آمد پر ابھی 29 لاکھ ٹن کا ذخیرہ باقی تھا کہ 37 لاکھ 22 ہزار ٹن کی مزید خریداری کرنا پڑی جو قرض میں مزید اضافہ کا باعث بنی۔اس سنگین تر مالی صورتحال کے باوجود مطمع نظر غریب کاشتکار کو استحصال سے بچانا اور زرعی معیشت اور معاشرت کو ممکنہ نقصانات سے محفوظ رکھنا تھا۔اب صورتحال یہ ہے کہ 186۔ارب روپے کے قرض پر سود کی ادائیگی اور قرضہ کی عدم ادائیگی نہ صرف خسارے اور افراط زر کا باعث بن رہی ہے بلکہ دیگر ترقیاتی منصوبہ جات کے لئے رقم کی فراہمی بھی مشکل ہو رہی ہے۔

صوبائی حکومت نے مرکز سے بارہا مطالبہ کیا ہے کہ زائد از ضرورت گندم کی برآمد کے انتظامات کئے جائیں مگر ابھی تک کوئی مثبت پیش رفت سامنے نہیں آئی۔ آئندہ فصل کی آمد پر صوبہ کے پاس کم از کم 38لاکھ ٹن کا ذخیرہ متوقع ہے جو آئندہ سال کی کل ضرورت سے قریباً 8لاکھ ٹن زائد ہے۔ 38لاکھ ٹن کی اس بھاری بھر کم مقدار میں 25 لاکھ ٹن کی وہ مقدار بھی شامل ہے جو کہ وفاقی حکومت کی ضروریات کے لئے خرید کی گئی تھی مگر اس کی ترسیل یا تحلیل کے لئے بھی وفاق نے ابھی تک انتظامات نہ کئے ہیں۔ اگر آئندہ مالی سال میں گندم کی خریداری کا ممکنہ ہدف پچھلے سال کی طرح 40لاکھ ٹن بھی رکھا گیا تو صوبائی حکومت کو 78لاکھ ٹن گندم ذخیرہ کرنی ہوگی جس کے مالی اور انتظامی اخراجات صوبائی حکومت کے لئے ناقابل برداشت ہوں گے۔

اس صورتحال میں زائد از ضرورت گندم کی برآمد کے لئے فوری اور ترجیحی اقدامات اشد ضروری ہو چکے ہیں کیونکہ 38 لاکھ ٹن کے ذخائر کی موجودگی میں بنک مطلوبہ رقم مہیا کر سکیں گے اور نہ محکمہ خوراک پنجاب ذخیرہ کاری کی گنجائش اور دیگر لوازمات فراہم کر سکے گا۔ یہ ایک مخدوش صورتحال کی عکاسی ہے جس کا تدارک فوری اقدامات کا متقاضی ہے وگرنہ پنجاب کے کسان اور زرعی معیشت و معاشرت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ جو دراصل اس ملک کے سماجی اور اقتصادی ڈھانچے کے لئے ایک شدید صدمہ ہوگا اس لئے یہ اسمبلی وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ تمام زائد از ضرورت گندم کی برآمد کو یقینی بنانے کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! میں اس ایوان کو اس قرارداد کے منظور ہونے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ جس وقت خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف وزارت اعلیٰ کی کرسی پر بیٹھے تو

اس وقت حالت یہ تھی کہ پورے پنجاب کے اندر لوگ آٹا آٹا پکار رہے تھے، آٹا اور گندم نہیں مل رہی تھی اور اس صوبے میں گندم کا ایک بحران تھا۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! سرکاری بزنس کی دو items ہیں ان کو پہلے لے لیں اور اگر کسی دوست نے قرارداد پر اظہار خیال کرنا ہے تو اس کے بعد ان کو ٹائم دے دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی! ٹھیک ہے۔ جی! لاء منسٹر!

سرکاری کارروائی

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

پالیسی کے اصولوں کی تکمیل اور عملدرآمد کے بارے میں سالانہ رپورٹ برائے سال 2009 کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**:** Mr. Speaker! I lay the Annual Report on Observance and Implementation of Principles of Policy for the year 2009.

MR. SPEAKER: The Annual Report on Observance and Implementation of Principles of Policy for the year 2009 has been laid.

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR. SPEAKER: Minister for Law to introduce the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2010.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**:**Mr. Speaker! I introduce the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2010.

مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں مصدرہ 2010

MR. SPEAKER: The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2010 has been introduced in the House under rule 91 (5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Transport for report within one month.

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہوا لہذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 6۔دسمبر 2010 سہ پہر 3:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔